

Posted On Kitab Nagri

مثل برق

عمامہ مصطفیٰ



www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

Posted On Kitab Nagri

مثل برق

عمامہ مصطفیٰ

فروری

عمر کوٹ سندھ

سردیوں کی اس موسم میں جب سورج سر پر تھا سخت سردی کی وجہ سے اپنے تپش سے لوگوں کے سکون کا ذریعہ بن رہا تھا عمر کوٹ جہاں کی ریت گرمیاں میں انسان کو سخت تکلیف سے دوچار کرتی ہے وہی پر سردی اور سورج نے مل کو ماحول کو خوبصورت بنا دیا تھا جہاں پر کئی ی لوگوں گھومنے پھرنے آتے رہتے تھے آج بھی نوجوانوں کا یہ گروپ کسی کالج کی طرف سے آیا ہوا تھا، جن کی عمر ۱۷-۱۸ برس کر درمیان تھی، ان سب لوگوں میں موجود وہ دلچسپ سے اک اک چیز کو دیکھتی روک روک کر لوگوں سے باتیں کرتی بچوں سے شرارتے کرتی سب سے منفرد تھی غازیان ہاشم جو اس لڑکی کی اک اک حرکت کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا جس کی کمرہ نے اس کی کئی ی تصویریں بنا ڈالی تھیں۔ آج

Posted On Kitab Nagri

اس کا آنے کا کوئی ی موڈ نہیں تھا دوست لکھ منتیں کرتے تھک گئیے تھے اچانک نا جانے کیا وجہ تھی جو یہ جگہ اسے خود کھینچ کر لائی تھی۔ جب اسے تھوڑے فاصلے پر کوئی ی صوفی نظر آتا ہے

عمر آئی ون ویند ۰ وپ ۰ مان جتی مونھنجا ماہو ۰ مان

جتی مونھنجا سا نگھیا ۰

جو سندھی میں کچھ کہتا ہوا گزر رہا تھا، جب اس لڑکی کو اپنا راستہ روکتے دیکھ لیا تھا

بابا! آپ یہ کیا گارہیں ہیں

فقیر بابا کے چہرے پر سکون سی مسکان آگئی ی

کیا تم نہیں جانتی کہ یہ جگہ بادشاہ کے سوا بھی کس بات کے لیے مشہور ہے؟

کیا کوئی ی اور بھی وجہ ہے؟ بڑی ہی دلچسپی سے سوال کیا گیا اس کی دیکھا دیکھی اس کا گروپ بھی اب

بابا کے پاس جمع ہو گیا تھا

فقیر بابا نے ان سب کو دیکھتے بات کا آغاز کیا، یہاں سے تھوڑی دور اک لڑکی رہتی تھی جس کا نام ماروی

تھا اس کے حسن کے چرچے اس جگہ کے حکمران عمر تک پہنچے تو عمر کے دل میں ماروی کی چاہ ہونے لگی

عمر کسی طرح ماروی کو زور زبردستی اپنے محل لے آیا عمر ماروی کی محبت میں گرفتار تھا لیکن ماروی اپنے

گاؤں واپس جانا چاہتی تھی عمر نے ماروی کو راضی کرنے کا لیے دنیا جہان کی چیزیں ماروی کے قدموں

میں ڈھیر کر دی، عمر کی کوئی ی کوشش ماروی کے دل سے اپنے وطن اور اپنوں کی محبت کو نہیں نکال

Posted On Kitab Nagri

سکی عمر نے ماروی کے آگے ہار مانتے ماروی کو اس کے گاؤں واپس بھیج دیا۔ اور یوں عمر نے ماروی کی محبت میں محبوب کی خوشی کے لیے خود کو لا حاصل کے حوالے کر دیا یہ جگہ عمر کی محبت کی داستان سناتی ہے میری بیٹی،

بابا اس کے سر پر ہاتھ رکھتے اٹھ گئی تھیں سب لوگ بڑے ہی غور سے سنتے عمر کی محبت کو داد دے رہے تھے کچھ لڑکیاں تو باقائے دھ عمر کی دیوانی ہو گئی تھی جب اس نے بابا کو پیچھے سے آواز دی تھی

بابا! لیکن مجھے تو یہ جگہ ماروی کی وفاداری کی داستان سنارہی ہے اپنے وطن سے محبت کی داستان! بابا نے پیچھے موڑ کے مسکرا کر غور سے اس کا چہرہ دیکھا تھا اور وہی غازیان ہاشم نے بھی اس کی بات پر چونک کر دیکھا تھا لیکن تب تک وہ نا جانے کہاں گم ہو گئی تھی، سیاہ رنگ کی جینز اور سیاہ ہی شرٹ پر سندھی کڑھائی کی جیکٹ پہنے لمبے بالوں کو پونی میں قید کئی گے گلے میں کیمرہ ڈالے بہت ہی پرکشش لگ رہی تھی ان کی آنکھیں بہت گہری تھیں کچھ بولتی کتابی آنکھیں جب سورج کی روشنی ان پر پڑتی تو شہد سی ہو جاتی ہر وقت چہرے پر مدہم سی مسکان ہر ایک سے دوستی اسے کچھ چلبلی سا بناتی زندگی سے بھرپور سمندر کی لہروں جیسی یہ لڑکی کون تھی آخر۔

”اداس چہرہ، مخمور آنکھیں، زلف غزل کی لام جیسی تھی

اک لڑکی میٹھی دھن سی وہ صوفیانہ کلام جیسی“

Posted On Kitab Nagri

.....غازیان ہاشم! ہاشم خاندان کا چشم و چراغ سب سے بڑا بیٹا ہونے کی وجہ سے سنجیدہ سا فرمانبردار احساس کی دولت سے بھر انرم دل رکھنے والا گادی نشین اپنی ضد کا پکا ”غازیان“ ہاشم شاہ کا سب سے بڑا اور ہونہار پوتا تھا

ہاشم شاہ کی ۳ اولادیں تھیں ندیم ہاشم شاہ، منیر ہاشم شاہ اور بیٹی سندس ہاشم شاہ ندیم شاہ کی ۲ اولادیں تھیں غازیان ہاشم شاہ اور حورین ندیم شاہ جو کے سب سے چھوٹی نازک سی گڑیا تھیں غازیان کو دادا سے بے حد محبت تھی اپنے نام کے ساتھ بھی وہ ہاشم لگانا زیادہ پسند کرتا تھا، منیر شاہ کے دو بیٹے اذلان شاہ اور اذحان شاہ تھے سندس شاہ کی ایک ہی بیٹی زینب تھی ندیم شاہ کی شادی حرمت شاہ سے ان کی پسند سے ہوئی تھی منیر شاہ کی شادی نفیسہ سے انہی کی پسند سے ہوئی جبکہ سندس شاہ کی شادی ہاشم شاہ کے دوست کے بیٹے سردار ذوالفقار سے ہوئی سب اپنے اپنے گھروں میں آباد تھے جب کے گاؤں کے حولی میں سب ایک ساتھ رہتے کچھ وقت گزارتے۔

اک نئی صبح کا آغاز ہو چکا تھا پرندے اپنی رب کی حمد و ثناء میں مشغول تھے یہ منظر کراچی کی ایک ایسے علاقے کا جہاں دور دور تک صرف بنگلے ہی بنگلے نظر آتے تھے جیسے یہاں کوئی انسان رہتا ہی نا ہو یا رہتے تو تھے لیکن شاید ان کی صبح ابھی دور تھی ہمیشہ کی طرف سفید بنگلے کے ایک کمرے کی لائٹ روشن ہوئی تھی، باوقار سی خاتون سفید رنگ کے لباس میں سفید ہی دوپٹہ سر پر سلیقے سے لیے اندر

Posted On Kitab Nagri

داخل ہوئی، بیڈ کی طرف بڑھتی ہے جہاں ایک معصوم سی گڑیا دنیا کی فکر سے دور پر سکون نیند کی وادیوں میں گم تھی رحمت بی نے شفقت سے اس کے نرم لمبے بالوں کو سہلیا تھا اسی لمحے اس گڑیا کی آنکھ کھلی تھی

یہ ورثہ شاہ میر خان تھی، شاہ میر خان کی ۱۱ سال بعد پیدا ہونے والی اکلوتی اولاد رحمت بی نے مسکرا کر ورثہ کو دیکھا جس کی فوراً آنکھیں کھل جاتی تھی ناجانے اس کے نصیب میں کبھی مکمل نیند تھی بھی یا نہیں رحمت بی نے دکھ سے سوچتے ہوئی بات کا آغاز کیا، جنم دن بہت مبارک ہو میری جان

رحمت بی کی بات سنتے اس کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکان آئی تھی شکریہ بے بے آپ کو ہمیشہ کی طرح آج بھی یاد تھا، بے بے بھلا کبھی اپنی چاند سی بیٹی کی سا لگرہ بھول سکتی ہے تم تو میری زندگی کا پھول ہو کہتے ہوئی بے بے نے اس کا ماتھا چوما تھا

چلو میری جان اٹھ کر فریش ہو جاؤ میں تمہارے لیے تمہارہ پسند کا ناشتہ بناتی ہوں

اوکے بے بے im coming in just 10 mints

نیلے رنگ کی جینس پر لونگ کوٹ پہنے لمبے بالوں کو پونی میں قید کئی پیروں میں جو گر پہنے ناشتہ کی ٹیبل پر بیٹھتے ہی رحمت بے بے سے اپنے والدین کے متعلق پوچھا تھا

بے بے می اور بابا ابھی اٹھے نہیں۔؟

Posted On Kitab Nagri

سائی ن جلدی ہی اپنی کسی میٹنگ کے لیے روانہ ہو چکے ہیں اور سارہ بی بی اپنے کسی دوست کے این جی او گئی ہیں۔ تم اداس نا ہو میری جان وہ مصروف ہے اس لیے تم سے نہیں مل سکے حرنت بی اسے بھلاتے ہوتے بولتی ہے

بے بے یہ کوئی نئی بات تو نہیں ۱۸ سال سے ہوتا آ رہا آپ پریشان نہ ہو مجھے عادت ہے بنانا شتہ کی ئی ے ورثہ اٹھ گئی تھی رحمت بی ہمیشہ کی طرف آج بھی اس کے ناشتہ کو دیکھتے رہ گئی

رحمت بی شاہ ولا کی بہت پرانی ملازم تھی جس کی حیثیت ورثہ کی پیدائش کے بعد اور بڑگئی تھی ورثہ کو رحمت بی نے پالا تھا، اس طرح رحمت بی کو ایک اولاد جب کی ورثہ کو ماں مل گئی تھی لیکن کوئی مل جانے سے کسی کی کمی کہاں مکمل ہوتی ہے رحمت بی کا تو کوئی نہیں تھا نا اولاد نا شوہر حیات تھے ان کے لیے تو کل کائنات ورثہ تھی لیکن ورثہ جس کے ماں باپ حیات ہو کر بھی اس کے پاس نہیں تھے جن کے پاس نا ہو ان کو تو پھر بھی صبر آ جاتا لیکن جن کو پاس ہو کر بھی نا ہو ان کو پھر صبر نہیں آتا

عرصہ ہوا اب تو خود کو بھولے ہوئے

خود سے سچ بولے ہوئے

نا قہقہے بے ساختہ رہے

Posted On Kitab Nagri

نارابط بے ضابط رہے

عرصہ ہوا اب تو

ہوا کے دوش پہ جھولے جھولے ہوئے

تتلیوں کی چاہ میں بے خوف دوڑے ہوئی

اب کہ وہ زمانہ ہے

کہ یہ دل بسانا ہے

اور خود اسے بچانا ہے

کہ کھلی آنکھوں سے جینا ہے

اور واسطہ بھی بچانا ہے اب کہ وہ ہے خواہشوں کے بھی محصول ہیں

جینے کے بھی دستور ہے

سانس لو تو زمانے کا شور

دل ڈھڑکے تو نصیبوں کا شور ہے

اب کہ وہ زمانہ ہے

منزل کٹھن، راستے دشوار ہیں

زندگی ایک شکوے ہزار ہیں



Posted On Kitab Nagri

از زون شاہ

ورثہ گھر سے نکلتے یوں ہی بے مقصد گھڑی چلا رہی تھی نامنزل تھی نامنزل کا پتا سوچوں کا رخ اب بھی اپنے ماں باپ کی طرف ہی تھا جو اپنی بیٹی کو بھلائیے ہوئیے تھے پتا نہیں کیوں والدین سمجھتے ہیں کہ اولاد کی مادی خواہشات کو پورا کرنا زیادہ ضروری ہے ماں باپ اپنی پوری زندگی اولاد پر قربان کر دیتے ہیں صبح سے رات تک خوار ہوتے رہتے ہیں لیکن پتا نہیں کیوں وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ اولاد کو محبت دینا ان کی خواہشات کو پورا کرنے سے زیادہ ضروری ہے والدین کا ہونا سب کچھ ہونے سے زیادہ ضروری ہے بعض دفعہ ہم صرف اپنے والدین کی موجودگی چاہتے ہیں بابا کے سینے سے لگنا چاہتے ہیں ماں کی گود میں سر رکھ کر سکون چاہتے ہیں لیکن بعض دفعہ والدین کے پاس اپنے بچوں کو دینے کے لیے سب کچھ ہوتا ہے بس وقت نہیں اور یہ محرومی ہر دنیاوی آسائش پر بھاری ہے

ورثہ کی نظر مسلسل روٹ کی سائیید چلتے ان باپ بیٹی پر تھی جہاں وہ اس لڑکی کا باپ اپنی بیٹی کو اپنے گود میں لئیے ہوئیے تھے بچی کوئی بات کرتی اور اس کا باپ ہنستے ہوئیے اپنی بیٹی کا ماتھا چومتا،

ورثہ نے بیکری کے آگے گاڑی روکی اور بہت ہی خوبصورت سا کیک ساتھ ہر بہت سے چیز لیتے ہوئیے ان ہی سڑکوں پر آگئیے جہاں غریب بچے کھیل کھلتے ہوئیے دنیا سے بے پرواہ تھے

Posted On Kitab Nagri

ورثہ کو رشک آیا ان کی زندگی پر ورثہ نے آج کا دن ان ہی بچوں کے ساتھ اپنا کیک کاٹتے ان میں زندگی تلاش کرتے گزارا تھا وہ ایسی ہی تھی کون کہہ سکتا تھا کہ سڑک پر ان بچوں سے کھیلنے ہوئی لڑکی کا میاں سیاستدان کی بیٹی تھی یہ منظر دو آنکھوں نے بڑی ہی حیرت سے دیکھا تھا گھڑی میں بیٹھے غازیان کو بے اختیار کسی کی جھلک نظر آئی تھی اس لڑکی نے لیکن چہرے پر سیاہ ماسک ہونے کے سبب پہچان ناسکا۔

ہاشم ولہ میں اس وقت رات کے کھانے کا دور چل رہا تھا جہاں غازیان اپنی معصوم بہن حورین کی باتوں پر ہنس دیتا ندیم صاحب اور حرمت بیگم اپنے بچوں کے ساتھ مطمئن زندگی گزار رہے تھے آپ کو پتا ہے حرمت غازیان نے آتے ہی سیاست میں آگ لگا دی ہے لوگ اس کے پیچھے پاگل ہوئی جارہے ہیں مجھے یقین ہے کہ اگلے الیکشن ہماری ہی ہے ندیم صاحب فخر سے غازیان کو دیکھتے حرمت سے کہہ رہے تھے بابا پلیز میں یہ سب الیکشن کی وجہ سے نہیں کرتا مجھے ان لوگوں سے زیادہ آپ جانتے ہیں میں اپنے دادا کا کاروبار سنبھالنے میں دلچسپی رکھتا ہوں ندیم صاحب اس کی بات سنتے ہی بس ہاں میں ہی سر ہلا سکے جب کہ حرمت بیگم خود بھی بیٹے کو سیاست میں نہیں آنے دینا چاہتی تھی ورثہ سارا دن باہر گزارنے کے بعد شام کو خان ولہ میں داخل ہوئی وہ جانتی تھی رحمت بی بی ہمیشہ کی طرح اس کا انتظار کر رہی ہوگی رحمت بی کے جان میں جان آئی ی جب ورثہ کو دیکھا کہاں تھی میری جان! اور تمہارا موبائل بھی بند تھا تم کیا اپنی بے بے کو مارنا چاہتی ہو ورثہ تڑپ کے ان سینے سے لگی تھی

Posted On Kitab Nagri

بے بے پلیر آج کے بعد ایسا نہیں بولے گا آپ جانتی ہے آپ کے بنا ورثہ مر جائیے گی بے بے کو کھونے کا تصور بھی ورثہ کے لیے موت جیسا تھا وہی تو تھی ورثہ کی ماں جس نے ہمیشہ ورثہ کو ماں سے زیادہ محبت دی تھی

سارہ خان کی واپسی رات کے کھانے پر ہی ہوئی تھی

کیسی ہو ڈار لنگ سارہ بیگم نے ورثہ کے چہرے کو ہاتھوں میں بھر کر پوچھا تھا ٹھیک ہوں ماما سارہ بیگم آج بھی اس کے انداز سے نہیں جان سکی کہ کہہ دینے سے کوئی ی ٹھیک نہیں ہو جاتا اور شاہ میر سے تو ورثہ کی ملاقات کئی کئی دن بعد ہوتی،

اگلے دن کا سورج کئی کئی امیدیں لے کر آیا تھا رحمت بی بی ہمیشہ کی طرح ورثہ کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی جب ورثہ زور زور سے چیختے رحمت بی کے گلے لگی تھی رحمت بی کا دل تو ورثہ کی چیخوں سے پھٹنے والا تھا رحمت بی نے ناراضی سے ورثہ کا چہرہ دیکھا جواب اپنی غلطی کا احساس ہونے پر معصومیت سے آنکھیں بند کئی زبان کو دانتوں میں دبائی ہوئی تھی سوری سوری بے بے میں بہت خوش تھی اور مجھے بس اچھا اچھا چلو معاف کیا بتاؤ میرا بچے کی خوشی کی وجہ

بے بے University of Munich میں میرا ایڈ مشن ہو گیا مجھے یقین نہیں آرہا

ماشاء اللہ ماشاء اللہ بہت مبارک ہو میرا بچہ اللہ ہر خوشی دے آمین

Posted On Kitab Nagri

لیکن ورثہ اتنی دور جانا ضروری ہے کیا پاکستان میں بھی تو پڑھ سکتی ہوں نا تم بے بے پاکستان میں پڑھنے سے زیادہ میں وہاں سکون سے رہوں گی کم سے کم وہاں مجھے پتا ہو گا کہ میں دور ہوں نا کوئی امید ہو گی نا دکھ بے میں سکون سے پڑھنا چاہتی ہوں اور ویسے بھی میرے ہونے نا ہونے سے صرف آپ کو فرق پڑتا ہے اور آپ میرے ساتھ جارہی ہیں

ورثہ میری جان اپنے والدین سے اتنا بدگمان نا ہو وہ تم سے بہت محبت کرتے ہیں میں جانتی ہوں بے وہ مجھے سے محبت کرتے ہیں بے جان محبت اور اس طرح ورثہ نے اپنے والدین کو اطلاع کیا تھا کہ جرمنی کی یونیورسٹی میں اس کا ایڈمیشن ہو گیا ہے ورثہ کو آج بھی امید تھی کہ شاید وہ روک لے کہ مت جاؤ ورثہ اتنی دور تم کیسے جاؤ گی ہمیں فکر ہو گئی لیکن ہمیشہ کی طرح ورثہ کی امید ٹوٹنی ہی تھی آج بھی ورثہ کے گریڈز پر فخر کرنے کے سوا تھا ہی کیا اس کے پاس ورثہ رحمت بی کے ساتھ جرمنی روانہ ہو چکی تھی ایک نئی زندگی کا آغاز کرنے زندگی اب کس موڑ پر جانے والی تھی کون جانے۔

www.kitabnagri.com

کچھ دن بعد ورثہ جہاز کے کھڑکی سے دیکھتے مسلسل گہری سوچ میں گم تھی جب رحمت بی کے بولنے پر ان کی طرف دیکھتی ہے رحمت بی نے ان کے چہرے پر کچھ ڈھونڈنا چاہا تھا کوئی ڈر کوئی الجھن کوئی دکھ لیکن وہاں کچھ نہیں تھا بے تا صبر چہرہ رحمت بی کا دل کٹ کے رہ گیا ۱۸ سال کی عمر میں ورثہ نے دکھ کا اظہار کرنا تو دور اسے کے چہرے سے نظر تک نہیں آتا تھا کہ کوئی تکلیف کوئی دکھ کچھ

Posted On Kitab Nagri

سہا ہو گا۔ دنیا ہمیں ہمارے باہر سے جانتی ہے ورثہ کی زندگی بھی ایسی ہی تھی شاندار دیکھنے والی ورثہ جیسی زندگی کی خواہش کرنے والا کوئی نہیں جانتا کہ باہر سے نظر آنے والا مکمل انسان اندر سے کتنا نامکمل ہے

ورثہ کیا سوچ رہی ہو۔ آپ کو پتا ہے بے بے یہ شال مجھے پھپھونے دی تھی جب میں ان سے ملنے گئی تھی اور انہوں نے بتایا تھا کہ جب میں چھوٹی تھی بابا یہ شال اڑھتے تھے بابا جب مجھے اپنے پاس بلاتے تھے تو میں ان سے کہتی تھی کہ میں نہیں آرہی یہ سیاہ شال میں جن ہے ورثہ بتاتے ہوئی ادا سی سے ہنس دی جب میں یہ کہتی تو بابا ہنس دیتے میرا ڈرنا سیاہ رنگ کی شال کی وجہ سے تھا بے بے کاش ہم امیر نہ ہوتے بابا اتنے مصروف نہ ہوتے بابا مجھے گود میں اٹھا کر روز بسکٹ لینے جاتے تھے اور جب گاؤں میں بھینس کے پاس سے گزرنے سے میں ڈرتی اور منہ بابا کی گردن میں چھپا لیتی بے بے وہ دنیا کی سب سے محفوظ جگہ تھی بابا کی لی ہوئی چیزوں کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا یہ لاکھوں روپہ یہ بے شمار دولت ان سب نے مل کر مجھے سے میرے بابا کو چھن لیا۔

ورثہ میری جان ایسا نہیں کہتے اللہ کی دئی ہوئی نعمت کی ناشکری نا کرو لوگ جن چیزوں کے بنا پر جان سے جاتے ہیں اللہ نے ہمیں وہ دیا ہے اللہ کچھ لے کر بھی آزماتا ہے کچھ دے کر بھی تم اس کی دی نعمتوں پر نظر رکھو بشک وہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وقت کا کام ہے گزرنا سو گزرتا چلا گیا جہاں ورثہ جرمنی میں جابسی تھی وہی غازیان نے اپنے دادا کے کاروبار کو بلندی پر پہنچایا تھا ناصرف کاروبار بلکہ اپنے لوگوں کی دلوں میں جگہ بنانے میں بھی کو میاب ہو رہاں تھا جس کافی دہ ندیم صاحب اٹھانے کا پورہ ارادہ رکھتے تھے

وہاں جانے سے ورثہ کی زندگی مکمل بدل گئی تھی اب ورثہ اپنے تکلیف کو بھول کر باقی لوگوں کے لیے وہ ہونا چاہتی تھی جو اس نے کبھی اپنے لیے خواہش کی تھی۔ انٹرنیٹ کے ذریعے اس نے ایک ایسی سوچ کی بنیاد رکھی تھی جہاں وہ اپنے تعلیم کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کے ایسی گروہ کو پڑھاتی تھی جو میڈیکل کی تیاری کے لیے سینٹر نہیں جاسکتے تھے جہاں لوگ ان کو اپنے مسائل بتاتے ورثہ ان کو حل کرنے کی کوشش کرتی کسی کی الجھن کو سلجھاتے سلجھاتے اس کی اپنی زندگی کیسے پر سکون ہوگئی تھی ورثہ جان ہی نہیں پائی تھی اپنے باپ کے ساتھ سیاست میں جانا اس کا اپنا خواب تھا باپ کے مصروفیات کے سبب ورثہ جہاں اپنے بابا سے دور ہوئی تھی وہی سیاست کا اصل جان کے راستہ بدل لیا ورثہ کا ایک ہی خوب تھا اپنے وطن کے لوگوں کی ہر طرح سے مدد بنا کسی نام کے بنا کسی غرض کے بے لوث محبت تھی وطن سے ورثہ ہمیشہ کہتی تھی کہ وطن کے لیے جان دینے والے مر کر جنت کے وارثوں میں شامل ہو جاتے ہیں وطن کر لیے جی کر جنت میں جاؤ گی جہاں ہر اہوں لوگ ورثہ کو سنتے تھے وہی پر نوجوان کی تعلیم کے لیے ورثہ نے اپنا طرز زندگی بدل ڈالا زندگی کی آسائی شوں کو چھوڑ کر

Posted On Kitab Nagri

اپنی دولت ان نوجوانوں کی تعلیم پر لگانے لگی اور بدلنے میں ان سے بس ایک وعدہ لیا تھا کہ کامیاب ہو کر میرے لوگوں کی مدد کرنا۔

دو سال گزر گئی تھیں ان دو سالوں میں ورثہ نے سمجھ لیا تھا کہ ماں باپ کا صرف ہونا ہی کتنی بڑی نعمت ہے ورثہ نے جانا تھا کہ والدین کبھی اپنے بچوں سے غافل نہیں ہوتے ماں یا باپ کی ایک کال ہی ورثہ کا خون بھڑا دیتی ورثہ ان دو سالوں میں دو سے تین دفعہ پاکستان آئی تھی اور خاص ان لوگوں سے ملی تھی جن سے ورثہ کا آن لائن تعلق تھا ورثہ اتنی دعائیں اور محبت پا کر ایک نئی ورثہ بن چکی تھی جس کے چہرے سے مسکان کبھی کم نہیں ہوتی تھی جو ہمیشہ پر امید رہتی جہاں شکر تھا ورثہ لوٹ آئی تھی باز دفعہ زندگی میں کسی تکلیف سے نکلنے کے لیے اس سے دور جانا ہوتا پاکستان چھوڑنا ورثہ کے لیے بے حد تکلیف وہ عمل تھا لیکن مستقل تکلیف سے نکلنے کے لیے ورثہ نے بہترین فیصلہ کیا تھا۔۔۔

شاہ ولہ میں ندیم صاحب غصے سے داخل ہوئی تھیں زور زور سے غازیان کو بولانے پر حرمت بیگم بھی باہر آئی تھی جہاں غازیان اور ندیم خان ایک دوسرے کے مقابلہ کھڑے تھے حرمت بیگم کا تو اب آئی دن یہ دیکھتے بی پی بڑ جاتا غازیان تمہیں سمجھ کیوں نہیں آ رہا تم کیوں میرے خاص لوگوں کی عزت نہیں کر سکتا

Posted On Kitab Nagri

بابا کیا آپ نہیں جانتے وہ کیا کچھ کرتا پھر رہا ہے ہمیں جو فنڈز غریبوں کے لیے ملتے ہیں وہ کہاں جا رہے ہیں آخر اس لاپچی کے اکاؤنٹ میں؟ اسکو یوں غریبوں کا حق چھنتے دیکھتے رہیں آپ جان لے بابا میں اسے یا کسی کو بھی ایسا نہیں کرنے دوں گا

اس کی بات پر ندیم خان یوں ہنستے تھے جیسے کسی بچوں کی بات پر ہنستے ہوں غازیان تم ابھی جوان خون ہو یہ سیاست ہے یہاں یہی سب چلتا ہے مان لو اس بات کو میں نہیں مانوں گا غازیان نے بھی بنا کسی لحاظ جواب دیا تھا

پھر ایم این اے کے خواب دیکھنا بھی چھوڑ دو میں تمہاری بے وقوفی میں اپنے خاص لوگوں سے دشمنی نہیں پال سکتا ایک خان کم تھا جواب تم بھی میرے راستہ کی کانٹے بنے ہوئی ہو سمجھ جاؤ

اس وقت جرمنی میں 7:30 بج رہے تھے کمرے میں اندھیرہ تھا جب کہ ورثہ آنکھوں پر سفید نظر کا چشمہ لگائیے چہرے پر سیاہ ماسک پہنے اپنے بلاگ پر لائیو تھی ہمہ وقت نرم لہجہ آواز میں جھلکی محبت سننے والے کو متاثر کرتی۔ لوگوں کے سوالات کے جوابات دے رہی تھی۔

یہ منظر تھا اسلام آباد کے ایک عالی شان گھر کا جہاں رات کے 11:30 بج رہے تھے

Posted On Kitab Nagri

نفیسہ بیگم لاؤنچ میں مسلسل چکر کاٹی ازلان کا انتظار کر رہی تھی نفیسہ کے چہرے پر فکر مندی کے تاثر تھے۔ کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد ازلان لاؤنچ میں آتا دیکھائی دی۔ ازلان کہاں تھے تم؟ میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی نفیسہ فکر مند لہجہ میں کہتے اس کے قریب گئی تھی مئی میں بھلا کہاں جاسکتا ہوں ازلان ماں کی فکر دیکھ کر شر مندہ ہوا تھا کھانا کھایا!

دل نہیں کر رہا ازلان نے بے تاثر چہرے سے کہا
چہرے پر اداسی ہی نہیں مایوسی بھی صاف نظر آرہی تھی آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے بکھرے بالوں میں وہ واقعہ ہی ناکام ہی لگ رہا تھا
اور سر چڑھاؤ لاڈ صاحب کو تمہارے ہی لاڈ پیار نے خراب کیا کاش! اس سے پہلے تم مجھے ناروکتی تو آج یہ یوں ناکام ناہوتا

شاہ جی پیلز بس کرے وہ ابھی ہی تو آیا ہے
مئی پیلز بابا ٹھیک ہی تو کہتے ہے میں ناکام ہی ہوں اور اس کا زمیندار بھی میں خود ہوں
ازلان کہتے ہوئیے اوپر اپنے کمرے میں بند ہوا تھا

یہ تھا ازلان منیر 20 سال کا نوجوان بے شمار دولت اور برے دوستوں کی صحبت نے اسے بے حد نقصان پہنچایا تھا کالج کے دوستوں نے نشے پر لگا کر جہاں اس کی صحت کے ساتھ کھلواڑ کیا وہیں اس کی

Posted On Kitab Nagri

تعلیم کو بھی متاثر کیا نشے سے تو منیر شاہ نے اسے بچا لیا تھا لیکن ۲ بار میڈیکل ٹیسٹ کی ناکامی نے اسے بے حد مایوس کرنے کے ساتھ ساتھ ڈپریشن کا مریض بھی بنا دیا تھا

ازلان بنا کرے کے لائٹ اون کئی عے ہی بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹا تھا

اسے ہر وہ دن یاد آ رہا تھا جب اس نے اپنے ماں باپ کا یقین توڑے ہوئے اپنی تعلیم کو چھوڑ کے نشے کرتا دوستوں کے ساتھ ہوتا ہر وہ دن جب اس کی ماں یہ سوچتی، دعائیں کرتی کہ ازلان کا ایڈمشن ہو جائے اور ازلان دنیا سے بے خبر گروپ اسٹڈیز کے بہانے دوستوں کے ساتھ ہوتا۔ اپنی ناکامی کی وجہ وہ خود ہی تھا

انسان کہتا ہے کہ مجھ پر ماحول اثر نہیں کرتا جب کی مضبوط سے مضبوط انسان بھی ماحول کے زیر اثر آ ہی جاتا ہے ازلان کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا ازلان بہت ہی لائق اسٹوڈنٹ تھا میڈیکل میں جانا اس کی خواہش تھی منیر شاہ بہت ہی محبت کرنے والے باپ تھے جنہوں نے ازلان کی خواہش کو اول رکھتے ہوئے اسے اپنی مرضی سے میڈیکل میں جانے کی اجازت دی تھی

ازلان نے آنکھوں پر بازو رکھ کر سونے کی کوشش کی لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی موت کا ایک دن معین ہے

نیند کیوں رات بھر نہیں آتی؟ “

نیند کی کوشش کو ترک کر کے ازلان نے یوں ہاتھ بڑھا کر اپنا لپ ٹاپ اون کیا تھا

Posted On Kitab Nagri

بعض اوقات انسان زندگی سے اس قدر بیزار، مایوس اور تنگ ہو جاتا ہے کہ موت کی سوا کوئی ہی چاہ باقی نہیں رہتی یہاں تک کی قبر کا خوف بھی ختم ہو جاتا ہے میں نے لوگوں کو موت کے انتظار میں سولی پر لٹکے زندگی گزارتے دیکھا ہے ہمارے ارد گرد ایسے بہت سے لوگ ہیں جن کی زندگی اور موت میں بس چند سانسوں کا فرق ہے انسان نے جانا ہی نہیں ہے کہ زندگی کیوں ملی ہے ہم کس لا حاصل خواہش، کسی انسان، کسی ڈگری اور کسی ناکامی میں اس قدر مایوس ہو جاتے کہ ہم زندگی کو جینا ہی چھوڑ دیتے ہیں زندگی کبھی کسی ایک چیز پر نہیں روکا کرتی نا ہی کچھ ناملنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ آپ کے لیے نہیں آخر حد تک کوشش کرنی چاہئیے ہر انسان کے لیے سب کچھ نا سہی کچھ نا کچھ ضرور ہوتا ہے یاد رکھیں رب العالمین کی حدود کو پار کر کے ناکامی ہی مقدر بنتی ہے اسی لیے پہلے رب کو ڈھونڈیے ساری کامیابیاں اسی کے در سے ملتی ہے یہ ورثہ تھی جس نے اپنے الفاظ کا سحر پھونکا تھا

ازلان گود میں لیپ ٹاپ لیے حیران رہ گیا
کون تھی یہ جو ازلان کے دل کا حال بیان کر رہی تھی جس کے الفاظ نے ازلان شاہ کو حیرت زدہ کیا تھا
وہ اور بھی کچھ بول رہی تھی لیکن ازلان کو تو جیسے آواز آنا بعد ہو گیا تھا
ازلان نے اسکرین کی طرف دیکھا جہاں اسکرین سیاہ ہوگئی تھی لائیو ختم ہوگئی لیکن وہ
الفاظ ساری رات ازلان کے کانوں میں گونجتے رہے تھے

یہ اس کا معمول بن گیا تھا رات کو روزا بجے لیپ ٹاپ پر اس کا انتظار کرتا رہتا تھا

Posted On Kitab Nagri

ازلان روز کی طرح آج بھی ورثہ کی لائی وکا انتظار کر رہا تھا لیکن وہ تھی کی آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

ازلان کا انتظار انتظار ہی رہا۔ ساری رات بے چینی سے جاگنے کا بعد فجر پڑھ کر اس کا ورثہ کا ان باکس کھولا تھا

یہ ورثہ کی ہی باتوں کا اثر تھا کہ وہ نماز پڑھنے لگا تھا وہی تو تھی جو کہتی تھی کہ رب کو راضی کرنا دنیا کی سب سے بڑی کامیابی ہے ازلان اب ناکام نہیں ہونا چاہتا تھا یہ کیسا بے نام رشتہ تھا ان کے بیش جہاں اس کی ہر بات ماننا ازلان پر لازم ہو گیا تھا ان باکس کھولتے ازلان کو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ کیا بولے دیدم !

ازلان کی انگلیوں نے حرکت کی تھی۔ صرف یہی لفظ تھا جو ازلان لکھ پایا تھا۔ جرمنی میں صبح کا آغاز ہو چکا تھا ورثہ فجر پڑھ کر اپنا لیپ ٹاپ لیے لاؤنچ میں بیٹھی تھی جہاں سوالات کا ہجوم تھا ورثہ سوالات نوٹ کرتے اس کو اپنی ڈائی ری پر اتار رہی تھی جب ورثہ کے ہاتھ رکے ایک پیغام پر رکے۔

دیدم !

یہ لفظ! ورثہ کی آنکھوں میں نا جانے کیوں بچپن کا منظر گھوما تھا

Posted On Kitab Nagri

جہاں اس کا ہم عمر لڑکا دیدم دیدم کہتے اس کو منانے کی کوشش کر رہا تھا!
ورثہ کی انگلیوں نے حرکت کی تھی
میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں؟

یہ پہلی بار تھا جب ورثہ نے کسی کو ان باکس میں جواب دیا تھا ورنہ وہ لوگوں کو پرائیویٹ سیشن میں الگ سے وقت ضرور دیتی تھی لیکن ان باکس میں کسی کو جواب نہیں دیتی تھی بلکہ ان کے سوالات کو نوٹ کر کے لائیو ان کے جوابات دیتی۔ لیکن اس لفظ نے ورثہ کو جواب دینے پر مجبور کیا تھا کتنے سالوں بعد کسی نے اسے اس نے دیدم کہہ کر پکارا تھا۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

یہاں سے شروع ہوئی تھی از لان اور ورثہ کی کہانی
از لان نے ورثہ کو اپنی ہر غلطی مایوسی خواہش اور کوشش کا بتایا تھا وہ ورثہ ہی تھی جس نے زیادہ وقت
دے کر از لان کو پڑھایا تھا اور آج از لان نے تین سال بعد اپنے خوابوں کی طرف پہلا قدم اٹھایا تھا
از لان نے سب سے پہلے اپنے ایڈ مشن کا ورثہ کو ہی بتایا اپنے والدین سے بھی پہلے جہاں ورثہ کے بہت
شاگرد پاکستان میں انٹری ٹیسٹ پاس کر چکے تھے از لان کے ایڈ مشن سے ورثہ کی خوشی کی کوئی حد نہ
رہی۔

نفسہ بیگم از لان کے گلے لگے خوشی سے رو رہی تھی منیر شاہ کی فکر میں جہاں کمی آئی تھی وہی پر
از لان کے جرمنی والی بات پر پریشان بھی تھے

Posted On Kitab Nagri

ازلان نے ان سب کو بنا بتائی ہی ٹیسٹ کی تیاری کی تھی۔ انہی دنوں ازلان نے ورثہ کی سب سے بات بھی کروائی تھی

لیپ ٹاپ گود میں لئیے ازلان نے ماں باپ کی طرف بڑھایا تھا۔ ورثہ جو بڑے بڑے ایونٹس پر پر فارم کرتے ہزاروں لوگوں کے سامنے بولنے پر کبھی نروس نہیں ہوتی تھی اب بے حد نروس تھی۔ ورثہ نے مشکل سے کچھ وقت ان سے بات کرتے اور ازلان کی طرف سے ان کو بے فکر کرتے گزارہ تھا۔

حرمت بی ابھی عشاء کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی جب ورثہ کے کہیں نا نظر آنے پر انھوں نے کھڑکی سے نیچے دیکھا

ان کا فلیٹ دوسری منزل پر تھا اور ورثہ اکثر اپنے بلڈنگ کے نیچے گارڈن میں بیچ پر بیٹھی چاند کو دیکھتی نظر آتی تھی

حرمت بی نے ورثہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ورثہ نے چونک کر دیکھا کیا ہوا بیٹا تم تو آج بہت خوش تھی نا پھر یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ بے بے بعض اوقات قسمت ہمیں اتنی محبتوں سے نواز کر بھی اتنا تنہا کیوں کر دیتی ہے قسمت نے مجھے دو دو مائیں دی ایک نے مجھے پیدا کیا اور ایک نے دودھ پلایا لیکن مجھے پھر بھی دونوں نے تنہا چھوڑ دیا آپ کو پتا ہے آج میری بات کس سے ہوئی نفیسہ ممی سے۔

Posted On Kitab Nagri

بے بے انہوں نے بھی مجھے چھوڑ دیا میری تو کوئی غلطی نہیں تھی ان کو کبھی میری یاد نہیں آئی۔ وہ تو کہتی تھی کہ ان کو مجھے سے از لان اور از حان سے بھی زیادہ محبت ہے پھر اتنے سال کہاں تھی وہ آج بھی انہوں نے مجھے نہیں پہچانا بیشک میرے چہرے پر ماسک تھا لیکن ماں تو محسوس کر لیتی ہے نا“

آج سالوں بعد ورثہ کا ضبط ٹوٹا تھا

منیر شاہ اور شاہ میر خان جگری دوست تھے دونوں کا ایک دوسروں کے گھر آنا جانا تھا منیر شاہ کی خواہش تھی کہ ان کی پہلی اولاد بیٹی ہو لیکن از لان شاہ کی پیدائش ہوئی اور شاہ میر کے گھر ورثہ نے آنکھیں کھولی۔

ورثہ اور از لان ہم عمر تھے منیر شاہ اور نفیسہ بیگم کو ورثہ سے بیٹیوں جیسی محبت تھی سارہ بیگم کی طبیعت خرابی کی وجہ سے ورثہ کو نفیسہ بیگم نے دودھ پلایا تھا یوں منیر شاہ کی خواہش ورثہ کی صورت میں پوری ہوئی از حان شاہ ان کا چھوٹا بیٹا تھا ورثہ کو از لان اور از حان سے بہت محبت تھی وہ آئیے دن بے بے کے ساتھ ان کے گھر ہوتی جب کے اگر وہ نا بھی آسکتے تو از لان کا گزارہ نہیں ہوتا تھا ورثہ کے بنا

از لان ورثہ کا چند ماہ بڑے ہونے کی وجہ سے دیدم کہتا۔ جب شاہ میر خان اسلام آباد سے کراچی شفٹ ہو گئیے ورثہ بہت روئی تھی لیکن بچوں کے احساس کی کون پرواہ کرتا ہے شاہ میر خان سیاست

Posted On Kitab Nagri

میں مصرف ہو کر کراچی کے ہوگئی اور بچی ہوئی قصر ندیم شاہ اور شاہ میر خان کے اختلافات نے پوری کر دی یوں ورثہ جب 7 سال کی تھی از لان، از حان، نفیسہ اور منیر شاہ سے ہمیشہ کے لیے جدا ہوگئی

ورثہ بہت ہی ذہین بچی تھی اسے ہر بات ہر چیز یاد رہ جاتی تھی چھوٹی عمر کی باوجود وہ کبھی نفیسہ اور از لان کو نہیں بھولی تھی ورثہ جب بھی تنہا ہوتی سارہ بیگم اس کے پاس نہیں ہوتی اسے نفیسہ بیگم سے زیادہ شکایت ہونے لگتی۔ لیکن زندگی کا کام ہے گزرنا سو گزرتی رہی پر ورثہ کے دماغ سے ان کا عکس نہیں مٹا سکی ورثہ نے ان کا ذکر کرنا چھوڑ دیا تھا ایک احساس تھا کہ انہوں نے ورثہ سے کبھی ملنے کی کوشش نہیں کی جس نے ورثہ کو ان سے اتنا دور کر دیا کہ ورثہ کے دل میں کوئی احساس باقی نہ رہا آج اتنے سالوں بعد نفیسہ بیگم کو دیکھ کر اس کا ضبط ٹوٹا تھا از لان کو پڑھاتے ہوئے اس نے از لان سے اس کی فیملی کے لیے نہیں پوچھا تھا لیکن از لان سے بات کرتے ہوئے اسے ہمیشہ بچپن والا از لان ہی لگتا ہی وجہ تھی کہ ورثہ کو وہ باقی لوگوں کے مقابلے زیادہ پیارا تھا۔

اس وقت جرمنی میں 7:30 بج رہے تھے کمرے میں اندھیرہ تھا جب کی ورثہ آنکھوں پر وائٹ چشمہ لگائی چہرے پر ماسک پہنے اپنے بلوگ پر لائیو تھی ہم وقت نرم لہجہ اور آواز میں جھلکی محبت سننے والے کو متاثر کرتی۔ لوگوں کے سوالات کے جواب دے رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ منظر ہے اسلام آباد کے ایک اعلیٰ شان گھر کا

جہاں رات کے 11:30 بج رہے تھے

نفیسہ بیگم لاؤنچ میں مسلسل چکر کاٹی ازلان کا انتظار کر رہی تھی نفیسہ کے چہرے کر فکر مند تاحصر تھے۔
کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد ازلان لاؤنچ میں آتا دیکھائی دیا ازلان کہاں تھے تم میں کب سے
تمہارہ انتظار کر رہی تھی نفیسہ فکر مند سے لہجہ میں کہتے اس کے قریب گئی تھی

ممی میں بھلا کہاں جاسکتا ہوں ازلان ماں کی فکر دیکھتا اثر مندہ ہوا تھا
کھانا کھایا

دل نہیں کر رہا ازلان نے بے تاحصر چہرے سے کہا

چہرے پر اداسی ہی نہیں مایوسی بھی صاف نظر آرہی تھی آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے بکھرے بال میں وہ
واقعہ ہی کو نے ناکام ہی لگ رہا تھا

اور سرچڑھاؤ لاڈ صاحب کو تمہارے ہی لاڈ پیار نے خراب کیا اسے اور پہلے ہی تم مجھے ناروکتی تو یہ یوں
آج ناکام ناہوتا

شاہ جی پیلز بس کرئیے وہ ابھی ہی تو آیا ہے

ممی پیلز بابا تھیک ہی تو کہتے ہے میں ناکام ہی ہوں اور اس کا زمیندار میں خود ہوں

ازلان کہتے ہوں اوپر اپنے کمرے میں بند ہوا تھا

Posted On Kitab Nagri

یہ تھا از لان منیر 20 سال کا نوجوان بے شمار دولت اور دوستوں کی بری سنگت نے اسے بے حد نقصان دیا تھا کالج کے دوستوں نے نشے پر لگا کر جہاں اس کی صحت کے ساتھ اس کے تعلیم کو بھی متاثر کیا تھا نشے سے تو منیر شاہ نے اسے بچا لیا تھا لیکن ۲ بار میڈیکل کی ٹیسٹ میں ناکامی میں اسے بے حد مایوس کرنے کے ساتھ ساتھ ڈپریشن کا مریض بنا دیا تھا

از لان بنا کرے کے لائٹ اون کئی عے ہی بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹا تھا اسے ہر وہ دن یاد آ رہا تھا جب اس نے اپنے ماں باپ کا یقین توڑے ہوئے اپنی تعلیم کو چھوڑ کے نشے کرنا دوستوں کے ساتھ ہوتا ہر وہ دن جب اس کی ماں یہ شوچتی دعائیٰ کرتی تھی کہ از لان کا ایڈ مشن ہو جائے اور از لان دنیا سے بے خبر گروپ اسٹڈیز کے بھانے دوستوں کے ساتھ ہوتا۔ اپنی ناکامی کی وجہ وہ خود ہی تھا

انسان کہتا ہے کہ مجھے پر ماحول اثر نہیں کرتا جب کی مضبوط سے مضبوط انسان بھی ماحول کے زیر اثر آ جاتا از لان کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا از لان بہت ہی لائق اسٹوڈنٹ تھا میڈیکل میں جانا اس کی خواہش تھی منیر شاہ بہت ہی محبت کرنے والے باپ تھے جنہوں نے از لان کی خواہش کو اول رکھتے اسے اپنی مرضی سے میڈیکل میں جانے کی اجازت دی تھی

نیند آنکھوں سے کوسوں دور ہی نیند کی کوشش کو ترک کر کے از لان نے یوں کی ہاتھ بھڑا کر اپنا لپ ٹاپ اون کیا تھا

Posted On Kitab Nagri

باز اوقات انسان زندگی سے اس قدر بیزار مایوس اور تنگ ہو جاتا ہے کہ موت کی سواہ کوئی ی چاہ باقی نہیں رہتی یہاں تک کی قبر کا خواب بھی ختم ہو جاتا میں نے لوگوں کو موت کا انتظار کرتے زندگی گزارتے دیکھا ہے ہمارے ارد گرد ایسے بہت سے لوگ ہے جن کی زندگی میں موت میں بس چند سانسوں کا فرق ہے انسان نے جانا ہی نہیں ہے کہ زندگی کیوں ملی ہے ہم کس لا حاصل ہوا ہش کسی انسان کسی ڈگری کسی ناکامی میں ماس قدر مایوس ہو جاتے کہ ہم زندگی کو جینا ہی چھوڑ دیتے زندگی کبھی کسی ایک چیز پر نہیں روکا کرتی نا ہی کچھ نا ملنے کا مقصد یہ ہے کہ و آپ کے لیے نہیں آخر حد تک کوشش کرنے چاہئیے ہر انسان کے لیے سب کچھ نا سہی کچھ نا کچھ ضرور ہوتا ہے یاد رکھے رب العالمین کی حدود کو پار کر کے ناکام ہی نصیب بنتی اسی لیے پہلے رب کو ڈھنڈئیے ساری کامیابی اسی کے در سے ملتی ہے

از لان گود میں لیپ ٹوپ لیے شو کڈہ بیچارہ گیا
کون تھی یہ جو از لان کے دل کا حال بیان کر رہی تھی جس کے الفاظ نے از لان شاہ کو شوک کیا تھا اور
بھی بھی سے الفاظ تھے لیکن از لان کے تو جیسے آوازیں آنا بعد ہوگئی ی
از لان نے اسکرین کی طرف دیکھا جہاں اب اسکرین سیاہ ہوگئی ی تھی لائی و ختم ہوگئی ی لیکن
وہ الفاظ ساری رات از لان کے کانوں میں گونج رہے تھے

اب یہ اس کا مامول بن گیا تھارات کو روز ا بجے وہ لیپ ٹوپ پر اس کا انتظار کرتا رہتا تھا

Posted On Kitab Nagri

ازلان روز کی طرح آج بھی اس کا انتظار کر رہا تھا لیکن وہ تھی کی آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی
ازلان کا انتظار انتظار ہی رہا۔ ساری رات بے چینی سے جاگنے کا بعد فجر پڑھ کر اس کا ان باکس کھولا تھا
یہ ان کی ہی باتوں کا اثر تھا کہ وہ نماز پڑھنے لگا تھا وہی تو تھی جو کہتی تھی کہ رب کو راضی کرنا دنیا کی سب
سے بڑی کامیابی ہے ازلان اب ناکام نہیں ہونا چاہتا تھا یہ کیسے بے نام رشتہ تھا ان کے بیش جہاں اس کی
ہر بات ماننا ازلان پر لازم ہو گیا تھا

ان بوکس کھولتے ازلان نا سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ کیا بولے
دیدم !

ازلان کی انگلیوں نے حرکت کی تھی۔ یہ الفاظ تھے جو ازلان لکھ پایا تھا۔
جرمنی میں صبح کا آغاز ہو چکا تھا ورثہ فجر پڑ کر اپنا لپ ٹوپ لیے لاؤنچ میں بیٹھی تھی جہاں سوالات کا
ہجوم تھا ورثہ سوالات نوٹ کرتے اس کو اپنی ڈائی ری پر اتار رہی تھی جب ورثہ کے ہاتھ روکے۔

دیدم !

یہ الفاظ! ورثہ کی آنکھوں میں نا جانے کیوں بچپن کا منظر گھوما تھا
جہاں اس کا ہم عمر لڑکا دیدم دیدم کہتے اس کو منانے کی کوشش کر رہا تھا !
ورثہ کی انگلیوں نے حرکت کی تھی
میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں؟

Posted On Kitab Nagri

یہ پہلی بار تھا جب ورثہ نے کسی کو ان بوکس میں جواب دیا تھا ورنہ وہ لوگوں کو پرائیویٹ سیشن میں الگ سے وقت ضرور دیتی تھی لیکن ان بوکس میں کسی کو جواب نہیں دیتی تھی بلکہ ان کو بے سوالات کو نوٹ کر کے لائیو ان کے جوابات دیتی۔ لیکن اس الفاظ نے ورثہ کو جواب دینے پر مجبور کیا تھا کتنے سالوں بعد کسی نے اسے اس الفاظ سے پکارا تھا۔

یہاں سے شروع ہوئی تھی از لان اور ورثہ کی کہانی از لان نے ورثہ کو اپنی ہر غلطی مایوسی خواہش اور کوشش کا بتایا تھا وہ ورثہ ہی تھی جس نے اوپر وقت دے کر از لان کو پڑھایا تھا اور آج از لان نے تین سال بعد اپنے خوابوں کی طرف پہلا قدم اٹھایا تھا از لان نے سب سے پہلے اپنے ایڈ مشن کو ورثہ کو ہی بتایا ہی اپنے والدین سے بھی پہلے جہاں ورثہ کے بہت شاگرد پاکستان میں انٹری ٹیسٹ پاس کر چکے تھے از لان کے ایڈ مشن نے ورثہ کی خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔

نفیسہ بیگم از لان کے گلے لگے خوشی سے رو رہی تھی منیر شاہ کی فکر میں جہاں کمی آئی تھی وہی پر از لان کے جرمنی والی بات پر پریشان بھی تھے از لان نے ان سب کو بننا بتائی ہے ہی اس پر تیاری کی تھی۔ ان ہی کے دن از لان نے ورثہ کی سب سے بات کروانی تھی

Posted On Kitab Nagri

لیپ ٹاپ گود میں لئیے ازلان نے ماں باپ کی طرف بڑھایا تھا۔ ورثہ جو بڑے بڑے ایونٹس پر
پرفوم کرتے ہزاروں لوگوں کے سامنے بولنے سے نروس نہیں ہوتی تھی اب بے حد نروس تھی۔ ورثہ
نے نامشکل کچھ وقت ان سے بات کرتے اور ازلان کی طرف سے ان کو بے فکر کرتے گزارہ تھا۔
حرمت بی ابھی عشاہ کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی جب ورثہ کے کہیں نا نظر آنے پر اس نے کھڑکی
سے بیچے دیکھا

ان کا فلیٹ دوسری منزل پر تھا اور ورثہ اکثر اپنے بلڈنگ کے نیچے گارڈن میں بینچہ پر بیٹھی چاند کو
دیکھتی نظر آتی

حرمت بی نے ورثہ کے سر پر ہاتھ تھا ورثہ نے چونک کر دیکھا کیا ہوا بیٹا تم تو آج بھی خوش تھی نا پھر
یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ بے بے باز اوقات قسمت ہمیں اتنی محبتوں سے نواز کر بھی اتنا تمہا کیوں کر دیتی
ہے قسمت نے مجھے دو دو ماں دی ایک نے مجھے پیدا کیا اور ایک نے دودھ پلایا لیکن مجھے پھر بھی دونوں
نے تمہا ہی چھوڑ دیا آپ کا پتا ہے آج میری بات کس سے ہوئی ہے نفیسہ ممی سے۔

بے بے انہوں نے بھی مجھے چھوڑ دیا میری تو کوئی غلطی نہیں تھی ان کو کبھی میری یاد نہیں
آئی۔ وہ تو کہتی تھی کہ ان کو مجھے سے ازلان اور ازحان سے بھی زیادہ محبت ہے پھر اتنے سال کہاں
تھی وہ آج بھی انہوں نے مجھے نہیں پہچانا بیشک میرے چہرے پر ماسک تھا لیکن ماں تو محسوس کر جاتی
ہے نا“

Posted On Kitab Nagri

آج سالوں بعد ورثہ کا ضبط ٹوٹا تھا

منیر شاہ اور شاہ میر خان جگری دوست تھے دونوں کا گھر آنا جانا تھا منیر شاہ کی خواہش تھی کہ ان کی پہلی اولاد بیٹی ہو لیکن از لان شاہ کی پیدائش ہوئی اور شاہ میر کے گھر ورثہ نے اپنی آنکھیں کھولی ورثہ اور شاہ میر ہم عمر تھے منیر شاہ اور نفیسہ بیگم کو ورثہ سے بیٹیوں جیسی محبت تھی وہی پر سارہ بیگم کی طبیعت خرابے کی وجہ سے ورثہ کو نفیسہ بیگم نے دودھ پلایا تھا یوں منیر شاہ کی خواہش ورثہ کی صورت میں پوری ہوئی از حان شاہ ان کا چھوڑا بھالو تھا ورثہ کو از لان اور از حان نے بہت محبت تھی وہ آئیے دن بے دن کے ساتھ ان کے گھر ہوتی جب کے اگر وہ نا بھی آسکتے تو از لان کا گزارہ نہیں ہوتا تھا ورثہ کے بنا

از لان ورثہ کو چند ماہ بڑے ہونے کی وجہ سے دیدم کہتا۔ جب شاہ میر خان اسلام آباد سے کراچی شفٹ ہو گئیے ورثہ بہت روئی تھی لیکن بچوں کے احساس کی کون پرواہ کرتا ہے شاہ میر خان سیاست میں مصروف ہو کر کراچی کے ہر گئیے اور بچی ہوئی قصر ندیم شاہ اور شاہ میر خان کے اکتلافت نے پوری کر دی اور یوں ورثہ جب 7 سال کی تھی از لان از حان نفیسہ اور منیر شاہ سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گئی

ورثہ بہت ہی ذہین بچی تھی اسے ہر بات ہر چیز یاد رہ جاتی تھی چھوٹی عمر کی باوجود وہ کبھی نفیسہ اور از لان کو نہیں بھولی تھی ورثہ جب بھی تنہا ہوتی اور سارہ بیگم کو اس کے پاس نہیں ہوتی اسے نفیسہ بیگم سے

Posted On Kitab Nagri

زیادہ شکایت ہونے لگتی۔ لیکن زندگی کا کام ہے گزرنا سو گزرتی رہی لیکن ورثہ کے ذمہ سے ان کے عکس نہیں مٹا سکی ورثہ نے ان کا ذکر کرنا چھوڑ دیا تھا ایک احساس تھا کہ انہوں نے ورثہ سے کبھی ملنے کی کوشش نہیں کی جن نے ورثہ کو ان سے اتنا دور کر دیا کہ ان کے دل میں کوئی احساس باقی نہیں تھا لیکن آج اتنے سالوں بعد نفیسہ بیگم کو دیکھ کر ان کا ضبط ٹوٹا تھا از لان کو پڑھاتے ہوئے اس نے از لان سے اس کی فیملی کے لیے نہیں پوچھا تھا لیکن از لان سے بات کرتے اسے ہمیشہ بچپن والا از لان ہی لگتا یہی وجہ تھی کہ ورثہ وہ وہ باقی لوگوں کے مقابلہ زیادہ پیار تھا۔

ہر دن کا سورج نئی امید لے کر آتا ہے ہر دن یہ پیغام دیتا ہے کہ رات جتنی بھی سیاہ کیوں نہ ہو نیا سورج ضرور ابھرتا ہے

از لان کی زندگی کس بھی سورج ابھر آیا تھا بس روشن ہونا باقی تھا از لان شاہ کئی امیدیں حوصلہ اور خوابوں کے جگنو آنکھوں میں سجائیے

سیاہ پینٹ پر سفید شرٹ اور براؤن جیکٹ پہنے براؤن آنکھوں کو سیاہ چشمے کے پہچے چھپائیے ماٹھے پر بھورے بال حدری بکھرے ہوئے شولڈر بیگ کانڈوں پر لٹکائیے وہ ایک خوبصورت شاہکار تھا

airport of munich پر کھڑا تھا

بغیر کسی مقصد کے پڑھنا فضول ہی نہیں مضر بھی ہے۔ جس قدر ہم بغیر کسی مقصد کے پڑھتے ہیں اسی قدر ہم ایک بامعنی مطالعہ سے دور ہوتے جاتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

مولوی عبدالحق

جب ٹیکسی ڈرائیور کو اپنے پاس آتے دیکھا

ڈرائیور نے گلاب ازلان کی طرف بھڑائیے تھے اور اسے اپنے ساتھ آنے کا بولا تھے
پھولوں پر لکھی تحریر کو پڑھتے ازلان کی چہرے پر خوبصورت مسکان آگئی ویلیکم ٹو مونچھ ازلان
تمہارے سامنے نہیں آئی تمہیں خود ڈھونڈنا ہو گا ورثہ کو تمہاری دیدم

ازلان گاڑی میں بیٹھا ورثہ کے باری میں ہی سوچ رہا تھا کیسے وہ اس کی زندگی میں آئی تھی امید بن کر
اور آہ اگر ازلان یہاں تھا تو ورثہ کی وجہ سے جب کہ ورثہ کہتی تھی کہ یہ ازلان کی محنت ہے لیکن
ازلان جانتا تھا ورثہ ناہوتی تو شاید ازلان بہت پہلے موت کی وادیوں میں گم ہو چکا ہوتا۔ ورثہ ہمیشہ ایک
کتاب میں لکھی ہوئی بات کرتی تھی کہ زمین والوں نے تو پہلے ہی چھوڑ دیا ہے حرام موت مروگے
تو آسمان والا بھی چھوڑ دے گا (کتاب میں ایک جگنو) ازلان کسی بھی جگہ پڑھ سکتا تھا لیکن اب وہ ورثہ
سے ملا چاہتا تھا اور جرمنی آنا اس کی ورثہ کے ساتھ پڑھنے کی خواہش تھی آج کا ازلان وہ نیا ازلان تھا
جس کی خواہشات پہلی ذات تک محدود نہیں تھی آج ازلان کی آنکھوں میں وطن اور لوگوں کی محبت
کی آج ازلان اپنی خواہش کو صرف پورا نہیں کرنا چاہتا تھا بلکہ اس کی اپنے وطن اور لوگوں کی خدمت
کے لیے صرف کرنا چاہتا تھا یہ آج اس کی آنکھوں میں ورثہ کی تربیت تھی ورثہ نے اپنے خوابوں کی
ازلان کی آنکھوں میں بھی آباد کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان کے لیے ورثہ نے اپنے سامنے ہی فلیٹ کا بندوبست کر دیا تھا ازلان کی ضرورت کہ ہر چیز موجود تھی کچن میں کھانا تیار ہی ملا تھا ازلان کو جن پر کچھ یوں تحریر لکھی ہوئی تھی

آج مہمان نوازی ہو رہی ہے آج سے اپنا کام خود کرنا پڑے گا اگے ہسنے والا ایمو جی تھا

تحریر پڑھتے ازلان ہنس دیا

اگلی صبح ازلان جلدی جلدی میں جلا ہوا آندا اور بریڈ ہی کھاسکا کہاں وہ حکم کرنے والا بچہ کہاں یہ پر

دیس کی مشقت

آج کا دن بہت ہی حصاص تھا ازلان نظر اٹھا کر دیکھا سامنے اس کے خواب کا راستہ تھا جہاں قدم رکھتے

ہے لوگوں کا سمندہ نظر آ رہا تھا

ازلان کی تھوڑی بہت مشقت کے بعد کلاس مل ہی گیا تھا۔

لیکن وہ نہیں ملی جس کو ازلان کے آنکھیں پچھلے دو دن سے تلاش کر رہی تھی بنا دیکھے وہ اسے کیسے

ڈھونڈے گا ازلان شوچ کر پریشان ہوا

www.kitabnagri.com

جب کے اسے خود کو تلاش کرتے دو آنکھیں خوشی سے نم ہوئی تھیں کتنے سال بعد یوں روبرو اپنے

بھائی کی کو دیکھا کہ ورثہ نے کیسے خود پر ضبط کیا تھا یہ صرف وہی جانتی تھی

دن گزرتے گئے اور آج پورہ ہفتہ ہو گیا تھا لیکن ازلان کو ورثہ ابھی تک نہیں ملی تھی

Posted On Kitab Nagri

ازلان اپنے کلاس لے کر گزر رہا تھا جب لوگوں کاجوم دیکھ کر روک گیا اور ان کے نظروں کے تاکب میں دیکھا جہاں لڑکی نے لڑکا کو ٹانگ گھما کر کیک کیا تھا لڑکا کراہ کر رہ گیا جب کہ لوگوں نے تالیا بجائی تھی

یہ ڈوان لیڈی ہیں ہر کسی کی مدد کرتی ہے لیکن اگر کوئی ی پنگالے تو اس خیر نہیں ہوتی پاس کھڑے لڑکے نے ناجانے کیوں ازلان کے علم میں اضافہ کیا تھا جب جب کے ازلان کے دل نے صدا بلند کی تھی یہی اس کی دیدم ہے

بلوکھولی جینس پر سیاہ شرٹ کر ساتھ جینس کی ہی جیکٹ پڑنے بالوں کی لمبی فرنیچ چوٹی بنائی ہے وہ ورثہ شاہ میر خان ہی تھی جس کی نظر سامنے کھڑے ازلان کی طرف اٹھی تھی ازلان نے ورثہ کی طرف قدم بڑھائی ہے۔ دو قدم پر ورثہ کے سامنے روک گیا ورثہ نے اسے خاموش نظروں سے دیکھا تھا کہ آیا وہ اسے پہچان گیا ہے یا بس یوں ہی اس کے سامنے آگیا ہے دیدم !

ازلان کے ہونٹوں نے حرکت کرتے نم آنکھوں سے اسے پکارا تھا جبکہ ورثہ دیدم سن کر نم آنکھوں سے قہقہہ لگا کے ہسی تھی

آخر تم نے ڈھونڈ ہی لیا نا ازلان ورثہ ہمنسے ہوئی ہے ازلان سے ملی تھی !
میر نے آپ کو کتنا ڈھونڈا ہے کتنی بری ہے آپ پھر بھی سامنے نہیں آئی

Posted On Kitab Nagri

ورہنے اس کے شکوہ کرنے پر ہمسنتے ہوتے اس کا بازو تھام تھا اور بھر کی طرف قدم بھڑائیے تھا
میں نے تم سے کہا تھا نا تمہیں اگر مجھے سے ملا ہے تو خود ڈھونڈنا پڑے گا

چلا اب چلاتے، میس بے بے سے ملواتی ہوں تمہیں

بے بے کے نام پر از لان کے قدم روکے تھے

اب وہ یونوسٹی سے باہر اپنی بلڈین کے نیچلے تھے

دیدم! از لان نا اسے پوکارہ تھا

آپ میری دیدم ہے ناجو سالوں پہلے دنیا کی بھیڑ میں مجھ سے کھوگئی تھی
از لان کے الفاظ پر ورثہ کے قدم بھی روکے تھے ورثہ خاموش تھی بلکل خاموش
بولے ن دیدم آپ میری دیدم ہے ناجو از لان کے لیے کسے سے بھی لڑ سکتی تھی
ورثہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا

میں نے تو تمہیں ڈھونڈنے کا کہا تھا تم نے تو سچ میں ڈھونڈ لیا ورثہ کہتے ہوئیے ہنسے ہنسے نم آنکھوں

سے بولی تھی اور از لان نے اسے اپنے گلے سے لاکر بھائی ی ہونے ہونے کا مان دیا تھا

اب میں آپ کو کبھی کھونے نہیں دوں گا

از لان ورثہ کے ساتھ اس کے فلیٹ پر آیا تھا بے بے تو بہت خوش تھی کہاں وہ معصوم سا چھوٹا شہزادہ

کہاں یہ شاندار مراد

Posted On Kitab Nagri

رات کا کھانے کھاتے از لان اور ورثہ نے ساری رات لانچ کے سونے پر باتیں کرتے گزاری تھی
کتنے سال تھے درمیان میں

ورثہ نے اس سے اپنے چھوٹے بھلو کا پوچھا

جب پر از لان نے ہنستے بتایا تھا کہ وہ اب بی ویسا ہی ہے ہر وقت شرارت کرتا ہوا جب کے ورثہ نے
از لان سے اب ام ہانی کا پوچھا تھا جب پر از لان خاموش ہوا تھا۔ پتا نہیں وہ کہا ہے اب تو کافی وقت گزر
گیا دیدم

ورثہ نے اسے کچھ نہیں کہا تھا

ام ہانی از لان کے کالج میں اس کی جو نیر تھی از لان اور ام ہانی اچھے دوست تھے لیکن از لان جب نشے
کی طرف آیا تو سب بھول گیا ام ہانی کو بھی بہت تکلیف دی تھی از لان نے اور اب ۳ سال
ہو گئی تھیں ان کا ربیعہ نہیں ہوا تھا لیکن ورثہ جانتی تھی از لان اسے پسند کرتا ہے اور اپنے کیے پر
شرمندہ تھا

www.kitabnagri.com

وقت گزرتے پتا ہی نہیں چلا کیسے 2 سال مزید گزر گئی، اس ورثہ کی ڈگری مکمل ہوئی تھی
جب کی از لان دوسرے سال میں ورثہ نے وہی پر ہاؤس جاب شروع کر چکی تھی ان دو سالوں میں
از حان ورثہ سے از لان سے بھی زیادہ قریب آچکا تھا نفیسہ بیگم نے ہمیشہ از لان اور از حان کو ورثہ کو
بارے میں یاد کروایا تھا جو کہ از لان کو ورثہ یاد تھی جب کی از حان نابلس اس کی باتیں ہی سنی تھی کچھ

Posted On Kitab Nagri

ان دیکھے انسانوں سے بھی محبت ہو جاتی ہے ازحان کی محبت بھی ورثہ کے لیے ایسے ہی تھی اپنی بہن کی ملنے پر جب ازلان نے ازحان کو بتایا تو وہ اپنی IT کی ڈگری چھوڑ کے ورثہ کے سرپر بیٹھ گیا اور اب ازحان صاحب ڈاکٹر بن رہے تھے جسے ورثہ مار مار کر پڑھاتی تھی۔

ازحان میں کہہ رہی ہوں جس دن تم نے جو ب شروع کی میں نے ساری شہر میں پوسٹر لگوا دیئے ہیں کہ یہ جالی ڈاکٹر ہے اس کے پاس کوئی ی نا آئی۔

ازلان جسے ہی بھورے سال سفید رنگ نیلی آنکھیں اور ان میں ناچتی ہر وقت شرارت، اب بھی ورثہ کی بات پر ناک سے مکھی اڑائی تھی،

ازحان ہو اسی پوزیشن میں ٹی وی کے سامنے سونے پر لیٹے دیکھ ورثہ کا آنکھوں میں حیرت اور غصہ ہم وقت اتر آیا تھا جب اس نے ازحان کے بھورے بالوں کی پروہ کئی بے بنا اس کے بال زور زور سے کھنچے تھے ہائی بے بے بچائیں مجھے یہ چڑیل مجھے گنجا کر دیے گی دیمدم یار چھوڑے نا ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی میرے بچوں کو کیا منہ دیکھائیے گی آپ

ازحان کی دوہائیاں عروج پر تھی جب کی بے بے اور ازلان تو یوں سکون سے بیٹھے تھے جیسے ان کے پاس کان ہی نا ہو، بے بے کر آخر ازحان پر ترس آ ہی گیا

ورثہ چھوڑ دو بیٹا پڑھ لے گا

Posted On Kitab Nagri

بے بے آپ اس کے ڈرامے نہیں جانتی اور ایکٹنگ کی دکان یہ از لان تھا جس نے اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھ کر آپ کو بس ہی کرے بھائی آپ کو تو موقعہ چاہیے دیدم کے سامنے نمبر بنوانے کے

ازخا سسسنسنسن ورثہ سر پکڑ کر بھیٹی اسے دیکھ رہی تھی ازخان میں بتا رہی ہوں اگر جو تم کسی ایک بھی پیپر میں فیل ہوئیے میں تمہاری واپسی کی ٹکٹ اسی دن کروادوں گی۔ میں اپنے یونورسٹی کی ٹوپر جہاں ت نے ایک ایک کو پکڑ کا بتایا ہوا کہ تم میرے بھائی ی ہونا ک کٹواں گی میری

نہیں دیدم ایسا نہیں ہو گا از خان اس کے گھوریوں کی پرواہ کئی بنافوسے پر اسے کے ساتھ بیٹھا
ایک بازو رشتہ کے کانڈے پر رکھتے بولا میں بھلا آپ کی ناک کیسے کٹواں گا بھلا پھر آپ میرے جیجو کو
ایسے ناک پھولا کر کیسے ڈرائیے گی

ازحان کہتے ہوئے بھاگا تھا جب کی ورثہ کو جب اس کی بات سمجھ آئی تو اس کے پیچھے پیچھے بھاگی
رکومت زرہ لڑتے لڑتے ازحان نے ازلان کو بھی گھسیٹا تھا اور آخر میں ان کے قہقہہ سارے فلیٹ میں
گوںج رہے تھے۔

ورثہ از حان اور از لان کے ساتھ ساتھ حورین سے بھی ملی تھی از حان ہی حورین کو ورثہ کے ساتھ گھسیٹا تھا اور وہ بیچارہ روز ورثہ کو از حان کی شکایت لگاتی سو سو کرتی۔

Posted On Kitab Nagri

ورثہ نے ان تین سالوں میں از لان اور از حان سے قریب رہی تھی اتنا ہی نفیسہ اور منیر شاہ سے دور بلکہ وہ آج تک نہیں جانتے تھے کہ یہ لڑکی ہی ان کی بیٹی تھی ورثہ کی ایک دوبارہ ہی سراسرہ ہی بات ہوئی تھے جس میں بھی ورثہ کے چہرے پر ماسک ہوتا

یہ ورثہ کا میضلہ تھا از لان اور از حان جس کو مانے کے پابند تھے وہ ان سے نہیں ملا چاہتی تھی جنہوں نے ورثہ کو تب تنہا کیا جب اسے ضرورت تھی آج جب ورثہ خوش تھی تو سب کی محبت کیوں زندہ ہوگئی تھی

کوئی لیکر آئی گے گافرت ایک دن ہم بھی کہہ دیں گے ضرورت نہیں رہی

ورثہ بس ہاؤس جاب ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی اب اسے اپنے وطن واپس جانا تھا وہ جو یہ سوچ کر آئی تھی کہ اب کبھی واپس نہیں جائی گے مٹی کی محبت نے بے چین کر دیا تھا اسے کہ جانے کی خاص وجہ وہ کام بھی تھا جس کی بنیاد ورثہ نے یہاں بیٹھ کر رکھی تھی ایسے بہت سے کام تھے وہ وہ یہاں نے نہیں کر سکتی تھی اسے لیے اب اسے واپس جانا تھا وہ سب کرنے جس کے خواب ورثہ نے راتوں کو جاگ کر جاگتی آنکھوں سے دیکھے تھے۔

از لان ورثہ کی ٹیم میں شامل ہو چکا تھا بلکہ یہ کہنا ٹھیک رہے گا کہ کسی حد تک اپنے جیسا ایک اور انسان ورثہ نے تیار کر دیا تھا

Posted On Kitab Nagri

neurosurgery

ہونا ورثہ کا مقصد تھ لیکن ان کے مزید 5 سے 7 سال ورثہ یہاں نہیں رہنا چاہتی تھی
جنح انٹرنیشنل ایئرپورٹ کراچی

جہاں کسی کے چہرے پر انتظار اور خوشی تھی کسی کے چہرے پر اپنوں سے دور ہونے کا دکھ ان ڈیروں
لوگوں میں دو انتظار کرتی آنکھیں بھی تھی جو گھٹنے سے داخلی دروازے پر نظرین ہٹائی ہوئی
تھی جیسے وہ ایک پل کو نظر گھمائی گی تو کھو جائیے جائے گا جب آف وائیٹ ویسٹرن پینٹ
جیکٹ میں سیاہ لمبے بالوں کو ہمیشہ کی طرح فرینشہ میں قید کئیے از خان کی باتوں پر ہمنستے بلاشبہ وہ
ورثہ شاہ میر ہی تھی۔

ورثہ ان کو یوں خود کو حسرت سے دیکھتے اپنے قدم روک چکی تھی
السلام علیکم انٹی ورثہ کی آواز نے انہیں متوجہ کیا تھا نفیسہ نے آگے بھڑک کر اسے اپنے سینے سے لگاتے رو
پڑھی تھی ورثہ کے قدم ہی کیا دل بھی ساکن ہوا تھا میری بیٹی کتنا یاد کیا میں نے تمہیں کتنے سال گزر
گئیے شاہ جی دیکھے تو ہماری بیٹی کتنی بڑی ہو گئی ہے نفیسہ بیگم تو ورثہ کو دیکھتے از لان اور
از خان کو بھول ہی چکی تھی جو باپ سے مل رہیں تھے

مجھے معاف کر دوں میری جان

منیر شاہ نے ورثہ کو اپنے سینے سے لگا کر کہا تھا

Posted On Kitab Nagri

پیلرز زبابا ایسا مت کہہ جو گزر گیا بس گزر گیا مجھے کوئی شکایت نہیں آپ دونوں سے۔
یہ کیسی لڑکی تھی کہاں وہ ان سے ناملنے والی ورثہ جس کے کہنے پر از لان اور از حان نا آج تک اپنے ماں
باپ کو نہیں بتایا تھا آج یوں بنا کوئی شکوہ کئیے ان کو معاف کر چکی تھی کوئی دھ کوئی
ناراضگی کچھ نہیں۔

ورثہ ان سے ملتے رحمت بے بے کے ساتھ گھر پہنچی تھی سارہ راستہ اس کا چہرہ آج کتنے دنوں بعد پھر
یوں خاموش ہوا تھا جیسے بولنے کو الفاظ ہی ناہو

ورثہ شاہ میر خان اور سارہ سے ملی آج وہ اس کا انتظار کر رہیں تھے ورثہ جو تھوڑی دیر پہلے نفیسہ شاہ
سے ملتے خاموش ہوئی شاہ میر اور سارہ کو اپنا انتظار کرتے دیکھ پورے جان سے خوش ہوئی شاہ
میر خان کے سینے سے لگ کے ورثہ کے روح تک میں سکون اتر تھا،

ورثہ سارہ بیگم کے گود میں سر رہ کر آنکھیں بند کر کے لیٹی ہوئی ورثہ آج عرصہ بعد سارہ بیگم کے
پاس موجود تھی ورثہ! جی ماما
www.kitabnagri.com

کیا ہوا ہے سب ٹھیک رہا؟ ناسفر میں

ماما آپ کو پتا ہے آج ایئر پورٹ پر کون آیا تھا؟

ورثہ کہتے ہوئی اٹھ کر بیٹھ گئی سارہ پوری طرع سے اس کی طرف متوجہ تھی

نفیسہ شاہ !

Posted On Kitab Nagri

ان کا نام سن کر سارہ بھی اتنا ہی حیران ہوئی تھی جتنا ورثہ مل کر ماما میں جانتی تھی کہ از لان اور از حان ان کے بیٹے ہیں

لیکن میں ان سے نہیں ملی کبھی مجھے یہ تو نہیں پتا کہ ان کو کس نے بتایا لیکن یہ کام ضرور ان بھالو شیطان کا ہو گا

ورثہ میری جان وہ جیسی بھی ملی ہو لیکن اتنا تو میں جانتی ہوں وہ تم سے بہت محبت کرتی ہے ان سے ناراض مت ہو۔ بس باز دفعہ ہم زندگی کے ہاتھوں مجبور ہو جاتے میری جان میں ناراض نہیں ہوں ماما

لیکن اتنے سال بعد ان سے مل کر میرے دل میں کوئی ای احساس نہیں جاگا یہاں بس خاموشی ہے ورثہ اپنے دل کی طرف اشارہ کر کے کہا

وقت بھی تو کافی گزر گیا ہے نا آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائیے گا
از لان اور از حان ورثہ کے گھر اکثر آ جاتے تھے لیکن ورثہ کے دوست کے طور پر ورثہ نے انھوں نے نہیں بتایا تھا کہ وہ دونوں منیر شاہ کے بیٹے ہیں

ورثہ کے لیے یہی بہت تھا کہ شاہ میر شاہ اور سارہ بیگم کو ورثہ کا ان سے ملنا یا ان کے گھر جانے پر کوئی اعتراض نہیں تھا

Posted On Kitab Nagri

شاہ ولہ میں رات کے کھانے کے بعد سب اپنے اپنے کمرے میں بند تھے غازیان سیاہ ٹوازر شرٹ میں مبلس بیڈ پر لیٹا موبال پر کسی کی تصویر کھولے اس میں گم تھا کہاں ملوگی اب تو 5 سال گزر گئی ہیں اب تو کہیں مل جاؤ۔ غازیان تصویر میں موجود اس لڑکی سے مخاطب تھا جس کا نام تک نہیں جانتا تھا گھر میں آج جب پھر اس کی شادی کا ذکر چلا تھا جیسے ہمیشہ کی طرح میں ابھی تیار نہیں ہوں کہہ کر بات ختم کی تھی یہ وہی لڑکی تھی جسے غازیان نے پانچ سال پہلے دیکھا تھا غازیان نہیں جانتا کہ وہ کون تھی کہاں سے آئی تھی لیکن غازیان کی آنکھیں نے ہر راہ ہر راستہ پر اسے ڈھونڈا تھا اس کی آنکھوں میں آج بھی تلاش تھی جو اس کے دل میں بنادستک بڑے شان سے حکومت کر رہی تھی نا جانے اسے ملانا بھی تھا یا غازیان کی تلاش نے رائی گاہ جانا تھا

سینے پر موبائل رکھے غازیان نے آنکھیں بند کی تھی آنکھیں بند کرتے بھی اسی کا عکس ابھرا تھا لیکن غازیان اب اس سے چڑتا نہیں تھا اس کے خیال کے ساتھ ہی نیند کی وادی میں اترنا اس کی عادت بن گئی تھی، بچوں سے کھلتی شرارت کرتی کھلتی وہ غازیان کے چہرے پر مسکنالے آئی تھی

اسلام علیکم!

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مجھے مُجت ہے ...
اُسکی خاکِ زیرِ پاسے،
اُس ہو اسے جو اُسکے
سر کے گرد حلقہ باندھے،
اور ہر اُس شے سے جسے
وہ چھوتی ہے، اور وہ حرف
جو اُسکی زبان سے ادا ہوتے ہیں۔
میں اُسکے ہر روپ،
ہر فعل اور سر تا پا مجسم
اُسکی ذات سے مُجت کرتا ہوں۔!!!.....



مُجت ایک ان دیکھا جذبہ ہے نظر بھی نہیں آتا اور دل میں بڑی خاموشی سے داخل ہو جاتا ہے یہ کسی کی پہچان موجودگی چہرے یا زبان کی محتاج نہیں ہوتی باز کسی ان دیکھے انسان سے بھی ہو جاتی تو کبھی کسی کی ایک جھلک دیوانہ بنادیتی غازیان کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا ایک جھلک نے اسے اس کا اسیر بنا دیا تھا

Posted On Kitab Nagri

غازیان نے اُس سے زیادہ حسین لڑکیاں دیکھی تھی لیکن کوئی کشش تھی اس میں جس نے غازیان کے پاؤں میں نہیں بلکہ اس کے دل میں بیڑیان ڈالی تھی۔

فجر کی اذان کی مدھم آواز ساتھ کھڑی کے پڑدے حوا کی وجہ ہل رہے تھے ورثہ کی آنکھیں آذانوں کے آواز پر ہی کھولی تھی نماز تو ورثہ نماز کی پابندی وراثت میں ملی تھی، نماز کے بعد قرآن پاک لیکر لان میں ہی آگئی تھی جب شاہ میر خان سیاہ شلوار کمبیز پر کریم کلر شال اوڑھے ورثہ کے پاس آ کر روک گئی شاہ میر ورثہ کی خوبصورت آواز میں قیرات سن رہے تھے اسے دیکھتے محبت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا اور وہاں سے نکلتے چلے گئے ورثہ نے دور تک اس کو جاتے دیکھا تھا۔

ورثہ کمرے میں داخل ہوئی تو فون ازحان کا نام روشن تھا اف ازحان تمہیں سکون نہیں ہے صبح صبح ہی تمہیں شیطانی دماغ کیون جاگ گیا؟ دیدم! شاہ فیصل پر آج ایک الیکشن کمپین ہے! ورثہ کا دماغ الرٹ ہوا تھی

وقت! ورثہ نے ایک لفظی جواب میں پوچھ آج دوپہر ایک بجے میں آپ کو پک کر لوگا

بہترین ورثہ نے جواب دیتے از لان کو پیغام چھوڑا تھا کہ ابجے ازحان کے ساتھ اس کو پک کر لے۔

Posted On Kitab Nagri

ورثہ کپڑے لیتی واش روم میں بند ہوئی تھی

جینس ٹو پیس دیس کے نیچھے سفید شرٹ پہنے پیروں میں سفید جوگر پہنے ہاتھوں میں ہیر برش اٹھائی نیچے آئی تھی۔ بے بے بے بے ورثہ رحمت بے کو آواز دیتی انھے ڈھونڈ رہی تھی !

کیا ہو گیا ورثہ سارہ بیگم ورثہ کی آواز پر ان کی طرف دیکھے بولی تھی

ماما بے پتا نہیں کہا ہے میرے بال بند کرنے ہیں

اتنے پیارے تو ہیں بیٹا کھولے رہنے دو سارہ بیگم نے اس کے بالوں کو چھ کر کہا

نہیں ماما مجھے بہت الجھن ہوتی ہے میں تو کب کا کٹوا دیتی بس بے بے کٹوانے نہیں دیتی

اڈھر آؤ میں تمہارے بال بنا دیتی ہوں ان کی بات پر ورثہ نے کچھ حیران نظروں سے ان کو دیکھتے برش ہمہمایا تھا،

ایسے نہیں ماما پونی میں میرے بال نیچے سے کھولے ہی رہتے ہیں سارہ نے بہت کوشش کی لیکن یہ

صرف ورثہ کے بال ہی نہیں ان کے درمیان سالوں کا فاصلہ بھی تھا وہ کم سے کم ایک دن میں تو نہیں

سمیٹ سکتا تھا۔ جب ورثہ کو حرمت بی نظر آئی تھی بے بے پیلز آپ میرے بال بند دیں مجھے دیر

ہو رہی ہے ازحان کب سے میرے انتظار کر رہا ہے

ورثہ سارہ بیگم سے دورے فاصلہ پر ہو کر رحمت بے کے پاؤں میں نیچھے بیٹھی تھی

رحمت بی نے منٹوں میں اس کی دو فرینش چوٹیاں بنا دی تھی

Posted On Kitab Nagri

بہت شکریہ بے بے

اوکے ماما میں چلتی ہوں! ورثہ سارہ بیگم اور رحمت بی سے ملتے باہر کی طرف بھڑی تھی
سارہ بیگم کو آج ورثہ اور اپنے درمیان فاصلوں کا احساس بہت شدت سے ہوا تھا۔
ورثہ از لان اور از لان شاہ راہ فیصل پر کھڑے اس خطاب کا انتظار کر رہے تھے جس میں سننے کو ان
میں زرہ دلچسپی نہیں تھی

کیا یادیدم آپ نے مجھے صبح صبح یہ خطاب سننے کے لیے اٹھایا دیا
ازحان اور ورثہ نے ایک دوسرے کو دیکھتے سر پر ہاتھ مارا تھا
یار کوئی ی اسے بس بھی کروا کب سے دماغ کی دھبی بنا دی ہے
ابھی وہ اپس میں باتیں ہی کر رہے تھے جب مائی ک سے ایک نئی ی آواز ورثہ کو اپنی طرف متوجہ کیا
تھا دس سے پردہ منٹ کے خطاب نے ورثہ کو سکڑہ کیا تھا یہ کون تھا جس نے عاسیاست دان سے الگ
ہو کر خطاب کیا تھا ایک سہر تھا اس کے آواز میں جس نے ورثہ کے اوپر سور پھنکا تھا۔
دیدم چلے ناکھانا کھا گیا ہے ہاں ہاں چلو ورثہ نے چہرہ موڑ کر خطاب کرنے والے کو دیکھا چاہا لیکن لوگوں
کے ہجوم میں یہ ممکن نہ تھا

Posted On Kitab Nagri

ورثہ اور ازحان ہمیشہ کی طرح اپنا فرض سمجھتے ہوئے بوٹیوں پر لڑ رہے تھے اور ازلان بیچارہ اتنے سال بعد بھی حیران ہوئے بنانا رہ سکا کہ ان دونوں نے امیر باپ کی اولاد ہونے کے باوجود صرف جلسے کی بریانی کھانے کے لیے اسے نیند سے اٹھایا تھا جس کا اظہار اس نے ورثہ سے بھی کیا

ازلان میری جان مفت کے کھانے کا مزہ ہی اور ہے اور تب یہ مزہ مزید بھڑ جاتا جب کھانا ان سیاست دانوں کی طرف سے ہو ورثہ کا جواب سن کے ازلان اور ازحان نے قہقہے لگائے تھے

ابھی وہ باتوں میں مصروف تھے جب ورثہ کی نظر کوک پر پڑی تم دونوں یہی رکو میں کوک لے کے آتی

ازلان تو خاموش ہی رہا جب کہ ازحان نے بہت ہی جوش سے ہاں میں سر ہلایا تھا

تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟

سفید کلف لگے شلوار کمیض پر سیاہ شال لے آنکھوں پر سیاہ شیڈ لگائیے بلاشبہ وہ غازیان ہی تھا

غازیان کے آواز پر ازحان کے گلے میں ہڈی پھنسی تھی

ازحان نے کھانستے ہوئے غازیان کی طرف دیکھا جس نے ورثہ سے باتیں کرتے مائی ک سے آتی

غازیان کی آواز کی طرف دھیان ہی نہیں دیا تھا

وہ لا لا وہ ہم، یہاں سے گزر رہے تھے تو سوچا آپ کا خطاب ہی سن لے

یہ ازحان ہی تھا جس نے سفائی سے جھوٹ بولا تھا

خطاب سننے یا بریانی کھانے؟ غازیان نے

Posted On Kitab Nagri

آئیے بروز اٹھا کر پوچھا تھا
اچھا چلو چھوڑ اس بریانی کو آؤ تم دونوں کو اچھا سا کھانا کھلاتا ہوں میں،
نہیں لا اس کی کوئی ضرورت نہیں ہم بس جا ہی رہے تھے ایک دوست کا انتظار کر رہیں آپ فکرنا
کریں

از لان نے سمجھ داری نے اسے ملا تھا کیونکہ ورثہ بس آنے ہی والی تھی
چلو ٹھیک ہے لیکن خیال رکھنا موحول خراب چل رہا غازیان نے ازحان کے سر پر چٹ رسید کرتے کہا
تھا

اور وہ اسے نکلتا چلا گیا
ازحان نے اس کے جاتے ہی منہ بنایا تھا
ازحان ہمیشہ سے غازیان سے چڑتا تھا لیکن اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ دونوں ایک
دوسرے سے بے حد محبت کرتے تھے ازحان غازیان کے لیے بچوں ہی کی طرح تھا
کیا ہوا یہ تمہارہ منہ کیوں بنا ہوا ہے

کچھ نہیں دیدم چلے ہم گھر چلتے ہیں از لان ورثہ کو لیتے اپنے گھر آیا تھا جہاں نفیسہ پہلے سے ان کا انتظار کر
رہی تھی

آج تو میری بیٹی بھی آئی ہے ورثہ نفیسہ کے گلے لگی تھی

Posted On Kitab Nagri

تم لوگوں نے کھانا کھایا یا میں لگوادوں
نہیں می ہم نے کھالیا ہے ورثہ نے انکار کیا
ورثہ آہستہ آہستہ ان سے اب ملنے لگی تھی یہ نفیسہ بیگم کے محبت کا ہی نتیجہ تھا وہ جب بھی جاتی ہمیشہ
ورثہ کے لیے کچھ ناکچھ لے کر آتی اس کے پسند کا کھانا بناتی اسے اپنے ہاتھوں سے کھلا بھی دیتی تھی ورثہ
ان کی محبت کے آگے خاموش ہو گئی تھی
چھوٹیاں پر لگا کے گزر رہی تھی ایک ماہ کیسے گزرہ پتا ہی نہیں چلا بس ایک ماہ رہتا تھا جیسے ورثہ مزے
سے گزارنا چاہتی تھی

گہری رات کے ۱۱ بجہ رہی تھی ورثہ کمرے کی لائٹ بند کئی لپ ٹوپ گود میں رکھے ہوئی تھی
جب موبائل پر ازحان کا نام روشن ہوا تھا ورثہ نے اسے نظر انداز کرتے ہوئی موبائل بند کیا
تھا کچھ ہی وقت گزرہ جب کوئی ورثہ کے کمرے کی کھڑکی بجارہا تھا ورثہ نے چونک کر دیکھا کھڑکی
کون بجا سکتا ہے ورثہ نے حیران ہوتے سوچا؟ پردے ہٹا کر دیکھا جہاں ازحان کان پکڑ کر کھڑہ تھا ورثہ
نے اس کی حرکت پر سر پر ہاتھ مارہ تھا بند دروازے کیا دیکھنے کے لیے بنائی ہیں ہم نے یہاں سے
کیوں اوپر آئی ہو

Posted On Kitab Nagri

گر جاتے تو ساری زندگی کوئی ی لڑکی بھی نہ دیتا تمہیں ورثہ نے کھڑکی کھول کر اسے اندر آنے کا راستہ دیا تھا دیدم آپ ناراض تھی اور میری کال بھی نہیں اٹھا رہی تھی تو اس کا مطلب ہے تم کھڑکی سے آؤ تمہارہ کچھ نہیں ہو سکتا ازحان ورثہ کی بات پر ازحان نے فخر سے کالر کھڑے کئیے تھے

اچھا چھوڑیں چلے آج میں آپ کو آئس کریم کھلاتا ہوں

ورثہ کا منہ اور آنکھیں ایک ساتھ حیرت سے کھلی تھی

تم نہیں تم نے کیا کہا کہ تم مجھے آئس کریم کلاؤں گے وہ بھی اپنے پیسوں سے؟؟

کیا یاد دیدم اتنی بھی کوئی حیرانی کی بات نہیں ازحان نے منہ بنایا تھا

ورثہ نے ہاں میں سر ہلا کر اپنا سویٹر اٹھایا تھا

ورثہ اور ازحان پیدل ہی نکل آئیے تھے

آئی س کریم پالر قریب ہی تھا جرمی میں پیدل چل کر اس تینوں نے اتنا سفر کیا تھا کہ اب کہیں بھی

پیدل نکل پڑتے تھے

www.kitabnagri.com

دیدم آپ یہاں بیٹھ کر میرا انتظار کرئیے میں آتا ہوں بس پاچھ منٹ

ورثہ نے بیزار ہو کر اس ڈرامے کو دیکھا

ازحان اسے سامنے ہی کچھ لوگوں سے باتیں کرتے نظر آیا

پانچ دس منٹ مختلف لوگوں سے بات کرتے ازحان واپس آیا تھا دیدم؟

Posted On Kitab Nagri

تم جانتے ہو ان کو؟ کیا باتیں کر رہے تھے ان لوگوں سے؟

آئیے نا پہلے آئی س کریم کھاتے ہیں پھر بتاتا ہوں

ازحان نے ورثہ کو ائی س کریم کھلائی تھی جب کہ ورثہ تو اتنی حیران تھی کہ کال کر کے ازحان ک بھی بتا دیا کہ ازحان نے ائی س کریم آرڈر کی ہے کسی بھی وقت اسے پیسے لے کر آنا پڑ سکتا کیونکہ بل نا دینے کی صورت کوئی کام نہیں کروں گی

ازحان نے بل ادا کیا جب کہ ورثہ کے ہاتھ میں ابھی بھی کون تھی تم نے بتایا نہیں تم کیا باتیں کر رہیں تھے لوگوں سے

ورثہ نے ساتھ چلتے ازحان نے پوچھا تھا

وہ دیدم آپ مجھے سے ناراض تھی اور آپ کو تو پتا ہے ناجب تک آپ راضی نا ہو مجھے سکون نہیں آتا

ڈرامے بند کرو بات پر آؤ

ورثہ نے چڑ کر کہا تھا

دیدم میں نے اس سے کہا کہ جو سامنے میری بہن بیٹھی ہے وہ گونگی ہے اور اس کے سسرال والے

جہیز مانگ رہے میری مدد کرئیے تو انھوں نے مجھے ہزار ہزار دے دیا

ورثہ نے صدمے سے اسے دیکھا تھا مطلب تم نے مجھے ان پیسوں سے آئی س کریم کھلائے

ازحان نے مصعومیت کی انتہا کر کے ہاں میں سر ہلایا

Posted On Kitab Nagri

اب منظر کچھ یوں تھا کہ ورثہ کے ہاتھ میں پکڑی کون اس کے بالوں میں مل دی ازحان نے ورثہ سے بچنے کے لیے بھاگنا شروع کیا تھا ورثہ اسے کے پیچھے ہی بھاگ رہی تھی

اگلے دن ورثہ ازلان اور ازحان ایک بار پھر آوار گردیاں کرنے کو تیار تھے ورثہ کی ضد تھی کہ اس نے بایک پر ہی جانا ہے اس امیر زادوں کو پاس گاڑیاں تو تھی لیکن بائی ک نہیں ازلان پر تو جیسے ورثہ کے لاڈ اٹھانا فرص تھا ورثہ کی خواہش پورا کرتے وہ بچھڑا کسی طرح گاڈ کو راضی کر کے اس سے بائی ک لے کر آیا تھا ورثہ نے ازحان سے بدلا لیتے پوٹ گرینڈ کی ہر ہر چیز کو کھا کر دیکھا تھا اور بل ازحان سے نکلوا یا تھا ازلان اور ورثہ تو ہاٹھ اوپر کر چکے تھے اب ازحان بچھڑے کے پاس دو ہی راستے تھے یا تو برتن ڈھوتا یا بل دیتا مرنے کی جگہ برابر امنہ بناتا بل ادا کرتا ورثہ کو اتنا پیارہ لگا کہ گھر جانے سے پہلے اس کے گلے لگا کر اسے بہت محبت سے شکریہ بلا تھا جب کہ ازحان نے پورے دل سے اسے اپنے سینے سے گلا کر اس کے بالوں پر ہونٹ رکھے تھے آپ کے لیے تو ازحان کی جان بھی قربان

You're a proud Behna.. & You always be

ورثہ نے مسکراہ کے ان دونوں کو دیکھا تھا

بھائی ی چھوٹے ہوں یا بڑے ہر صورت محافز ہی ہوا کرتے ہیں ازلان اور ازحان بھی ورثہ کے لیے اس کے طاقت بن کر آئیے تھے اس کی زندگی میں یوں کی ان تینوں کا دل ایک ساتھ ڈھڑکتا تھا

Posted On Kitab Nagri

ورثہ نفیسہ بیگم نے ملانے گئی تھی جس کی وجہ از لان تھا وہ نفیسہ بیگم سے ام ہانم کی بات کرنا چاہتی تھی نفیسہ بیگم راضی ہو گئی تھی
ورثہ ابھی اپنے گھر سے کچھ دوری پر ہی تھی جب کچھ لوگ چہرہ چھپائیے ورثہ کا راستہ رکوکے کھڑے تھے

کون ہو تم؟

ہم جو بھی ہے تمہیں ہمارے ساتھ چلانا ہو گا بنا وقت ضیا انہوں نے ورثہ کو بیہوش کیا تھا۔
غازیان کا گھر جانے کا بلکل دل نہیں چاہ رہا تھا سارے دن کا تھا کاسیدہ فام ہاؤس ہی آیا تھا الیکشن میں بیس دن باقی تھے غازیان ندیم شاہ کی سیاست سے شدید مایوس تھا وہ اپنے وطن کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا نا کہ اپنا پیٹ بھرنا جب کہ ندیم شاہ کا کہنا تھا کہ یہی سیاست ہے
غازیان سیدہ اوپر آیا تھا کچھ قدم چلنے پر اسے کسی کے چلانے کی آوازیں آئی تھیں کسی کی آواز ہے یہ غازیان آواز کے تاکب میں کمرے سے باہر تھا جہاں سے کسی لڑکی کی آوازیں آرہی تھیں
دروازہ کھولنے پر کمرے میں قید وجود فاصلہ پر ہوا تھا غازیان نے نظر اٹھا کر دیکھا اسے لگا جیسے وہ سانس نہیں لے پائیے گا

پانچ سال جس کے ملنے کی دعائیوں نے کی تھی وہ یوں ملے گی غازیان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا جب ورثہ نے آگے بھڑک کر اس کا کالر پڑا تھا

Posted On Kitab Nagri

غازیان ندیم شاہ کیوں قید کیا ہے مجھے یہاں؟

اس کی آواز پر غازیان نے حیرت زدہ نظروں سے اسے دیکھا تھا وہ سے پہچانتی تھی لیکن کیسے؟
کیا نام ہے تمہارا؟ غازیان نے نرم لہجے میں پوچھا ورثہ یوں ہنسی تھی جیسی اس نے کوئی مذاق کی ہو
واہ کیا بات ہے مسٹر غازیان شاہ کی آپ کے والد محترم نے مجھے اگواہ کروایا ہے اور آپ یہ کہنا چاہتے
کہ آپ کو تو میرا نام تک نہیں پتا!

ورثہ شاہ میر خان ہوں میں سنا تم نے ورثہ شاہ میر خان
ورثہ نے چلا کر کہا تھا غازیان نے نرمی سے تھے اس کے ہاتھوں سے کالر چھٹوا کر باہر کی طرف قدم بڑھائی
تھے غازیان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہوئی تھی آنکھوں کے سامنے سب منظر ایک ایک کر
کے چلنے لگے تھے عمر کوٹ کے بچوں کے ساتھ کھلتے وہ ان کے اپوزیشن میں بیٹھے شخص کی بیٹی ورثہ ہی
تھی تو ندیم شاہ، شاہ میر خان کی جس کمزوری کا ذکر کرتے صبح خوش تھے یہ وہی تھی کیسے؟ کیسے کر سکتے
ہیں بابا آپ اس طرح

غازیان نے غم اور غصے سے سوچتی شیشے پر ہاتھ مارا کر اپنا ہاتھ زخمی کیا تھا۔

افضل میر شاہ سے میری میٹنگ مینیج کروا بھی اسی وقت

سراسر وقت؟ افضل غازیان کا خاص بندہ تھا اس وقت میٹنگ پر حیران ہوا تھا

میں جو کہہ رہا ہوں وہ کروا بھی اور اسی وقت اور یاد رہے بابا کو کچھ معلوم ناہو!

Posted On Kitab Nagri

گہری رات کے 4 بجار ہی تھی جب دروازہ ایک بار پھر کھولا تھا
غازیان ہاتھ میں لال دوپٹے لئیے دروازے میں کھڑے تھا
لال آنکھیں چکن آلود کپڑے بال بکھرے ہوئے
ورثہ اسے دیکھتی کھڑی ہوئی تھی !

غازیان اس کے سامنے کھڑا موبائل اس کے کان سے لگا چکا تھا
ورثہ نے حیران ہو کر اسے دیکھا تھا
موبائل سے آتی آواز نے ورثہ کو متوجہ کیا تھا؟
بابا !

ورثہ میری جان تم ٹھیک ہونا؟

بابا میں ٹھیک ہوں! ورثہ میری بات دھیان سے سنو

غازیان سے تمہارہ نکاح ہو گا ابھی اور اسی وقت !

ورثہ کو لگا ساری عمارت اس کے اوپر گر گئی ہے !

بابا! ورثہ نے ہوش میں آتے کچھ کہنا چاہا

مجھ پر یقین رکھو ورثہ میں سب ٹھیک کر دوں گا لیکن پیلز اس وقت نکاح کر لو

ٹھیک ہے بابا ورثہ کو اپنی آواز کہاں دور سے آتی سنائی دی

Posted On Kitab Nagri

غازیان اس کی بات سنتا موبائل اس سے لے چکا تھا ورثہ صدمہ سے سونے پر ہی بیٹھی رہی غازیان نے اس پر لال ڈوپٹا ڈالا تھا ورثہ نے چونک کر سر اٹھایا تھا میں مولانا صاحب کو لیکر آتا ہوں باہر انتظار کر رہے ہیں ورثہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا غازیان کہہ کر باہر نکلتا چلا گیا

ورثہ شاہ میر خان والد شاہ میر خان آپ کو غازیان شاہ والد ندیم شاہ سے پانچھ کڑوڑ حق مھر کے عوز یہ نکاح قبول ہے؟ ورثہ ابھی تک سن بیٹھی تھی ”ورثہ“



موبائل سے شاہ میر کی آواز ابھری تھی غازیان اسے ہی دیکھ رہا تھا قبول ہے! ورثہ نے آنکھیں بند کئی عے کس ضبط سے کہا تھا یہ بس وہی جانتی تھی اور اس کا رب غازیان نے لال آنکھوں اسے دیکھتے اذیت سے آنکھیں بند ہی کی کبھی سوچتا تک نا تھا اس نے کہ جو لڑکی 5 سالوں سے اس کے دل پر حکومت کرتی آئی ہے اسے یوں نکاح کرے گا

Posted On Kitab Nagri

اپنے ماں باپ کی لڑائیاں! ورثہ کا ڈرنا اور پھر تنہا رہ جانا ایک ایک کر کے سب ورثہ کے آنکھوں کے آگے چل رہا تھا ورنہ آج ایک ایسے رشتہ بندھی تھی جس کے لیے بے حد بدگمان تھی وہ کبھی شادی کرنا ہی نہیں چاہتی تھی اسے لگتا تھا کہ محبت کی ہر قسم ہو سکتی ہے لیکن ایک مرد ایک عورت سے کبھی محبت نہیں کر سکتا کم سے کم بیوی سے تو بلکہ نہیں اب اس میں کسی پر یقین کرنے مان ٹوٹنے یا کسی کی عادت ہو جانے کے بعد اسے کھونا کا حوصلہ نہ رہا تھا باپ کا مان رکھتے ہوئے آج ورثہ نے خود کو غازیان کے حوالے کیا تھا جیسے وہ نام کے سواہ جانتی تک نہیں تھی، آج بھی اس کے حصہ میں آزمائش آئی تھی آج بھی ورثہ نے باپ کی محبت پر خود کو قربان کیا تھا!

سوفے پر بیٹھے بیٹھے کب اس کی آنکھیں بند ہوئی اور وہ نیند کی وادیوں میں اترتی چلی گئی غازیان جب کمرے میں داخل ہوا تو ورثہ کو سوفے پر سوتا دیکھ اس کو تھوڑے فاصلے پر رک کر ورثہ کے کان کے قریب آہستہ سے سرگوسی کی تھی میری دل کی ملکہ! غازیان ہاشم کی زندگی میں خوش آمدید

غازیان اس کے سامنے والے سوفے پر بیٹھ کر غور سے دیکھنے لگا، ساری رات اس کے سامنے بیٹھے ہی گزاری تھی،

Posted On Kitab Nagri

صبح 9 بجے ورثہ کی آنکھ کھولی تھی خود کو کمرے میں سونے پر سوتا پا کر پہلے تو سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ کہاں ہے کب حواس با حال ہوئیے تو کل کا سارہ منظر اسے یاد آیا دروازے سے کوئی خاتون ہاتھوں میں کپڑے لیے داخل ہوئی ی السلام علیکم بے بی جی۔ یہ کپڑے صاحب جی نے بھیجے ہیں آپ تیار ہو جائیے صاحب آپ کو نیچے ناشتے پر انتظار کر رہیں ہے۔

بیڈ پر کپڑے رکھ کر وہ چلی گئی تھی ورثہ نے ایک نظر کپڑوں کو دیکھا اور انھیں ہاتھ لگائیے بنا ہی واشروم میں داخل ہو گئی ورثہ نیچے آئی تھی جہاں غازیان فریش ساناشتہ کی میز پر اس کا انتظار کر رہا تھا غازیان نے ورثہ کو دیکھا جو کل والے کپڑوں میں ہی ملبس تھی تم نے کپڑے نہیں بدلے؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ آخر یہ سب کیا ہے؟

کیوں کر رہے ہو؟ ایسا اغوا کا تو سمجھ آتا ہے لیکن یہ نکاح

سب بتاؤں گا پہلے ناشتہ کرو! بیٹھو

غزیان نے سکون سے جواب دے کر اس کے لیے کورسی نکالی تھی لیکن ورثہ ویسی ہی کھڑی رہی مطلب صاف تھا وہ جب تک اپنی بات نہیں جان لیتی نہیں بیٹھے گی

Posted On Kitab Nagri

غازیان نے اس کی طرف دیکھا اور ہار مانتے اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لیکر آیا تھا
غازیان نے اسے بیڈ پر بیٹھاتے خود تھوڑے فاصلے پر بیٹھ ورثہ نے اس دوران اپنا ہاتھ اس سے چڑوا لیا
تھا

ورثہ میں مانتا ہوں بابا نے تمہیں اغوا کیا لیکن میں کسی بھی لڑکی کی حفاظت پر کوئی سمجھوتا نہیں کر
سکتا، میں نہیں جانتا تھا کہ بابا نے تمہیں اغوا کیا ہے لیکن میں تمہیں اپنے گھر لے کر جا رہا ہوں تمہارے لیے
اس وقت اس کے زیادہ محفوظ جگہ کوئی اور نہیں ہو سکتی۔

ورثہ خاموشی سے اسے سن رہی تھی چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا تم کیوں پریشان ہو رہے ہو؟ میری
حفاظت اگر اتنا ہی ضروری تھی تو مجھے واپس گھر کیوں نہیں بھیج دیا کیوں کہ اس وقت بابا ایسا نہیں
ہونے دیں گے الیکشن میں 20 دن باقی ہے اور تب تک تمہیں میرے ساتھ ہی چلنا ہو گا میرے گھر!
الیکشن تک؟ ورثہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا!

تم جانتی ہو گی تمہارے بابا اور میرے بابا اپوزیشن میں ہے تمہارے بابا جیسے سپوٹ کر رہے ہیں وہ
ہمارے خاص بندے کے مقابلہ میں بابا اور شاہ میر سر کی آپس میں کوئی ڈیل ہوئی تھی جس میں
شاہ میر سر اسے سپوٹ نہیں کرے گے لیکن بابا کو پتا چل گیا کہ وہ اندر اندر ابھی بھی ان کو سپوٹ
کر رہے اسی لیے بابا نے تمہیں اغوا کیا تاکہ!

Posted On Kitab Nagri

غازیان ابھی بول ہی رہا تھا جب ورثہ نے اس کی بات کاٹی مطلب مجھے گرانٹے بنا کر اغوا کیا تمہارے بابا نے؟

ورثہ کی بات پر غازیان کے دل کو تکلیف ہوئی ی
چلو اب اٹھ کر کپڑے بدل لو ہمیں نکلنا ہے!

لیکن میں کسی کا احسان نہیں لیتی میں تمہارے پیسوں سے آئیے کپڑے نہیں پہنوں گی
ورثہ کی بات نے غازیان کو غصہ دیلا یا تھا غازیان نے اس ضدی لڑکی کو دیکھا جیسی آج بھی اپنی خود
داری عزیز تھی

تم میری بیوی ہو چاہے کچھ دنوں کے لیے ہی سہی لیکن نکاح ہوا ہے ہمارا تو یہ تمہارا حق ہے ناکہ احسان
میں نیچے انتظار کر کر جلدی آؤ

غازیان نے اس کی آنکھوں میں آنکھ ڈالنے زرہ سخت لہجے میں کہا تھا
ورثہ غصہ سے کپڑے لیتی پھر سے واشروم میں بند ہوئی ی

کاش ہم ایسے ناملتے ورثہ تو آج تمہیں میری محبت احسان نا لگتی غازیان نے دکھ سے سوچہ تھا
ناشتے کر بعد غازیان ورثہ کو ساتھ لیے گھر کے لیے نکل چکا تھا
ناشتے کر بعد غازیان ورثہ کو ساتھ لیے گھر کے لیے نکل چکا تھا

Posted On Kitab Nagri

ہم کہاں جا رہے ہیں؟ ورثہ نے غازیان کی طرف دیکھا وہ گرے رنگ کے شلوار قمیض پہنے بازو کو کہنیوں تک موڑے آنکھوں پر سن گلاسز لگائیے گاڑی چلا رہا تھا
ہم گھر چل رہے ہیں

گھر؟ کس کے گھر؟؟ ورثہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھ کر پوچھا

میرے گھر یعنی ہمارے گھر غازیان نے موڑ کاٹے ہوئے جواب دیا ورثہ الجھ کر رہی گئی پہلے اغواہ پھر نکاح اور اب گھر اوپر سے غازیان کا سکون بھر انداز ورثہ نے چڑ کے اس کے ایک بازو کو زور سے بھینچا

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ارے ارے کیا کر رہو ہوں لڑکی مروائے گی کیا
غازیان نے گاڑی ایک طرف کر کے روکی تھی
تم مجھے بتاؤ گے یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ اور تم مجھے اپنے گھر کیوں لے کر جا رہے ہو؟
تم نے شاید سنا نہیں ہم ہمارے گھر جا رہے !
وہ تمہارے گھر ہے میرا نہیں ورثہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر مضبوط لہجے میں جواب دیا
نکاح ہوا ہے ہمارے جیسے بھی ہوا لیکن اب تم میرے نکاح میں ہو اور تمہاری حفاظت کرنا میرا فرض ہے
میرے گھر سے زیادہ تم کہیں بھی محفوظ نہیں ایسی لیے ہم ہمارے گھر جا رہے غازیان نے لمبا سانس
لیتے مکمل ورثہ کی طرف رخ موڑ کر کہا
اور تمہارے والدین؟ ان سے کیا کہو گے کہ کون ہوں میں؟
بیوی ہو تو بیوی ہی بتاؤں گا
اس کی بات پر ورثہ نے تپ کر اسے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

تم تو ایسے باتیں کر رہیں جیسے ہم نے محبت میں نکاح کیا ہو
کاش کیا ہو تا غازیان نے آہستہ سے کہا
کیا کیا کہا تم نے ورثہ سن نہیں سکی تھی

کچھ نہیں اچھا میری بات سنو تم پہلے سے جانتی ہو بابا نے تمہیں اغوا ضرور کروایا لیکن تمہیں کوئی ی
نقصان بلکل نہیں پہنچاتے اتنی تو میں زمینداری لے رہا لیکن فارم ہاؤس پر تم سیف نہیں تھی اور گھر
میں تمہیں کسی رشتہ کے بنا نہیں رکھ سکتا تھا، اب تم میرے پاس ہو محفوظ ہو رہا نکاح تو ہم بیس دنوں
بعد دیکھ لیں کہ کیا کرنا ہے غازیان نے تفسیر سے جواب دیا

اور تمہاری ماما؟ ورثہ نے پھر سوال کیا
میری ماما تو بڑی خوش ہوگی کہ ان کے بیٹے نے شادی کر لی ورثہ اس کے پھر اٹے جواب پر صبر کا گھونٹ
پھر کے رہ گئی

ہم ماما کو کچھ نہیں بتائیں گے اس کے سامنے ہمیں نارمل کیل کی طرح ہی رہنا ہو گا
جب بیس دن بعد میں ہمیشہ کے لیے چلی جاؤ گی تب بھی تو ان کو پتا چلے گا تو ابھی کیوں نہیں
بعد کی بعد میں دیکھے گے غازیان کے دل کو تکلیف ہوئی تھی اس کے چھوڑ کر جانے والی بات پر
آنکھوں پر چشمے لگائیے گاڑی چلانا شروع کر چکا تھا باقی کا راستہ خاموشی میں ہی کٹا تھا
شاہ والا کے سامنے غازیان کی لینڈ کروزر اور اس کے پیچھے اس کے گاڑز کی گاڑیاں رکی تھی

Posted On Kitab Nagri

ورثہ بظاہر خاموش جب کے اندر سے بہت بے چین تھی یہ سب بہت عجیب تھا اس کے لیے غازیان کے گھر میں رہنا وہ بھی اس کی بیوی کی حیثیت سے بہت مشکل تھا لیکن شاہ میر کے آگے وہ مجبور ہوگئی کیونکہ وہ نہیں جانتی تھی کہ انہوں نے کیوں غازیان سے نکاح کرنے کو کہا غازیان نے ورثہ کا ہاتھ تھا ماورثہ نے چونک کر اسے دیکھا پھر غازیان کے ہاتھ میں اپنے ہاتھ کو غازیان اس کے دیکھنے کو نظر انداز کئی عرصے اس کا ہاتھ تھا مے اسے اندر لے گیا تھا ندیم صاحب اور حرمت بیگم لاؤنچ میں موجود تھے غازیان کے ساتھ کسی لڑکی کو اندر آتا دیکھ کھڑے ہوئی تھے ندیم شاہ اور حرمت بیگم کی نظر ورثہ کے ہاتھ پر گئی تھی جو غازیان نے تھام رکھا تھا

غازیان کون ہے یہ؟

حرمت بیگم نے حیرت سے پوچھا تھا

ماما آپ ہی تو چاہتی تھی کہ میں شادی کر لوں لیں کر لیا نکاح اور یہ رہی آپ کی بہو ورثہ غازیان شاہ غازیان کے کہنے پر جہاں حرمت بیگم اور ندیم شاہ صدمے میں آئی تھے وہی اپنے نام کے ساتھ غازیان کا نام سن کر ورثہ نے غازیان کو دیکھا جو پہلے سے اسے دیکھ رہا تھا یہ کیا بکواس ہے ہوش میں تو ہو تم؟ ندیم شاہ غصے میں آئے تھے بکواس نہیں بابا آپ کی خواہش پوری کی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

میری خواہش یہ نہیں تھی تم اچھے سے جانتے ہو یہ اب کیا ڈرامہ لگا رکھا ہے نکالو اسے یہاں سے باہر پتا نہیں کس کو لیکر آئیے ہو

بس کریں بابا بس مجھے مزید مت آزمائیے آپ کو جو کہنا ہے مجھے سے بولے ورثہ سے نکاح کیا ہے میں نے عزت ہے میری میں اس پر کچھ بھی برداست نہیں کر سکتا۔

ماما! غازیان ماں کر پیروں کے قریب بیٹھا تھا جو صوفے پر صدمے میں بیٹھی تھی
ماما میں آپ کو سب کچھ باتوں گا پیلز مجھے پر یقین کریں لیکن اس وقت میں ورثہ کو آپ کے حوالے کر کے جا رہا ہوں آپ کے سوا کسی پر یقین نہیں کر سکتا رکھیں گی نا میری امانت کا خیال؟
غازیان نے ماں کے ہاتھوں مان سے پکڑ کر پوچھا تھا

حرمت بیگم نے ہاں میں سر ہلایا تھا
غازیان ورثہ کا ہاتھ پکڑ کر حرمت بیگم کے ہاتھ میں دیئیے ورثہ کو دیکھ اور خود ندیم صاحب کے پیچھے ان کر کمرے میں گیا
www.kitabnagri.com

غازیان ہاشم شاہ کے کمرے میں داخل ہوا جہاں وہ اسی کا انتظار کر رہے تھے
بتانا پسند کرو گے یہ سب کیا ہے؟
ندیم شاہ نے اسے سے استفسار کیا

Posted On Kitab Nagri

میں بھی یہی پوچھنا چاہتا ہوں بابا یہ سب کیا تھا؟ آپ نے شاہ میر خان کی بیٹی ورثہ غازیان کو کو قید کیوں کیا؟

سہی شکڈ تو اب لگا تھا ندیم شاہ کو ورثہ کو انہوں نے دیکھا نہیں تھا اس لیے وہ یہ جان ہی نہیں پائی ہے کہ اس نے شاہ میر کی بیٹی سے نکاح کیا ہے
بولے بابا !

تو تم نے اس کی بیٹی سے نکاح کیا ہے؟
ندیم شاہ نے جیسے خود کو یقین دلوانے کے لیے سوال کیا
غازیان نے ہاں میں سر ہلایا
اس کے ساتھ ڈیل ہوئی تھی لیکن وہ اپنی زبان سے پھر گیا اس کی کوئی کمزوری نہیں ہے اس کی بیٹی کے سوا ہم نے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچایا صرف ضمانت کے طور پر رکھا تھا
ضمانت بابا ایک انسان کو ضمانت بنا کر قید کیا آپ نے اس کی کیا غلطی ہے ان سب میں؟
شاہ میر کی بیٹی ہونا۔

لیکن اب وہ میری بیوی ہے اور کم سے کم غازیان کی بیوی کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیے گے آپ اتنا یقین کرنا میں آپ پر
غازیان کہتا ہوا کمرے سے نکل گیا

Posted On Kitab Nagri

ورثہ کا سارہ دن حرمت بیگم کے ساتھ ہی گزرا وہ کافی حد تک ان کے ساتھ مطمئن ہو گئی تھی حرمت بیگم کو اپنے بیٹے کی پسند، پسند تو بہت آئی لیکن اسے غازیان کی سمجھ نہیں آئی جو کل تک شادی کا نام بھی نہیں سنتا تھا ندیم صاحب اس کی شادی سیاسی بنیاد پر اپنے دوست کی بیٹی نورے سے کروانا چاہتے تھے یہ خواہش صرف ندیم شاہ کی ہی نہیں بلکہ خود نورے کی بھی تھی لیکن آج تک غازیان کو راضی نہیں کر سکے نا ہی نورے اس کے دل میں جگہ بنا سکی جس کے دل میں پہلے سے کسی کے محبت کی بادشاہی ہو وہاں کوئی اپنی سلطنت کسے بنا سکتا ہے،

رات کے کھانے پر صرف حرمت بیگم اور ورثہ ہی تھی ندیم شاہ اور غازیان اب تک واپس نہیں آئی تھے،

ماما میں آپ کے لیے چائے بن دوں؟

ورثہ نے حرمت بیگم سے پوچھا تھا اصل میں اس کی خود کی عادت تھی ہر کھانے کے بعد چائے پینا لیکن غازیان کے گھر میں اسے کہتے ہوئے کچھ عجیب لگا۔

نہیں بیٹا میں تو رات میں چائے نہیں پیتی !

ورثہ نے معصومیت سے ان کی طرف دیکھا اب بیچھاری کیا کرتی مارے لحاظ کر چپ ہی رہی

السلام علیکم

غازیان نے ان دونوں کو دیکھتے سلام کیا

Posted On Kitab Nagri

جب کہ افضل کے ہاتھ میں ڈھیروں شاپنگ بیگز تھے افضل یہ میرے کمرے میں رکھ دوں
ماما کیسا گزرا آپ کا دن حرمت بیگم نے اب بھی جواب نہیں دیا وہ ابھی تک ان سے ناراض تھی
یہ تو نا انصافی ہے ناما ابھی تو آپ اپنی بہو سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی پھر یہ ناراضگی صرف مجھے
سے کیوں

یہ تو بہت معصوم ہے بھلا میں اتنی پیاری بیٹی سے ناراض ہو سکتی ہوں تم ہی نکلے کو مجال ہے جو کوئی کام
طریقے سے کر لو غازیان کا منہ اتنی بے عزتی پر کھلا کا کھلا ہی رہ گیا جب کہ ورثہ اس سے لا تعلقی بنائیے
یہاں وہاں دیکھنے میں مصروف تھی جیسے ان سے ضروری کوئی کام ہی ناہو
آپ کو تو مجھے شاباشی دینی چاہئیے تھی کیونکہ یہ جس کو آپ معصوم کہہ رہی ہے یہ میری ہی بدولت
آپ کے پاس موجود ہے

اچھا اب باتیں نا بنائو یوں اچانک نکاح؟ غازیان ہم طریقے سے بھی کر سکتے تھے اچانک بنا بتائیے
کرنے کی کیا ضرورت تھی

www.kitabnagri.com

ماما میں ورثہ سے محبت کرتا ہوں غازیان کے منہ سے نکلتے الفاظ نے ورثہ کو اس کی طرف دیکھنے پر مجبور
کیا تھا،

لیکن ورثہ شاہ میر خان کی بیٹی ہے اور آپ جانتے ہیں بابا اور وہ ایک دوسرے کے مخالف ہے بابا کبھی نا
مانتے اس لیے میں نے ورثہ کو منالیا

Posted On Kitab Nagri

غازیان کے جھوٹ پر ورثہ بس اس کو دیکھتی ہی گئی،
لیکن شاہ میر خان کیسے مان گئی، حرمت بیگم کچھ مطمئن تو ہو گئی تھی پھر بھی پوچھ لیا،
ماما بس آپ کا بیٹا خوبصورت اور سمجھدار ہی اتنا ہے کہ ان کو ماننا ہی پڑھا غازیان نے گردن اکڑ کا کہا ورثہ
کا دل کیا اس کے سر پر کچھ مار دے

اچھا چلو اب ورثہ تھک گئی ہو گی تم لوگ بھی آرام کرو میں بھی سونے جا رہی ہوں
حرنت بیگم نے ورثہ کا ماتھا چوم کر اس کے سر پر پیار کیا
ورثہ ان کو جاتا دیکھ رہی تھی اسے سارہ خان کی شدت سے یاد آئی کب انہوں نے اس کا ماتھا چوم کر
یوں پیار کیا تھا

چلے غازیان نے اسے متوجہ کیا
ورثہ بے دھیانی میں غازیان کے ساتھ کمرے میں آئی ہو ش تو اسے تب آیا جب غازیان بھی کمرے
میں داخل ہو اور ورثہ دروازے میں کھڑی غازیان کا راستہ روک گئی
تم کیوں اندر آرہے ہو؟

تو میں کمرے میں نہیں آسکتا؟ (پہلی ہی دن کمرے سے نکال رہی ہو بیگم) غازیان سوچ ہی سکا
بلکل نہیں میں تمہارے ساتھ ایک کمرے میں نہیں رہ سکتی سمجھے تم

Posted On Kitab Nagri

میں اسٹڈی میں سو جاؤ گا تم آرام سے کمرے میں رہنا لیکن ماما اور بابا کے ہوتے میں کسی دوسرے کمرے میں کیسے جاؤں

ورثہ نے راستہ چھوڑا

غازیان کے کمرے کا رنگ مکمل اسکن تھا جس کے ساتھ گرین رنگ کو استعمال کیا گیا تھا ہو چیز اس کے بہترین پسند کا ثبوت تھا

یہ سب تمہارے لیے ہے تم دیکھ لو

غازیان نے شاپرز کی طرف اشارہ کیا تھا

ورثہ دو قدم چل کر اس کے سامنے کھڑی ہوئی

جو ہو رہا ہے جو ہوا مجھے نہیں پتا بابا نے ایسا کیوں کیا لیکن میرے لیے بابا کی اہمیت اپنی زندگی سے بھی

زیادہ ہے میں نے نکاح کر لیا تم نے کہا تمہارے گھر والوں کے سامنے میں خاموش رہوں میں رہی لیکن

میرے ساتھ تمہارا اتنا نارمل انداز میری سمجھ سے باہر ہے؟ یہ سب چیزیں کیوں؟ میں صرف بیس

دنوں تک یہاں ہوں اس لیے میرے لیے یہ سب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں میں کسی کا کوئی

احسان نہیں رکھتی ورثہ کا لہجہ مضبوط تھا غازیان نے بازو سینے پر لپیٹے سکون سے اس کی بات سنی تھی

اس وقت تم میرے گھر میں میری بیوی کی حیثیت سے موجود ہو یہ سب چیزیں تم پر احسان نہیں ہے

میرے بابا نے تمہیں اغوا کیا تم کو یہاں میں لیکر آیا یہ کپڑے یہ چیزیں تمہاری بنیادی ضرورتیں ہیں

Posted On Kitab Nagri

جن کا خیال رکھنا میرا فرض ہے اور احسان تو تمہارا ہے میری ماں اور بابا کو کچھ نابتا کے تم نے مجھے پر احسان کیا ہے

جب تک تم یہاں ہو اس گھر پر اس کمرے پر ہر چیز پر تمہارا حق ہے اس لیے سکون سے رہو کچھ مت سوچو۔

غازیان نے سکون سے اسے ساری بات سمجھ کر خود اسٹڈی میں داخل ہو گیا تھا۔ ورثہ کو ننید تو ویسے بھی نہیں آتی تھی غازیان کی غیر موجودگی میں بھی اس کے کمرے میں رہنا اس کی سوچ س زیادہ مشکل کام تھا

فجر کی آوازیں ورثہ کے کانوں میں پڑی تو ورثہ نماز کے لیے اٹھ گئی وضو کر کے مصلہ ڈھونڈ رہی تھی تھوڑی کوشش سے مل ہی گیا لیکن مسئلہ اب شال کا تھا غازیان کے لئی چیزوں میں شال تو تھی ہی نہیں اس نے ورثہ تو ہمیشہ جینز میں دیکھا تھا جبکہ شرٹس لانے کی جگہ اسٹالش شارٹ ٹوپس لے کر آیا تھا

ورثہ غازیان کی الماری کھوجنا تو نہیں چاہتی تھی لیکن نماز بھی ادا کرنی تھی دل مضبوط کر کے اس نے الماری کھول ہی تھی کہ سامنے غازیان کی ڈھیروں شال تھی ورثہ نے سیاہ شال لے کے الماری بند کر دی

نماز ادا کر کے ورثہ صوفے پر ہی سر کو گرائی آ نکھیں موند گئی

Posted On Kitab Nagri

دن بجے غازیان اسٹڈی سے کمرے میں داخل ہوا غازیان کے کمرے میں دو دروازے کھلتے تھے جس کا ایک دروازہ اسٹڈی اور دوسرا ڈریسنگ روم میں کھلتا تھا ڈریسنگ روم کے اندر جاؤ تو ایک اور دروازہ کھلتا تھا جو باتھ روم کا تھا

ورثہ کو صوفے پر اپنے شال میں دیکھ کر غازیان پزل ہوا تھا پہلی بار اسے یوں شال سے حجاب لیتے دیکھ کر غازیان کو وہ اپنا اسیر کر گئی
ورثہ آہٹ پر اٹھ بیٹھی

غازیان تیار ہو چکا تھا جب کہ ورثہ ڈریسنگ روم میں موجود تھی
وہ دونوں ساتھ ہی باہر آئیے ناشتہ کے بعد غازیان تو جا چکا تھا جب کہ ندیم شاہ کی نظریں ورثہ پر ہی تھیں

دن پر لگا کر گزر رہے تھے حرمت بیگم کی محبت نے ورثہ کو ساتھ پر سکون کر دیا تھا وہ بالکل نفیسہ بیگم کی طرح ہی تھی اس کے لیے

غازیان آج جلدی واپس آگیا تھا وہ جتنی کوشش کرتا تھا ورثہ سے بات کرنے کی ورثہ اتنا ہی اس سے دور بھاگتی تھی اس کے جاگنے سے پہلے ہی وہ کمرے سے باہر ہوتی اور اس کے واپسی پر بھی اسے سوئی کی نظر آتی

Posted On Kitab Nagri

غازیان کی نظر لان میں موجود ورثہ پر گئی جس کے ہاتھوں پر مٹی لگی ہوئی تھی اور وہ خود مالی بابا کے ساتھ پھول لگانے میں مصروف تھی

رات کا وقت تھا ندیم صاحب غازیان حرمت بیگم اور ورثہ سب کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے آج تو مزہ آگیا میں اس سے لذیذ کوftے آج تک نہیں کھائیے ندیم صاحب کھانا ختم کرتے ہوئے بولے

آج کا کھانا ورثہ نے بنایا ہے حرمت بیگم نے اسکی طرف مسکرا کر کہا ندیم شاہ کو حیرت ہوئی شاہ میر کی بیٹی کو کھانا بنانا بھی آتا تھا اور افسوس بھی اگر انہیں پتا ہوتا تو کبھی تعریف نہ کرتے۔

واقعی کھانا بہت مزیدار بنا ہے کیا ہی اچھا ہوا اگر ہم روز آپ کے ہاتھ کا کھانا کھا سکے غازیان نے شرارت سے ورثہ کو دیکھتے ہوئے کہا جب کہ ورثہ اور ندیم شاہ نے ایک جیسا ہی تا صردیا تھا رات کے 11 بج رہے تھے جب ورثہ نے اسٹڈی کا دروازہ آہستہ سے کھٹکایا تھا آج اور ورثہ غازیان کو معلوم تھا وہ اصولوں کی پکی لڑکی کبھی ایسے نہیں آئیے تھی ورثہ نے آج پہلی بار اس کی اسٹڈی میں قدم رکھا تھا

مجھے کتاب پڑھنی ہے اگر تمہاری اجازت ہو تو دیکھ لوں

تمہیں میری موجودگی یا غیر موجودگی دونوں میں اجازت لینے کی کوئی ضرورت نہیں

Posted On Kitab Nagri

ورثہ نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے کتاب ڈھونڈنی شروع کی تھی ویسے میں حیران ہوں تم کھانا بھی بنا لیتی ہوں غازیان نے دونوں ہاتھوں پیچھے سر کر نیچھے کر کے روکنگ چیئر پر ٹیک لگا کر ورثہ سے کہا تھا

جی بالکل ہاتھ سلامت ہے میرے

اس کے جواب پر غازیان نے قہقہہ لگایا تھا

میرا یہ مطلب نہیں تھا شاہ میر خان کی اکلوتی بیٹی جو کے پانچ سال بعد پاکستان آئی ہے اس کا بہترین کوک ہونا مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا

ورثہ نے کتاب لی اور بنا اس کی بات کا جواب دی ئی جلدی سے واپس کمرے میں آگئی تھی چند دن ہی باقی تھے بیس دن پورے ہونے میں

آج غازیان جلدی ہی چلا گیا تھا کمرے سے نکلتے ورثہ کا سامنا ندیم شاہ سے ہوا کیسی ہو ورثہ کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا

ٹھیک!، ورثہ نے لفظی جواب دیا اور جانے لگی

ویسے ماننا پڑے گا شاہ میر کو اکلوتی بیٹی کو دشمن کے گھر چھوڑ کر کیسے سکون سے الکشن کمپین چلا رہا ہے

ورثہ ان کی بات پر ان کے سامنے آئی تھی

Posted On Kitab Nagri

جی بلکل سہی کہا آپ نے وہ اتنے سکون میں اس لیے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہے ان کی بیٹی کتنی نڈر ہے آپ کی بیٹی کی طرح انھوں نے مجھے چڑیا نہیں بنا کر رکھا ورثہ اپنے عادت کے برخلاف ہو کر طنز کرتی چلی گئی

ندیم شاہ اس بہادر لڑکی کو دیکھتے رہ گئے وہ اس کے گھر میں مالکن کی طرح رہتی تھی بس غازیان کے کمرے میں اسے کسی طرح سکون نہیں تھا

شیرنی! ندیم صاحب اسے نیا لقب دیے خود بھی چلے گئے۔

غازیان کی واپسی دوپہر میں ہوئی وہ تھوڑی دیر ورثہ کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا ورثہ سردی میں دھوپ میں بیٹھی مالٹوں سے چھلکے صاف کر رہی تھی غازیان بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا

کیا حال ہیں؟ غازیان نے اس کے لال ٹماٹر جیسے چہرے کو دیکھتے کہا وہ دھوپ کی وجہ سے لال انار ہو گئے تھے

ٹھیک! میں تھوڑی دیر کے لیے گھر آیا ہوں بات کرنا چاہتا ہوں تم سے

دیدم!

اس سے پہلے کہ ورثہ جواب دیتی از لان کی آواز پر ان دونوں نے اسے دیکھا تھا

ورثہ از لان کے سینے سے لگی تھی غازیان حیران ہوتا ان دونوں کا دیکھ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں میں نے ازحان نے کتنا ڈھونڈھا آپ کو انکل نے کہا کہ آپ کی سیفٹی کے لیے آپ کو کہیں بھیج دیا ہے آپ یہاں کیا کر رہی ہیں
ازلان میں بتاتی ہوں تمہیں ورثہ نے دونوں ہاتھ اس کی بازروں پر رکھتے کہا جو کی غازیان کو جلتے توے پر بٹھا چکا تھا

بیوی ہے میری اس لیے میرے ساتھ میر گھر میں موجود ہے غازیان نے ورثہ کو کہنیوں سے پکڑ کر ازلان سے دور کیا تھا جب کہ ازلان تو شکا کڈ تھا
یہ یہ لالا کیا کہہ رہیں ہیں؟ ازلان نے ورثہ سے پوچھا
تم میری بیوی سے اتنے سوال کیوں کر رہے ہو
کیونکہ بہن ہے میری جیسے آپ نے قید کیا ہے ازلان کی بات پر غازیان نے نا سمجھی سے ان کو دیکھا
ورثہ نے ان دونوں کو الگ کیا جو ایک دوسرے کو مارنے کو تیار تھے
میں بتاتی ہوں ورثہ نے دونوں کو بتایا تھا اور ازلان سے وعدہ لیا تھا کہ وہ اس کی موجودگی کی بات کسی کو نہیں بتائیے گا

ازلان ورثہ کے یہاں چھوڑنے پر بالکل تیار نہیں تھا یہی بات غازیان کو غصہ دلارہی تھی لیکن ورثہ کی وجہ سے ضبط کیے بیٹھا رہا ازلان واپس چلا گیا تھا

غازیان واپس نہیں جاسکا دو دن رہ گئی تھیں ورثہ کی واپسی میں اور غازیان ایسا نہیں چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ورثہ کمرے میں موجود بے دلی سے کتاب پڑھ رہی تھی جب غازیان داخل ہوا اپنے سامنے غازیان کا کھڑا دیکھتے ورثہ نے اس کی طرف دیکھا تھا

غازیان ورثہ کے سامنے زمین پر بیٹھ گیا

مت جاؤ ورثہ! غازیان نے ورثہ کے دونوں ہاتھوں تھام کر کہا تھا اس کی بات پر ورثہ نے چونک کر اسے دیکھا جس کی آنکھیں لال ہو رہی تھی

پانچ سال پہلے میں نے تمہیں پہلی بار عمر کوٹ میں دیکھا تھا تم مجھے سب سے الگ لگی واپس آ کر بھی میں مسلسل تمہیں ہی سوچتا رہا ہر ایک دن تم مجھے چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ کیک کاٹتے نظر آئی تھیں تمہارے چہرے پر دونوں بار ماسک تھا

میں سمجھ نہیں سکا کہ وہ تم ہی تھی یا مجھ ایسا لگا دن گزرتے رہے تم میری سوچوں پر قابض ہوتی گئی تھی مجھے معلوم ہی نہیں ہوا کہ مجھے محبت ہو گئی بہت ڈھونڈھا تمہیں میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا کہ تم کون ہو نام کیا ہے یہاں تک کہ تمہارا چہرہ بھی میں نے ماسک میں دیکھا تھا

اس دن جب فام ہاوس پر تم قید تھی اس وقت بھی تمہارے چہرے پر ماسک تھا میں پہچان گیا تھا تمہاری آنکھیں یہی تو وہ آنکھیں تھی جنہوں نے مجھے بے چین کیا اتنے سالوں بعد یہ جان کر کہ تم شاہ میر خان کی بیٹی ہو میں ڈر گیا تھا کہ میری محبت اس بے مقصد دشمنی کی نظر نا ہو جائے مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا

Posted On Kitab Nagri

لیکن تمہیں اپنے پاس محفوظ رکھنے کے لیے میں نے نکاح کیا میں اس نکاح کو نبھانا چاہتا ہوں ورثہ اپنے وعدے کے مطابق میں دو دنوں بعد تمہیں چھوڑ آؤں گا لیکن تم واپس آؤ گی نامیرے پاس؟

غازیان نے امید اور محبت سے لبریز لہجہ میں کہا تھا

ورثہ کیا جواب دیتی وہ تو خود شکد تھی یہ کیا کہانی سنارہا تھا وہ اسی کیسی محبت کی بات کر رہا تھا جس کا یقین ہی نہیں تھا ورثہ اپنے ہاتھ چھڑوا کر اسٹڈی میں بند ہوئی تھی اب غازیان کی جگہ اسٹڈی میں ورثہ نے رات گزاری تھی

اگلی صبح ورثہ کا آخر دن تھا اس گھر میں غازیان پہلے ہی جا چکا تھا کمرے سے نکلتے ورثہ کی ملاقات ندیم شاہ سے ہوئی

گڈ مارنگ سنا ہے کل آپ جا رہی ہیں اچھا ہے بیکار میں تم ڈسٹرب ہو گئی میں نے غازیان کو سمجھایا بھی تھا کہ نکاح میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں لیکن اسے اپنا نام بہت پیارا ہے کہ کل کو میڈیا میں کوئی اسکینڈل نا بنے اس کے لیے وہ تمہیں فارم ہاؤس کی یا یہاں رکھنے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا لیکن بس ایک دن اور سہی چلو آؤ میں تمہیں کسی سے ملواتا ہوں۔

وہ ورثہ کو ساتھ لیے اپنے اسٹڈی میں ہی آ گیا

ہیلو نورے جان

ہیلو انکل نورے ندیم سے ملتے ورثہ کو دیکھ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

یہ نورے ہے غازیان اور نورے بہت بہترین دوست ہے اور الیکشن کے بعد شادی کرنے والے ہیں کوئی بی بی تھا جو ندیم صاحب نے ورثہ کے سرپر گرایا تھا وہ تو غازیان کے اظہار کو ہی نہیں سمجھ پائی تھی ابھی اور یہ ندیم شاہ نورے اور غازیان کی شادی کی باتیں کر رہے تھے جس پر نورے بھی ہنس دی تھی اس کی ہنسی نے ان کی بات کے صحیح ہونے کی تصدیق کی تھی اور یہ کون ہے انکل؟ نورے نے ورثہ کی طرف دیکھ کر پوچھا؟

ورثہ غازیان شاہ! غازیان شاہ کی بیوی

اس سے پہلے کہ ندیم شاہ کچھ کہتے ورثہ نے خود ہی اپنا تعارف کروایا ندیم شاہ اور نورے دونوں حیران ہوئی تھیں ندیم شاہ کو اس سے یہ امید نہیں تھی جب کی نورے کا چہرہ تولال ہو چکا تھا یہ پہلی بار تھا جب ورثہ نے اپنی زبان سے غازیان کی بیوی ہونے کا اظہار کیا تھا شاید اس کی نورے سے شادی کی بات پر وہ خود بھی نہیں جانتی تھی اس نے ایسا کیوں کیا ندیم شاہ اور نورے کو چھوڑتی وہ باہر نکل آئی تھی

www.kitabnagri.com

ورثہ خاموش ہو چکی تھی بالکل خاموش جیسے بولنے کو کچھ تھا ہی نہیں اس کا دماغ بہت کچھ قبول نہیں کر رہا تھا

غازیان شیشے کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا ورثہ بیڈ پر خاموش ٹانگے نیچھے لٹکائیے فرش پر گھور رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

ورثہ! غازیان نے اسے پکارا تھا لیکن ورثہ وہ سے ہی بیٹھی رہی

ورثہ! غازیان اس بار اس کے سامنے آتے اس کا چہرہ اوپر کرتے بولا تھا ورثہ کو ہوش آیا تھا

ورثہ جلدی کھڑی ہو گئی

آج الیکشن ہے اور میں اپنے وعدہ کے مطابق تمہیں چھوڑاؤں گا الیکشن کے نتائج جو بھی ہو مجھے

قبول ہے لیکن میرے نکاح کے نتائج میں کامیابی چاہتا ہوں یہاں آؤ

ورثہ کو شیشے کے سامنے کھڑا کرتے غازیان نے اسے چین پہنائی جن کے پنڈنٹ پر دو دل ملے ہوئے تھے

ورثہ خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی جب کہ غازیان شیشے میں دونوں کا عکس ساتھ دیکھ کر دل سے

مسکرایا تھا ورثہ کی پیشانی کو پہلی بار عقیدت اور محبت سے چھوتے ہوئے غازیان کمرے سے نکل گیا

غازیان کس دل سے ورثہ کو چھوڑ کر جا رہا تھا یہ بس وہی جانتا تھا پتا نہیں کیوں اس کا دل بے چین ہو رہا تھا

جب کہ ورثہ اسے جاتا دیکھ رہی تھی

www.kitabnagri.com

الیکشن کے نتائج آچکے تھے غازیان اپنی سیٹ سے جیت چکا تھا جب کہ ندیم شاہ کے امیدوار کو شاہ میر

کے امیدوار نے بری طرح شکست دی تھی ندیم شاہ زخمی شیر کی طرح غصے سے پاگل ہو رہے تھے اتنا

Posted On Kitab Nagri

سب کرنے کی بعد بھی ہاں اس کے حصے میں آئی تھی یہاں تک کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو بھی اپنے خلاف کر لیا شاہ میر سے انتقام کی آگ ان کی رگ رگ کو جلا رہی تھی
غازیان خوشی سے شاہ ولایت میں داخل ہوا خاموشی نے اس کا استقبال کیا ہر طرف اندھیرا تھا روز کی طرح نہ سامنے ورثہ تھی نہ ہی حرمت بیگم۔ غازیان ورثہ کو سارے گھر میں ڈھونڈ رہا تھا
وہ جاچکی ہے !

حرمت بیگم اس کے پیچھے کھڑے ہو کر بولی

غازیان نے چونک کے ان کو دیکھا

ورثہ جاچکی ہے اپنے گھر! تمہارے نکاح کے بیس دن پورے ہو چکے

کس کے ساتھ؟ غازیان نے چونک کر پوچھا !

ازلان کے ساتھ! ازلان کے ساتھ کئی عہدہ کے مطابق ورثہ آج اس کے ساتھ جاچکی تھی

غازیان خاموشی سے کمرے میں بند ہوا تھا

www.kitabnagri.com

آج وہ بہت خوش تھا اپنی خوشی ورثہ کے ساتھ جینا چاہتا تھا لیکن وہ ہوتی تب نا

غازیان نے کمرے میں ہر چیز تباہ کرتے ہاتھوں کو بھی زخمی کر دیا تھا ہر طرف اس کی خوشبوں تھی ہر

طرف اس کا احساس تھا لیکن وہ خود کہیں نہیں تھی غازیان کی دی ہوئی ہر چیز یہی چھوڑ کے گئی تھی

تھی یہاں تک کپڑے بھی وہی پہن کر گئی تھی جو اس نے اغوا والے دن پہنے تھے

Posted On Kitab Nagri

ورثہ نتائیج کے آتے ہی جاچکی تھی

حسرت بیگم کی محبت کو دیکھتے ورثہ ان کو سب بتاچکی تھی بعد میں ان کا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی وہ گھر پہنچی تو سارہ گھر خالی تھا رحمت بی کے سوا کوئی ہی ہوتا تو ملتا ورثہ کا دل ہزاروں ٹکڑوں میں بکھرا وہ بیس دن بعد آئی تھی کم از کم اسے اپنے باپ سے یہ امید تو تھی کہ وہ آج تو اس کے پاس موجود ہوں گے لیکن ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ اکیلی ہی تھی ساری رات ورثہ نے جاگتے گزار دی دل میں عجیب سا درد تھا وہ رونا چاہتی تھی لیکن رونا نہیں آ رہا تھا وہ چیخنا چاہتی تھی لیکن آواز جیسے بند ہو گئی تھی



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

رحمت بی نے صبح اسے اٹھانے کے لئے کمرے کا دروازہ کھولا تو لاکڈ تھا ورثہ نے ناشتے سے انکار کر دیا تھا

مجبوراً ان کو واپس جانا پڑا

دن سے شام ہو چکی تھی ورثہ کمرے سے نہیں نکلی

رات کے نو بج رہے تھے جب سیاہ ٹراؤزر کے ساتھ سفید شرٹ پر سیاہ ہی ہوڈی پہنے وہ سیڑیوں سے

اتر ترقی نظر آئی

ورثہ تم آگئی واپس

سارہ بیگم نے اس کی طرف پڑھتے پوچھا

لیکن ورثہ کی نظر شاہ میر پر تھی جو اس ہی کی طرف آرہے تھے

Posted On Kitab Nagri

کیسی ہو میرا بیٹا؟

شاہ میرا سے گلے لگاتے پوچھنے لگے

لاوارث ہونے کے باوجود زندہ!

ورثہ نے سردلجہ میں کہا شاہ میر خان نے حیرت سے اسے دیکھا

ورثہ یہ تم کیا کہہ رہو؟

سارہ بیگم اسکی طرف بڑھی تھی

آپ دور رہے ماما ورثہ نے ہاتھ سے انہیں روکا تھا

کیوں بابا کیا غلط کہہ رہی ہوں میں کیا لاوارث نہیں ہوں پھر لاوارثوں کی طرح دشمن کے گھر کیسے چھوڑ

دیا آپ نے مجھے بابا ایک بار ایک بار بھی مجھے دیکھنے نہیں آئے کہ ورثہ زندہ ہے یا مرگئی ویسے میں

مر رہی جاتی بابا کم از کم مجھے یہ تکلیف تو نہیں ہوتی کہ میرے بابا کو مجھے سے کوئی سروکار ہی نہیں

کیوں بابا بتاؤ ناکوں؟ ایک بار تو دیکھنے آتے کیسے آپ کا دل مطمئن ہو گیا مجھے غازیان کے حوالے کر

کے آپ نے پلٹ کے پوچھا تک نہیں

وہ ندیم ہاشم شاہ مجھے پر ترس کھاتے کہتے تھے کہ مجھے افسوس ہے شاہ میر اپنی اکلوتی بیٹی کو چھوڑ کر کیسے

الیکشن میں مصروف ہے بابا سب کچھ ورثہ سے پہلے! ورثہ سب کے بعد ایسا کیوں بابا؟ میری تو کوئی ی

غلطی نہیں تھی بابا آپ کے اور ماما کے رشتہ میں! میں نے کیوں سزا پائی! آپ نے کہا نکاح کر لوں

Posted On Kitab Nagri

خدا کی قسم مجھے آپ کی بات اپنی زندگی سے زیادہ اہم ہے آپ کا فصلہ بنا کسی سوال کے سر آنکھوں پر لیکن آپ کی زندگی میں ورثہ کہاں ہے؟ کہی نہیں؟ کیوں بابا آپ نے مجھے سب کچھ دیا لیکن کچھ بھی میرے کام نہ آیا آپ کے یہ 70% شیرز بھی نہیں۔

روتے ہوئے کہتی ورثہ زمین پر بیٹھی تھی سالوں بعد یوں ڈھاڑیں مار کے روئی تھی اس کے پاس آنے کہ ہمت کسی میں نہیں تھی ورثہ نے آج زندگی میں پہلی بار سوال کیا تھا شاہ میر کے دل کو کاٹ کر رکھ دیا

جب اچانک روتے روتے ورثہ اٹھی تھی سب کو باری باری دیکھ کر باہر کی طرف چلی گئی !
گارڈ نے اس کے پیچھے قدم بڑھائے تھے

don't you dare to come with me

ورثہ نے لال آنکھوں کے ساتھ انگلی اٹھا کر سر دلچے میں کہا

خود تیز رفتاری سے گاڑی لے کر نکل چکی تھی

موبائل کان سے لگاتے کسی کو کال کی تھی

غازیان ندیم صاحب کے ساتھ کسی سیاسی پائی میں بے دلی سے موجود تھا موبائی ل پر پہلی بار ورثہ کا نام

دیکھتے حیران ہوا

کہاں ہو تم؟

Posted On Kitab Nagri

ورثہ کا سوال جتنا عجیب تھا لہجہ اس سے بھی زیادہ عجیب غازیان نے کان سے ہٹا کر موبائل کو دیکھا آیا یہ ورثہ ہی تھی نا

غازیان ندیم شاہ میں نے پوچھا ہے کہاں ہو تم؟

ورثہ نے چیخ کر اپنا سوال دوہرایا تھا

میں ایک میٹنگ میں ہوں

غازیان کو سمجھ ہی نہیں آیا جو منہ میں آیا بول دیا ورثہ کال کاٹ چکی تھی
افضل معلوم کرو ورثہ کہاں ہے؟

غازیان کو غیر معمولی پن کا احساس ہوا اس کا دل کسی ان ہونی کی گواہی دے رہا تھا تیزی سے پارٹی سے نکلتے ورثہ کے گھر جا رہا تھا جب راستہ میں افضل کی کال آئی

سر شاہ میر خان کی گاڑی پر حملہ کرنے کے لیے لوگ پیچھا کر رہے ہیں لیکن! افضل اگر تم نہیں چاہتے کہ میں اپنی گن کی ساری گولیاں تمہارے سینے میں اتار دوں تو جلدی بات پوری کرو!

سر گاڑی میں ورثہ میڈم ہیں

افضل کی بات پر غازیان کا دل ساکن ہوا تھا جیسے سانس بھی نہیں لے پائیے گا

سر! افضل کی آواز اسپیکر سے ابھری

سارے گاڈر کے ساتھ جلدی پہنچو اور مجھے لوکیشن بھیجوا بھی

Posted On Kitab Nagri

غازیان نے چیختے ہوئے اور خود سے باتیں کرتے افضل کی بھیجی لوکیشن کی طرف جانے لگا ورثہ کے آنکھوں کے آگے بار بار دندھ سے ہو رہا تھا دل تکلیف کو محسوس کرنے سے بھی قاصر تھا اسے معلوم ہی نہ ہوا کہ کچھ گاڑیاں اس کا پیچھ کر رہی ہے

ورثہ کی گاڑی پر پہلا فائر ہوا تب وہ ہوش میں آتے شیشیہ میں دیکھتے سیٹ کے نیچھے ہاتھ ڈال کر گن نکالنی چاہی ورثہ کو یاد آیا یہ تو شاہ میر کی گاڑی تھی

ایک کے بعد دوسرہ فائر ہوا ورثہ نے ہمت دیکھاتے ہوئے گاڑی بھگائی شہر سے باہر ہونے کی وجہ سے راستہ سنسان تھے

ایک کے بعد ایک کئی فائر جن میں سے ایک گاڑی کا شیشیہ ٹوڑتے ورثہ کے کانڈھے پر گولی لگے تھی شیشیہ ٹوٹنے پر زخمی ہوتی ورثہ کی گرپ گاڑی سے کمزور ہوئی غازیان پہنچ چکا تھا لیکن تب تک ایک کے بعد ایک فائر کرتے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکے تھے

غازیان گاڑی سے نکل کر بھاگتے ہوئے ورثہ کی طرف آیا تھا لیکن آخر فائر ہو چکا تھا گولی ورثہ کے دل کے قریب لگ چکی تھی وقت رک گیا تھا غازیان بھی رک گیا ورثہ ہاری تھی ساری دنیا سے لڑتے لڑتے آج وہ زندگی کی بازی بھی ہار چکی تھی سب سے پہلے افضل کو ہوش آیا جو چیختے ہوئے غازیان سے ورثہ کو ہسپتال لے جانے کا کہہ رہا تھا غازیان نے ورثہ کے طرف قدم بڑھائیے تھے اسے گاڑی سے

Posted On Kitab Nagri

نکلاتے غازیان کی جان بھی نکلی تھی ورثہ نے ذرہ سی آنکھیں کھول کر کچھ کہا تھا اللہ میرا وطن تیرے حوالے

غازیان اسے دیکھتا رہ گیا کیسے لڑکی تھی وہ آخری سانسوں کے درمیاں کہے اس کے الفاظ نے غازیان کو حیران کیا تھا ورثہ کے آنکھیں بند ہونے پر غازیان کی چیخیں بلند ہوئی

نہیں نہیں ورثہ آنکھیں کھولو تم تم ایسے کیسے کر سکتی ہو میرے ساتھ دیکھو۔۔ دیکھو مجھے سانس نہیں آ رہا میں مر جاؤ نگا ورثہ پیلرز آنکھیں کھولو افضل گاڑی تیز چلاؤ ورثہ کا وجود سرد ہو رہا تھا جسے محسوس کرتے غازیان کی جان نکل رہی تھی

جیسے تیسے کر کے ورثہ کو ہسپتال پہنچایا تھا شاہ میر خان خود شکوہ تھے ورثہ کی کچھ دیر پہلے کہی باتیں اس کے دماغ میں ہتھوڑوں کی طرح لگ رہی تھی

دو آنسو آنکھوں سے نکلتے زمین پر گم ہوئی تھے
پانچ گھنٹے گزر چکے تھے تین گولیں لگی تھی ورثہ کو دو گولیاں تو ڈاکٹر نکال چکے تھے جب کہ تیسری دل کے قریب ہونے کی وجہ سے کافی نقصان کر چکی تھی

ایک قیامت تھی جو صرف غازیان پر نہیں شاہ میر پر بھی گزر رہی تھی آپریشن سے پہلے پیپر پر سائی ان کرتے زندگی میں پہلی بار شاہ میر کے ہاتھ کانپے تھے دنیا کا کوئی ڈاکٹر اس کی بیٹی کو نہیں بچا سکتا تھا سوائے رب کے آج وہ اسی رب ک دروازے پر فقیر بنے بیٹی کی زندگی کی بھیک مانگ رہے تھے جس

Posted On Kitab Nagri

کی زندگی میں اس کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی تھی۔۔ ساٹھ گھنٹوں کے طویل انتظار کے بعد ڈاکٹرز نے ورثہ کا آپریشن کامیاب کرنے کی اطلاع دی تھی شاہ میر خان تو پہلے ہی فقیر بنے تھے ایک بار پھر سجدے میں سر رکھتے شدت سے رو دی ئی تھے۔

ورثہ کے گھر سے نکلنے کے بعد رحمت بی اس کے کمرے میں آئی تھی خان صاحب میں آپ کی ملزم ہوں آپ کے گھر کے معاملات میں بولنے کا حق نہیں رکھتی لیکن خدا گواہ ہے میں نے ورثہ کو اپنی بیٹی کی طرح چاہا ہے یہ اس معصوم بچی کی تحریر ہے آپ پڑھ لیجیے گا شاہ میر نے رحمت بی سے ڈائری لے لی تھی دائی ری میں ورثہ کی معصوم سے باتیں تھی ایک صفحے پر شاہ میر رک گئی تھی

میرا کوئی بھائی نہیں ہے اسکول میں سب کے بھائی ہیں سب کے ماما پاپا اسکول ساتھ آئی تھے لیکن میرے ساتھ پاپا ماما نہیں آئیے کیا ہم بیپی فیملی نہیں ہیں؟

آج میں 12 سال ہو گئی ہوں بابا میرے لیے کیک لیکر آئیے لیکن ہم نے برتھ ڈے ساتھ نہیں منایا ماما بابا کبھی میرے ساتھ نہیں ہوتے

صفحے پلٹ رہے تھے ورثہ کی بکھری ذات واضح ہو رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

میں سمجھ چکی ہوں ہم ایک ساتھ رہتے ہیں لیکن ماما اور بابا صرف میری وجہ سے ساتھ ہے
بابا میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں سب سے زیادہ دادا نے آپ کو کیوں ڈانٹا تھا
میں ان سے ناراض ہوں

13 سال ورثہ کی محبت نے شاہ میر کو کسی انچائی سے نیچے پھینکا تھا
بابا میں ناراض ہوں دادا سے انہوں سے آپ کے ساتھ زبردستی ماما کی شادی کروائی تھی
آپ کو بہت تکلیف ہوئی نا میں ان کو کبھی معاف نہیں کروں گی
میں نانا سے بھی ناراض ہوں انہوں نے ماما کو کیوں دے دیا آپ کو
میری ماما بھی اکیلی ہے

مجھے دکھ ہوتا ہے بابا میں آپ دونوں سے پیار کرتی ہوں
نانو بھی میری ماما سے پیار نہیں کرتی اس لیے انہوں نے ماما کو اکیلا چھوڑ دیا میں ان کے ساری گفٹ واپس
کر دوں گی اور ان سے ملنے بھی نہیں جاؤں گی
شاہ میر کو یاد تھا ورثہ نے واقعی اپنی نانی کو سارے گفٹ واپس کیئے تھے اور ہزار بار پوچھنے پر بھی
نہیں بتایا تھا

بابا کاش میں آپ کا بیٹا ہوتی تو شاید آپ مجھے اپنے مسائل بتاتے جب جب بھی پریشان ہوتے ہیں میرا
دل کرتا ہے آپ کے ساتھ کھڑے ہونے کا لیکن شاید یہ حق بیٹیوں کو حاصل نہیں ہوتا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر ایک ایک بات یاد کرتے ورثہ کو دیکھ رہے تھے کتنی محبت تھی ان کو اپنی بیٹی سے لیکن کتنے دور تھے وہ 23 سال میں کبھی جان ہی ناسکے کہ ان کی بیٹی کس تکلیف میں ہے وہ 10-12 سال کی بچی کی ذات بکھر گئی تھی ان کے رشتے میں وہ اپنی ہی ذات سے انکاری ہو گئی تھی سالوں گزر چکے تھے ورثہ کے اگلے پنے ان کی ہی طرح خاموش ہو چکے تھے آخری سنے میں ورثہ نے سہل کو لکھا تھا

میں شہید ہونا چاہتی تھی ان بے نام ہیرو کی طرح جو وطن کی خدمت کرتے کرتے بے نام شہید ہو کے جنت کے وارث بن جاتے ہیں لیکن ایسا ممکن نہیں میں سیاست میں جانا چاہتی تھی لیکن سیاست کا جو سیاہ چہرہ میں دیکھ چکی ہوں اس کا حصہ نہیں بن سکتی لیکن آج بھی یہ دل صرف وطن کے لیے ڈھڑکتا ہے میں آج بھی بے نام ہو کر وطن پر اپنا آپ قربان کرنا چاہتی ہوں

ماما بابا نے مجھے چھوڑ دیا اور میں نے وطن لیکن ایک دن واپس اپنی مٹی پر ضرور جاؤ گی میں نے سہل کی بنیاد رکھی ان سب کے لیے جو میری طرح اپنے دکھوں میں بے زبان ہیں ان کو سنتی ہوں میں جن کو میری طرح کوئی نہیں سنتا اس سے بولتی ہوں میں جس سے میری طرح کوئی نہیں بولتا ان سے بے لوث محبت کرتی ہوں میں کیونکہ مجھے سے کوئی محبت نہیں کرتا ان کا سہارا بننا چاہتی ہوں کیونکہ خود تنہا ہوں میں

آن سب کو پڑھانا شروع کر دیا ہے میں نے جو پڑھنا چاہتے ہیں لیکن پڑھ نہیں سکتے

Posted On Kitab Nagri

یہ سب کرنا مشکل ہے بہت مشکل لیکن محبت بہت مضبوط ہے

ان سب لوگوں کے لیے گھر بنانا چاہتی ہوں میں جو راستوں پر گرمی سردی بارش ہر موسم میں پڑھے
رہتے ان کی صحت کا خیال کرنا چاہتی ہوں جو سرکاری ہسپتال میں دھکے کھاتے رہتے لیکن ان جگہ نمبر
پھر کوئی سفارش والا لے جاتا

ان کے لیے رزق کے دروازہ کھولنا چاہتی میں جن کے دروازے ہمارے سیاست دانوں نے بند
کئی ہیں

اس سب کے لیے سہل ہونا چاہتی میں جو مشکل میں ہے
مثل برق ہونا چاہتی جو اندھیروں میں ہے
وطن کی بیٹی

تحریر ختم ہو چکی تھی شاہ میر شا کڈ تھے آج انھیں بے حد افسوس تھا کہ اتنی عظیم بیٹی دی تھی اللہ نے
ان کو لیکن وہ جان ہی نہیں پائے ورثہ سراپا محبت تھی لیکن بدلے میں اسے کیا ملا تھا صرف دولت!
ورثہ میری جان اٹھو بابا کو نہیں بتاؤ گی اپنے خواب!

شاہ میر ایک پل کے لیے بھی اس سے دور نہیں ہوئی تھے اس بار وہ ہارنا نہیں چاہتے تھے
ازلان ازحان سارہ سب ان سے مل چکے تھے صرف غازیان تھا جو ان کے پیچھے لگا ہوا تھا جس نے اس
کی ورثہ کو اس حال میں پہنچایا تھا کم از کم ان لوگوں کو تو یہی لگا تھا

Posted On Kitab Nagri

تین دن گزر چکے تھے ورثہ گھر آچکی تھی از لان اور از حان ایک پل کر لیے بھی اس سے دور نہیں ہوئی تھے

غازیان بھی ملنے آیا تھا لیکن ورثہ سوتی بنی تھی اسے سوتا دیکھ کر وہ جس خاموشی سے آیا تھا اسی خاموشی سے واپس چلا گیا ورثہ نے اسے جاتا دیکھا تھا دل خاموش تھا بلکل خاموش کوئی ی تکلیف کوئی ی احساس کچھ باقی نہیں تھا

ورثہ کے کمرے میں از حان از لان کے موجود تھے جب شاہ میر داخل ہوئی تھی
کیسی ہوں میری جان؟

شاہ میر خان نے اس کے پیشانی چومتے ہوئے پوچھا تھا ورثہ اس کے لمس پر آج بھی نم آنکھوں سے مسکرائی تھی ہر تکلیف کم پڑتی محسوس ہوئی تھی

از لان اور از حان باہر جا رہے تھے لیکن شاہ میر نے انہوں روک دیا تھا
ورثہ میری جان میں کبھی جان ہی نہیں پایا کہ تم کسی چیز سے ڈسٹرب ہو رہی ہو ہم ساتھ رہتے بھی دور ہی رہے یہ سب میری غلطیاں تھی

بابا پیلز ایسا نا بولے بلکہ مجھے معاف کر دیں میں نے آپ سے بہت بد تمیزی کی میں نہیں کرتا چاہتی تھی
مجھے پتا نہیں کیا ہو گیا تھا

Posted On Kitab Nagri

نہیں میری جان! پیلز بابا کچھ نابولے میرے دل میں آپ کے لیے اور ماما کے لیے محبت کے سوا کچھ
نہیں کوئی شکایت کوئی ی گلہ نہیں شاہ میر نے ورثہ کو دیکھتے اسے سینے سے لگاتے کرب سے آنکھیں
بند کی تھی

کہاں سے لائی ہو ایسا دل ہاں؟

ورثہ ان کے بات پر ہنس دی تھی

اپنے بابا کو سہل میں شامل کرو گی؟ ورثہ

شاہ میر کے کہنے پر ورثہ نے حیرت سے ان کو دیکھا اور خوشی سے ہاں میں سر ہلایا تھا

پہلے دن سے آج تک ورثہ نے سہل کی ہر تفسیر سے انھیں آگاہ کیا تھا

اب اگے کیا میشن ہیں؟

بابا ہمارے پاس ٹیم ہے جو لوگوں کی مدد کے لیے ہمارے پاس کیسز لیے کر آتی اس ٹیم کو ٹریننگ ہم

خود دیتے ہیں۔ ڈاکٹرز ہیں ہمارے پاس ہم ہمارے لوگوں کو سہل کارڈ دیتے ہیں جن سے وہ ڈاکٹرز ان کا

مفت علاج کرتے لیکن ہمارے پاس دوا کی کمی ہے چیک اپ تو مفت ہو جاتا لیکن دوا کی کمی کی وجہ سے

لوگ علاج نہیں کروا پا رہے ہیں ایسی فارمیسی چاہتی ہوں جہاں وہ کارڈ دیکھا کر مفت دوا لے سکیں۔

ہم لوگوں سے پیسے بہت کم لیتے ہیں ہم اس سے ان کو مفت سروسز دیتے ہیں وہ جس بھی فیلڈ میں ہیں

ہمارے پاس رجیسٹرڈ ہوتے ہیں پھر ہم انہیں اپنا کیس بھیجتے۔

Posted On Kitab Nagri

لوگوں کے کاروبار میں انویسٹ کرتے ہیں ان کو خود کمانے کے لائق بناتے ہیں جن سے وہ اپنا گھر چلا سکے لیکن بابا میں ان کو گھر بنا کر دینا چاہتی جس میں وہ صرف ۱۰٪ رینٹ پر رہ سکے یہ بھی صرف ان کی خود داری کو سلامت رکھنے کے لیے

ورثہ کے پاس ایسے کئی پلانز تھے جن پر شاہ میر نے اس کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا آج ورثہ کو وہ سب آسان لگا تھا جو کبھی ناممکن لگتا تھا ایسے بہت سے کام تھے جو جرمنی میں رہ کر نہیں کر سکتی تھی ہفتہ گزر چکا تھا ورثہ کافی بہتر ہو چکی تھی غازیان نے اس سے ملنے کی بہت کوشش کی لیکن ورثہ اس نے نہیں ملی ورثہ کی موبائل پر غازیان کے ڈھیروں کالز اور میسیجز ہوتے تھے جن کو پڑھتے نظر انداز کو دیتی کیسی ہو

روح من میرا دل چاہتا ہے کہ تم اچانک سے سامنے آ جاؤ !
ورثہ کی موبائل پر غازیان کا نام روشن ہوا
www.kitabnagri.com

چلا گیا وہ اسے کیا خبر کہ اس کے لیے
کسی کی آنکھ بہت دیر شبیہ سی رہی
ورثہ بے دوسرہ میسج کھولا

Posted On Kitab Nagri

when i count my blessings i count you twice

تم جان نہیں جہان ہو میرا!

غازیان کے ڈھیر و مسیجز تھے جن کو پڑھتے ہوئے بھی اس نے کسی ایک کا بھی جواب نہیں دیا تھا ورثہ تھک چکی تھی لیکن غازیان بے چین تھا اس کا اندر غازیان کے سمجھ سے باہر تھا جانے سے پہلے تو وہ بالکل ٹھیک تھی پھر کیوں اس سے بھاگ رہی تھی غازیان سے اس کا دور بھاگنا برداشت سے باہر تھا۔

دن گزر رہے تھے 10 دن گزر چکے تھے جب ازلان ناراض چہرہ لیے اس کے پاس آیا دیدم یہ سب آپ کا کام ہے نا؟ ورثہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو کہ کیا بات کر رہے ہو؟

دیدم اس الو کو چھوڑے آپ یہ کیک کھائیے ازحان اس کا پسندیدہ کیک ہاتھوں میں لیے داخل ہوا لیکن کس خوشی میں بھائی کی دیدم ازلان صاحب کی روتی شکل پر ترس کھا کر ہانم نے ہاں کر دی ہے اور ایک ہفتے بعد ان کی ڈائریکٹ شادی ہے

ورثہ کی حیرت سے آنکھیں کھلی تھیں اتنی جلدی شادی؟

دیدم اب یہ ڈرامے بند کریں اور بتائیں مجھے یہ سب کیسے کیا ازلان ابھی بھی ناراض تھا

Posted On Kitab Nagri

پہلے بتاؤ کیا تم خوش نہیں ہو؟

ہوں دیدم لیکن اچانک کیسے ہوا سب میں حیران ہوں وہ کیسے ملی آپ کو؟

اچانک کچھ نہیں ہوا جب تم جرمنی آئی تھے تب سے ہی میں ہانم سے رابطہ میں تھی ہم اس کی ڈگری کا انتظار کر رہے تھے دو سالوں سے سہل کے LMS کو وہی سنبھالتی ہے بس تم ہی بے خبر ہو

ہا ہا ہا دیکھا از لان صاحب میں آپ کو ایسے ہی الو نہیں کہتا

از لان نے ناراضگی سے ورثہ کو دیکھا یعنی صرف میں ہی بے خبر تھا

کوئی بات نہیں از حان مجھے لگتا ہے کہ از لان کو شادی نہیں کرنی ہم ام ہانم کے والدین سے معذرت کر لیں گے

نہیں نہیں دیدم میں نے ایسا کب کہا

از لان کے بولنے پر ورثہ اور از حان کے قہقہے گونجے تھے

از لان کی شادی کی تیاری عروج پر تھی از لان کو واپس جانا تھا اس لیے جلدی شادی کرنی پڑ رہی تھی

جب کہ ورثہ غازیان کے مسیجرز سے بے حد ڈسٹرب ہو چکی تھی

دیدم آپ ایسا کیسے کر سکتی ہیں آپ کے بنا میں شادی نہیں کرونگا

از لان ورثہ کے پاس بیٹھا حیرت سے اس سے پوچھ رہا تھا

ورثہ نے گہرا سانس لیتے اسے بتانے کا فیصلہ کیا

Posted On Kitab Nagri

ازلان تم جانتے ہوں غازیان سے میرا نکاح کس وجہ سے ہوا میں نہیں جانتی وہ یہ سب کیوں کر رہا ہے لیکن اس کے محبت کے دعوے اور ندیم شاہ کا کہنا کہ اس کی شادی نورے سے ہوگی جب حملہ ہونے سے پہلے میں نے غازیان سے پوچھا تھا کہ وہ کہاں ہے تب اس نے کہا کہ وہ میٹنگ میں ہے جب کہ وہ نورے کے ساتھ تھا ازلان مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا میں اسے فیس نہیں کا پاؤنگی مجھے وقت چاہئیے تم تو سب جانتے ہو پیلز مجھے فورس مت کرو مجھے سے برداشت نہیں ہوتا !

ازلان ورثہ کا مختصر بتانے پر بھی بات کی گہرائی کو سمجھ چکا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے تکلیف ہو باقی سب نے بھی ورثہ کو منانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ نہیں مانی

ازلان کے نکاح کا دن بھی آگیا ورثہ شاہ میر اور سارہ بیگم کے سوا سب گاؤں جا چکے تھے غازیان کی امید تھی کہ ورثہ سے ازلان کی شادی میں مل کر اسے بات کرے گا لیکن اس کی غیر موجودگی میں اسے جلتے توے پر بیٹا دیا تھا

انکل دیدم کو جس طرح لے کر جا رہا ہوں اسے طرح باحفاظت آپ کے پاس لے کر آؤں گا

ازحان آج بھی ورثہ کے پاس تھا کہ وہ نہیں جا رہی تو وہ بھی نہیں جائیے گا ورثہ ان محبتوں کے آگے ہارتی ازحان کی ساتھ جانے کو تیار تھی

ازحان ورثہ کو لیئیے فلائٹ سے عین نکاح کے وقت پہنچا تھا

ورثہ کو دیکھتے ازلان حیران اور خوشی کی ملی جلی کیفیت میں اس کی طرف بڑھتا تھا

Posted On Kitab Nagri

ورثہ کو سینے سے لگاتے از لان نے از حان کو شکریہ کرتی نظروں سے دیکھا تھا جو سینے پر بازو باندھے مسکراتے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا اور جب زیادہ دیر ان کی محبت کو دیکھ ناسکا تو خود بھی ان سے لپٹ گیا از حان کے انداز پر سب نے قہقہہ لگایا غازیان بازو سینے سے باندھے ورثہ کو کتنے دنوں بعد دیکھ رہا تھا نفیسہ بیگم اور منیر شاہ جو ورثہ کی یہاں غیر موجودگی کی وجہ سے اداس تھے ان کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے تھے

ورثہ سب سے ملی تھی یہاں تک کہ ندیم شاہ کے اگے بھی سر جھکایا تھا یہ لڑکی ان کو ہمیشہ ہی حیران کرتی تھی غازیان کو مکمل نظر انداز کرتے اسے کو آگ لگا چکی تھی جہاں پورے 30 دنوں بعد اسے صحیح سلامت دیکھتے اس کے دل کو سکون ملا تھا وہی اسکا اس حد تک بیگانا رویہ اس کے دل کو بے چین کر گیا ورثہ سفید ٹراؤز پر سفید ہی ہاتھ کی کڑھائی والی کرتا پہنے سیاہ ڈوپٹہ پہنے بالوں کی فرینچ کئی ہوئی تھی پہلی بار غازیان اس کو اس طرح کی ڈریس میں دیکھتے اسے مسلسل نظر کے حصار میں لیے ہوئی تھے ندیم صاحب جو غازیان کی نظریں ورثہ پر دیکھ چکے تھے ضبط ہی کر سکے!

پوری حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا آج از لان اور ام ہانی کی ساتھ ہی مہندی تھی ورثہ ام ہانی کے ساتھ ان کے کمرے میں بیٹھی ہوئی حورین سے باتیں کر رہی تھی جو کینیڈا میں ہوتی تھی جب نفیسہ بیگم ہاتھ میں خوبصورت تیز سبز لہنگا جس پر گلاب کے پھول گلابی رنگ میں بنے ہوئی تھے گلابی ہی دوپٹہ تھا،

Posted On Kitab Nagri

ورثہ میری جان دیکھو میں تمہارے لیے کیا لے کر آئی ہوں

نفیسہ بیگم اس کی طرف ڈریس بڑھاتے بولی

ماما بہت خوبصورت ہے یہ لیکن میں اتنا بھاری لہنگا کیسے پہنوں گی پیلز ماما

ورثہ نے بیچارگی سے کہا

میں کچھ نہیں سنوں گی از لان کی مہندی ہے اور میری خواہش ہے تم یہی پہنو اپنی ماں کی بات نہیں مانو گی

ورثہ نے ان کی کہنے پر پہن لیے تھا شیشیہ میں دیکھتے ورثہ کو اپنا آپ اجنبی ہی لگا

ام ہانی پیلے رنگ کے لہنگے پر رائی ل بلیو ڈوپٹہ پھولوں کے زیور پہنے خوبصورت لگ رہی تھی حورین نے

آتش گلابی لہنگا پہنا تھا حانم کو نیچھے لاتے ورثہ سبز لہنگا جس کا ڈوپٹہ آتش گلابی تھا گلے سے گزار کر پیچھے

کئی عکس سے پاک چہرہ حورین نے زبردستی ہی اسے گلابی لپ گلاؤز لگایا تھا اور اگے سے بالوں کی

فرینچہ کیے بالوں کو پونی میں قید کر کے نیچھے لوز کل کیے تھے اسے پہلی باریوں تیار دیکھتے غازیان کے

دل کی دنیا ہلا چکی تھی۔

حانم کی رسم ہو چکی تھی اب از لان کی باری تھی

گاؤں کے لوگ باری باری رسم ادا کر رہے تھے ہاشم شاہ فخر سے اپنے پوتوں کو دیکھتے خوشی سے دیکھ

رہے تھے رسم پوری ہوئی کھانے کا دور چل رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

گاؤں والے سب تقریباً اپنے گھروں کو لوٹ چکے تھے
ازحان کو مہندی میں بھی سکون نہیں تھا اس لیے دادا کے مانا کرنے کا باوجود دانش پلور کا انتظام کر چکا تھا
ازحان کی ڈھمکیوں کا ہی اثر تھا کہ دادا بھی مان چکے تھے
ماحول گرم تھا لڑکے لڑکیوں کا سخت مقابلہ چل رہا تھا
جب غازیان کی نظر ازحان اور ورثہ کی طرف اٹھی تھی جو دانش فلور کی طرف قدم بھڑھ چکے تھے
ساونڈ سسٹم سے پشتو میوزک شروع ہوا تھا مہارت سے اتن کرتے ان دونوں نے ماحول ہی لوٹ لیا
تھا جب میوزک بدلاتا تب اس کے ساتھ ورثہ اور ازحان بھی کسی روبوٹ کی طرح اپنا ڈانس بدل چکے
تھے سراء کی میوزک پر جھوم کرتے انہوں نے ایک بار پھر سب کو حیران کیا تھا میوزک ایک بار پھر
بدلا تھا سندھی میوزک کی آواز شروع ہوتے ہی ازحان اور ورثہ بھی اپنا ڈانس بدل چکے تھے کیونکہ
سندھی ڈانس کرتے زیادہ مور کرنے سے ورثہ نے دو منٹ کمر پر ہاتھ رک کر درد کر ضبط کیا جو وہ کسی اور
نے دیکھا ہو یا نہیں لیکن غازیان کی نظریں جو مسلسل اس پر تھیں اس غصے سے ہاتھوں کی مٹھیاں بینچی
تھی اسکی اتنی لا پرواہی اسے غصہ دلار ہی تھی وہ ہمیشہ ہی خود کے لیے ایسی ہی لا پرواہ تھی
رات آہستہ آہستہ گزر رہی تھی لیکن ازحان کا کوئی ی موڈ نہیں تھا سونے کا نہ وہ کسی کو سونے دے رہا
تھا ورثہ نے تو کپڑے بدل کر سادہ سا سیاہ کرتا پہن لیے تھا

Posted On Kitab Nagri

Hey ladies and gentlemen thnakyuuu so much for coming here I hope you all are enjoying but I feel like something is missing..hmmm

aah اوےےےےے سستے انگریز اردو میں بات کر

تو جب ہمارے بھیج دو بہترین گلوکار موجود ہو اور ہم ان کی آواز سے لطف نا اٹھائیے یہ تو نا انصافی ہو گی نا

تو ہماری دل سے گزارش ہے ورثہ میڈم اور سردار غازیان سے کہ وہ ہمیں اپنی سورلی آواز کا لطف فرمائیے

وہاں از حان کے الفاظ ختم ہوئیے تھے وہی لوگوں نے قہقہے لگائیے اس کی اردو پر جن پر از حان نے ناک سے مکھی اڑائی تھی

از حان میں نہیں آرہی! ورثہ نے صاف انکار کیا۔
دیدم پیلز نا مانا کہ میں آپ کا لاڈلا ہوں آپ از لان لالا سے تھوڑا کم پیار کرتی ہے پر ہے تو وہ بھی آپ کا ہی بھائی نا

چھوڑو چھوڑے شاہ لوگ غازیان سے مقابلہ کرنے سے ڈرتے ہیں۔

ورثہ نے از حان کی طرف دیکھا تھا ورثہ کی بات سمجھتا از حان نے ورثہ اور غازیان کی طرف گٹار بھڑایا جسے پکٹتے ورثہ نے از لان کو دیکھ کر مسکرا کر شروع کیا تھا

Posted On Kitab Nagri

تیری میں بلائیں لوں

تجھے میں دعائیں دوں

تیری میں بلائیں لوں

تجھے کو میں دعائیں دوں

تجھے کو میں خوشیوں کے سائے دوں

تجھے کو میں خوشیوں کے سائے دوں

آواز بدلاتا تھا احساں بھی بدلے تھے

ناہو کہ بھی قریب تو ہمیشہ پاس تھا

کہ سو جنم بھی دیکھتا میں تیرا راستہ

جو بھی ہے سب میرا تیرے حوالے کر دیا

جسم کا ہر رواں تیرے حوالے کر دیا

زرہ کبھی میری نظر سے خود کو دیکھ بھی

ہے چاند میں بھی داغ پرنا تجھ میں ایک بھی

ورثہ نے اسے آگے بولنے کا موقعہ دی ئی ہے بنا شروع کیا تھا



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مجھے لگتا ہے کہ باتیں دل کی ہوتی لفظوں کی دکھو کے بازی تم ساتھ ہو کیا نا ہو کیا فرق ہے بے درد تھی زندگی بے درد ہے ہے اگر تم ساتھ ہو

غازیان نے آنکھیں بند کر کے کھولی تھی یہ الفاظ جیسے غازیان کے دل نے سہہ تھے ایسا نہیں کہی کوئی ی ہے غلط فہمہ جو بنی ہے چھوڑا نہیں آپنا پن احساس کی راہ چھنی ہے غازیان نے جیسے یقین دلانی کی کوشش کی تھی

سب ہے دیکھوے جھوٹے بھلاوے ایک ہی قدم لئیے سو سو پچھتاوے ورثہ نے اس کے اظہار کا صاف انکار کر دیا !

ایک سیر تھا تو دوسرہ سو سیر کوئی ی ہار ماننے کو تیار ہی نہیں تھا نہیں مشکل و فائزہ دیکھو یہاں تیری آنکھوں میں بستا ہے میرا جہاں کبھی سن تو زہ جو میں کہہ ناسکا میری دنیا تم ہی ہو تم ہی آسہ ورثہ نے رخ موڑ لیا تھا جیسے کچھ سننا نہیں چاہتی ہو

this one is for all of those who are in another countries

ورثہ کی آواز نے مائی ک سے ابھر کر ماحول کا رخ ہی بدل ڈالا تھا۔

روزی روٹی کے لیے اپنا وطن مت چھوڑو

جیسے سیشا ہے لہو سے وہ چمن مت چھوڑو

Posted On Kitab Nagri

جا کے پردیس میں چاہت کو ترس جاؤں گے
ایسی بے لوث محبت کو ترس جاؤں گے
پھول پردیس میں چاہت نہیں کھلتا ہے
عید کے روز گلے کوئی نہیں ملتا ہے
میری امید میرا پیار میری آس رہو
تم مجھے چھوڑ کر مت جاؤ میرے پاس رہو
ورثہ کے الفاظ نے غازیاں کے ساتھ
نفیسہ بیگم ہانم ازحان اور ازلان کے دل پر وار کیا تھا
ازحان تو اٹھ کر نفیسہ بیگم کے گلے سے لگا تھا غازیاں کی زبان نے الفاظ ادا کرنے سے انکار کیا تھا
دوست بن کر بھی نہیں ساتھ نبھا بے والے وہی انداز ہے ظلم کا زمانے والا
تم تکلف کو بھی اخلاص سمجھتے ہو فراز
دوست ہوتا نہیں ہر ہاتھ ملانے والا
لکھ تم پڑھتے رہو عشق کی منتر ساجد
جن کی فطرت میں ہو ڈسنا وہ ڈسا کرتے ہیں ہے
جن کی فطرت میں ہو ڈسنا وہ ڈسا کرتے ہیں ہے

Posted On Kitab Nagri

میری امید میرا پیار میری آس رہو

تم مجھے چھوڑ کر مت جاؤ میرے پاس رہو

جہاں از خان ام ہانم اپنے ماں باپ کے گلے لگے ہوئی تھے از لان اٹھ کے ورثہ کے پاس آیا تھے
ورثہ نے آنکھیں کھولی تو از لان گھاس پر اس کے قدموں کے قریب بیٹھا تھا ورثہ نے اسے دیکھ کر
مسکرایا تو از لان کو اسنے سینے سے لگا دیا

سب کے والدین ان کے پاس تھے صرف ورثہ ہی تنہا تھی لیکن از لان کے ہوتے وہ تنہا کیسے ہو سکتی تھی
جس نے از لان کو چند ماہ کے فرق کے باوجود بھی بچوں کی طرح رکھا تھا وہ اسے بھلا کیسے تنہا ہونے دے
سکتا تھا

اگے دن بارات تھی جو کے دادا نے اپنا روبر دیکھا کر جلدی ہی کر دی

سب تھکے ہوئی تھیں کمروں میں بند ہوئی تھیں
واحد غازیان ہی تھا جس کی آنکھیں نیند سے آزاد تھیں غازیان ورثہ کو لیے پریشان تھا نا وہ کچھ کہتی تھی نا
اسے بولنے کا موقعہ دیتی تھی اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ وہ کیا کرے

غازیان چھت پر آگیا

مجھے نہیں معلوم تھا کہ قسمت یوں بھی مہربان ہو سکتی ہے

چھت پر پہلے سے ورثہ موجود تھی غازیان نے اس کے قریب جاتے کان میں سرگوشی کی تھی

Posted On Kitab Nagri

ورثہ خود بھی شاکد رہ گئی جس سے کئی دن دور رہنے کی کوشش کی تھی وہ یوں سامنے آجائیے گا اس سوچہ ہی نہیں تھا

ورثہ نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اپنی پوری طاقت لگاتے اسے خود سے دور کیا تھا
غازیان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

ختم کر دوں یہ نالک بس کر دوں غازیان بس کر دوں
کیوں کر رہے ہو یہ بس ہاں کیوں

چلی گئی تھی نا میں تمہاری زندگی سے پھر کیوں میرے راستے میں آرہے ہو کیوں بار بار مجھے تکلیف دیتے ہو؟

ورثہ یہ تم کیا بول رہی ہو؟ محبت کرتا ہوں تم سے سمجھ نہیں آ رہا تمہیں
غازیان نے اس کے بازو پر ہاتھ چاہئے تھے ورثہ نے اس کے ہاتھ جھٹک دیئے
ورثہ اس کی بات پر یوں ہنسی تھی جیسے کوئی مذاق ہو

محبت! میں بتاتی ہوں یہ دیکھو یہ ہے تمہاری محبت جب تمہارے بابا تمہارے سامنے نورے سے تمہاری شادی کے بات کر رہیں ہے اور تم خاموش ہو؟ کیوں غازیان جب میں نے تم سے پوچھا کہ تم کہاں ہو تم نے مجھے سے جھوٹ بولا جب کہ تم نورے کے ساتھ تھے جب تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو تو یہ

سب کیوں

Posted On Kitab Nagri

اور رکو! تمہیں اس سے بھی بڑا ثبوت دیکھاتی ہوں تمہاری محبت کا
ورثہ نے اپنے گلے سے نکالتے اسے دیکھائی تھی

یہ ہے تمہاری محبت تم! تم کیا سمجھتے ہو تم میرے بابا کی گاڑی پر حملہ کروا گے پتا ہے یہ چین کہاں سے ملی
جن لوگوں کو تم نے بھیجا اس کے پاس ہمیں بتانے کو کچھ نہیں تھا سو اس کے یہ چین اس کے مالک کی
ہے جو گرگئی تھی کوئی اور تو نہیں پہچان پایا لیکن یہ تمہاری ہی ہے نا غازیان
تم نے تم نے کیوں کیا ایسا کیوں نکاح کیا غازیان کیوں بابا کو مارنا چاہا میں نکل گئی تھی نا تمہاری
زندگی سے تم نورے سے شادی بھی کر لو گے پھر کیوں کیا ایسا محبت کا جھوٹا ڈرامہ کیوں کر رہے ہو یہ
سب

ورثہ اس کا گریبان پکڑ کر روتے ہوئی چنچ رہی تھی غازیان تو یوں تھا کہ کاٹو تو خون نہیں
غازیان ایک بار کہہ دو یہ تمہاری نہیں ہے بس ایک بار میں کسی ثبوت کسی بات کے بنا تمہاری محبت پر
ایمان لے آؤ گی غازیان ورثہ اس کے سینے سے سرٹکائیے روتے کہہ رہی تھی غازیان نے
اسے پہلی باریوں روتے دیکھا تھا بلکہ شاید وہ پہلی بار ہی رو رہی تھی
میں تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں تمہارے ساتھ رہنا کو تیار ہوں غازیان ایک بار بول دو یہ تمہاری
نہیں ہے

Posted On Kitab Nagri

وہ قریب بھی آئی تھی تو جب غازیان اختیار ہی نہیں رکھا تھا انکار کا وہ اس کے دل سے لگی اس کی محبت پر یقین کر رہی تھی اس کے ساتھ زندگی گزارنے کو تیار تھی لیکن سارے ثبوت غازیان کے خلاف تھے وہ خاموش تھا بلکل خاموش اس کی خاموشی ہی اس کے گناہ گار ہونے کی گواہی دے رہی تھی

ورثہ نے سراٹھا کر اس کی لال آنکھوں میں دیکھا اور نہ میں سر ہلاتی روتے ہوئی وہ سے نکلتی چلی گئی غازیان خالی آنکھوں سے اسے جاتا دیکھ رہا تھا
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

دوست بن کر بھی نہیں ساتھ نبھانے والا

وہی انداز ہے ظالم کا زمانے والا

اب اسے لوگ سمجھتے ہیں گرفتار مرا

سخت نادم ہے مجھے دامن میں لانے والا

صبح دم چھوڑ گیا نکہت گل کی صورت

رات کو غنچہ دل میں سمٹ آنے والا

کیا کہیں کتنے مرا اسم تھے ہمارے اس سے

وہ جو اک شخص ہے منہ پھیر کے جانے والا

تیرے ہوتے ہوئے آجاتی تھی ساری دنیا

آج تنہا ہوں تو کوئی نہیں آنے والا

منتظر کس کا ہوں ٹوٹی ہوئی دہلیز پہ میں

کون آئے گا یہاں کون ہے آنے والا



Posted On Kitab Nagri

کیا خبر تھی جو مری جاں میں گھلا ہے اتنا
ہے وہی مجھ کو سردار بھی لانے والا
میں نے دیکھا ہے بہاروں میں چمن کو جلتے
ہے کوئی خواب کی تعبیر بتانے والا
تم تکلف کو بھی اخلاص سمجھتے ہو فراز
دوست ہوتا نہیں ہر ہاتھ ملانے والا

ورثہ ساری رات روتی ہی رہی تھی شاہ میر کے بعد وہ پہلا شخص تھا جس نے اسے رو لایا تھا اس کی زندگی
میں آئیے دونوں مردوں نے اسے محبت کی مار ماری تھی ورثہ کو کبھی محبت پر یقین نہیں تھا غازیان کی
محبت پر ایمان لے آئی تھی لیکن شاید قسمت نے اس کا دامن محبت سے محروم ہی رکھا تھا
اگلی صبح ولیمہ تھا ورثہ سفید کلیوں والی فراک پہنے کوئی حور ہی معلوم ہو رہی تھی بالوں کو آج بھی
کھجور چوٹی بنائیے بند کر رکھا تھا چہرہ بخار کی تپش سے لال ہو رہا تھا
غازیان سیاہ شلور قمیض پہنے بالوں کو ہاتھ سے سیدھا کئیے سر پر اپنی سرداری کی پگڑی پہنے لال
آنکھوں میں خاموش بیٹھا تھا
ہاشم شاہ نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا

Posted On Kitab Nagri

آپ سب ہماری خوشیوں میں شامل ہوئیے ہم آپ سب کے بہت احسانمند ہے ہماری دلی خواہش تھی کہ ہمارے بڑے پوتے کی شادی سب سے پہلے ہو لیکن ایسا ممکن نہا ہو سکا آپ اس خوشی کے موقع پر ہم اپنے پوتے غازیان کا رشتہ اپنی نواسی زینب سے طے کرتے ہے ہاشم شاہ کی بات پر لوگوں نے تالیاں بجائی تھی جب کہ غازیان کو اپنا وجود خاک ہوتا محسوس ہوا

ورشہ خاموش نظریں جھکائی بیٹھی تھی کہ میری بلا سے

دادا یہ آپ کیا رہے ہیں میں یہ شادی نہیں کر سکتا

غازیان کی بات پر ہاشم شاہ طیش میں آئیے تھے

غازیان تم جانتے بھی ہو کہا کہہ رہے ہو تم یہ حکم ہے ہمارا تم ہماری نافرمانی کرو گے؟

دادا میں معافی چاہتا ہوں لیکن میں یہ شادی نہیں کروں گا میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں

تم ہماری نواسی کو انکار کر رہے ہو غازیان کسی اور کو اس پر ترجیح دے رہے ہو

میں کسی کو کسی پر ترجیح نہیں دے رہا میں بس کسی اور سے محبت کرتا ہوں اور اس کے سوا کسی سے شادی

نہیں کروں گا

پھر تمہیں یہ سرداری بھی چھوڑنی ہوگی سردار غازیان ندیم شاہ

Posted On Kitab Nagri

زندگی میں پہلی بار انہوں نے غازیان کے نام سے ساتھ اپنا نام ہٹایا تھا غازیان کو سردار بنانا بھی ان ہی کی خواہش تھی اب جب سالوں لگا کر غازیان نے اس گاؤں کو کسی مقام پر پہنچایا تھا تو انہوں نے ایک پل میں اسے پرایا کر دیا تھا جو ہمیشہ کہتے تھے کہ غازیان ان کا بیٹا ہے ایک بات پر ہی رشتہ توڑ دیا تھا غازیان نے بنا کچھ کہے اپنے سر سے سرداری کی پگڑی اتار کر دادا کے پاؤں میں رکھ کر چلا گیا ورثہ کے لیے یہ سب دیکھنا بہت مشکل تھا غازیان نورے سے محبت کرتا تھا لیکن اس سے شادی کرنے کے لیے وہ اپنی پگڑی تک قربان کر دے گا ورثہ کو اندازہ نہیں تھا اسے اپنا سانس لینا مشکل لگا کان سے موبائل لگاتے ازحان کو کال کی تھی ازحان مجھے ابھی واپس جانا ہے پیلز ابھی ورثہ کی روندی آواز پر ازحان ایک لمحہ میں پریشان ہوا تھا جلدی سے اس کے پاس پہنچا ورثہ کو شدید تیز بخار ہو رہا تھا لیکن اس کی ضد کے آگے مجبور ہو کر اسے واپس فلائیٹ سے آنا ہی پڑا ورثہ سب سے ملتی اپنے کمرے میں بند ہوئی تھی رات ہونے کی وجہ سے ازحان وہی رک گیا تھا اس کا دل ورثہ کو اکیلا چھوڑنے پر راضی نہیں تھا ازحان تھوڑی دیر پہلے ہی ورثہ کو دو اکھلا کر اسے سلا کر آیا تھا لیکن ان کو کسی طرح سکون نہیں آ رہا تھا ورثہ کی اچانک طبیعت نے ازحان کو حقیقتاً پریشان کر دیا تھا جب سے اسے گولی لگی تھی ازحان کے دل میں ڈر بیٹھ گیا تھا

Posted On Kitab Nagri

جب کسی طرح اسے سکون نہ ملا تو ورثہ کے کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھولتے ورثہ کے قریب گیا ہاتھ بھڑا کر اس کی نبض چیک کی وہ بالکل ہدہم چل رہی تھی ازحان کا دل ایک دم سے کسی انہونی کے ڈر سے کانپا تھا اس نے ورثہ کو جگانے کی کوشش کی سارے آواز ساری کوشش ورثہ کے کانوں سے ہوتی واپس آئی ی اسے نہیں اٹھنا تھا وہ نہیں اٹھی

ازحان ورثہ کو اٹھائیے ہو اسپتال بھاگا تھا

ایک بار پھر ورثہ کو ہسپتال میں دیکھتے شاہ میر اور سارہ بیگم بے حد تکلیف میں تھے جب کہ ازحان پریشانی اور تکلیف سے ہسپتال کے دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا تھا ڈاکٹر زکے باہر آتے ہی ازحان ان کی طرف بڑھا ڈاکٹر کیا میری بہن ٹھیک تو ہے نا

پیشنٹ کا nervous breakdown ہوا ہے ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں لیکن ان کو ہوش میں آنا بہت ضروری ہے اگر ان کو ہوش نہیں آتا تو وہ کومہ میں بھی جاسکتی ہے۔

شاہ میر اور سارہ میں تو طاقت ہی نہیں بچی تھی کچھ بولنے کی ازحان تمہیں پتا ہے مجھے لگتا ہے میں سہل کو مکمل ہوتا نہیں دیکھ پاؤنگی ازحان میرے پاس وقت نہیں ہے مجھے جلدی سے سب کچھ کرنا ہے ازحان کو ورثہ کا کہا ہوا ایک ایک لفظ یاد تھا

Posted On Kitab Nagri

ازحان اگر مجھے کچھ ہو جائیے تو غازیان کو میرا منہ مت دیکھنے دینا
فلانی ٹ میں ورثہ نے اسے صرف یہی کہا تھا اسی کی طبیعت کے پیش نظر ازحان اسے پوچھ نہیں سکا کہ
کیوں۔

دو دن گزر چکے تھے ورثہ کو ہوش نہیں آیا تھا

ازحان اور ازلان اس کے پاس تھے ازحان ایک پل کو اس سے دور ہونے کو تیار نہیں تھا
دادا بھی ورثہ کو دیکھنے آئیے کچھ ہی دنوں میں شرارتی سے بچی نے انکو بے حد عزیز ہو گئی تھی
رات کے دو بج رہے تھے غازیان ہسپتال آیا تھا
ازحان دروازے پر ہی کھڑا ورثہ کو چھوٹے شیشیہ سے دیکھ رہا تھا غازیان کو لال آنکھوں سے دیکھتا
راستہ رو کے کھڑا ہو گیا

راستہ چھوڑ مجھے ورثہ سے ملنا ہے

میں نہیں ملنے دوں گا

تم کون ہو مجھے روکنے والے؟

دیدم کا بھائی ی!

ازحان اور غازیان زبانوں سے لڑتے ہاتھ پائی پر اتر آئے تھے جب ازلان نے چیختے ان کو الگ کیا تھا

Posted On Kitab Nagri

بس کر دیں بس کر دیں آپ دونوں اندر میری بہن موت کے منہ میں پڑی ہے اور آپ لوگوں کو اپنی پڑی ہے از لان 23 سالانہ جوان مرد آج روپڑا تھا پاس سے گزرتے لوگ اسے دکھ سے دیکھ رہے تھے

پوچھے اس سے بھائی کیا کیا ہے انہوں نے دیدم کے ساتھ؟ ان ہی کی وجہ سے وہ آج اس حالت میں ہے

بس کر دو از حان از لان نے اسے خاموش کروانا چاہا
نہیں کروں گا انہوں نے ہی کچھ کیا ہے آپ کو پتا ہے دیدم نے آخری الفاظ یہی بولے تھے کہ مجھے کچھ ہو جائے تو غازیان کو میری منہ نادیکھنے دینا
غازیان از حان کی بات سنتے اپنے قدم واپس لے چکا تھا جب کہ از حان خود بھی از لان کے گلے لگ کر روپڑا تھا

4 دن بعد ورثہ کو ہوش آیا تھا وہ بالکل خاموش ہو چکی تھی اس نے بس ایک ہی بات بولی تھی کہ اسے جرمنی واپس جانا ہے

اس کی حالت کے پیش نظر کسی نے کوئی سوال نہیں کیا
ورثہ ہفتہ ہسپتال رہنے کے بعد جرمنی واپس جا چکی تھی از حان اور رحمت بی اس کے ساتھ ہی تھے
از لان بھی جانا چاہتا تھا لیکن ورثہ نے اسے ام ہانی کو ساتھ ہی لیکر آنے کو کہتے روک دیا

Posted On Kitab Nagri

سارہ بیگم اور شاہ میر کا بالکل دل نہیں تھا لیکن ورثہ کی بات اور ازحان کے یقین دلانے پر خاموش ہو چکے تھے

ورثہ آج ایک بار پھر جاچکی تھی اپنی مٹی سے دور جہاں وہ کبھی ناواپس جانے کے لیے آئی تھی ایک بار پھر یقین اور دل دونوں ٹوٹے تھے اب پتا نہیں اس نے پھر کبھی واپس آنا بھی تھا یا نہیں

اسلام آباد میں رات کے ۲ بج رہے تھے غازیان ویران آنکھوں سے ورثہ کی تصاویر کو دیکھ رہا تھا اغواء سے پہلے تک اس کے پاس پہلی عمر کوٹ کی تصاویر تھی لیکن اب ایک ڈھیر تھا ورثہ کا نام پتا ہونے پر سب تصاویر اس کی سوشل میڈیل سے لی تھی غازیان نے، دو چوٹیاں کے ساتھ جینس ۲ پیس پیروں میں جو گر پہنے شرارت سے ہونٹوں کو گول کئیے از لان اور ازحان لے بیچھ روڑ پر بیٹھی ان دونوں کے کان پکڑتی ورثہ کو دیکھتے غازیان کی آنکھیں نم ہوئی تھی یہی تو مسکراتی آنکھیں تھی جن میں اس رات غازیان کی وجہ سے آنسو تھے

رنجش ہی سہی دل ہی دکھانے کے لیے آ

آپھر سے مجھے چھوڑ کے جانے کے لیے آ

کچھ تو مرے پندار محبت کا بھرم رکھ

Posted On Kitab Nagri

تو بھی تو کبھی مجھ کو منانے کے لیے آ
پہلے سے مرا سم نہ سہی پھر بھی کبھی تو
رسم ورہ دنیا ہی نبھانے کے لیے آ
کس کس کو بتائیں گے جدائی کا سبب ہم
تو مجھ سے خفا ہے تو زمانے کے لیے آ
اک عمر سے ہوں لذت گریہ سے بھی محروم
اے راحت جاں مجھ کو رلانے کے لیے آ
اب تک دل خوش فہم کو تجھ سے ہیں امیدیں
یہ آخری شمعیں بھی بجھانے کے لیے آ

صبح غازیان کی کراچی کی فلاء ٹ تھی تین ماہ سے وہ گھر نہیں گیا تھا لیکن حرمت بیگم کے آگے مجبور
ہو کر کل اسے جانا تھا

تین ماہ گزر چکے تھے ورثہ مکمل خاموش ہو چکی تھی بس ہوں ہاں میں جواب دیتی خود کو کاموں میں اتنا
مصروف کر دیا تھا کہ اسے کھانے اور سونے کا وقت بھی نہیں تھا ازحان نے بہت بار اسے بات کرنی

Posted On Kitab Nagri

چاہی تھی لیکن ورثہ ہمیشہ خاموش ہی رہتی ناوہ روتی تھی نا کچھ کہتی تھی ورثہ نے اپنی ٹریننگ شروع کر دی تھی سہل کے زیادہ کام بھی خود کرتی تھی مصروف رہنے کے لیے !

ازحان گھر میں داخل ہوا ورثہ کے کمرے سے کچھ گرنے کی آوازیں آرہی تھی ازحان جلدی سے اس کے کمرے میں داخل ہوا ورثہ نے ہر چیز توڑتے خود کو بھی زخمی کر دیا تھا اس کی حالت دیکھتے ازحان کا دل ڈوب کر ابھرہ تھا

دیدم دیدم پیلرز اسٹاب اٹ کیا کر رہے ہیں

ازحان نے اسے بازروں سے پکڑ کر سینے سے لگایا تھا

ازحان! میں! میں! میں سب کی زندگی میں اضافی ہوں ہمیشہ اضافی ہی رہی سب کی زندگی میں اپنی اپنی پرابلیمز ہیں ہمیشہ سب کی زندگی میں دوسرے تیسرے نمبر پر ہی رہی کیوں اللہ نے مجھے پیدا کیا اللہ سب سے پیار کرتے ہے پھر مجھ سے کیوں نہیں ہمیشہ ورثہ ہی کیوں سمجھوتہ کرئیے صرف ایک صرف ایک شخص کی محبت چاہی تھی میں نے صرف اس کی زندگی میں سب سے پہلے ہونا چاہا اللہ نے وہ بھی نہیں دیا کیوں مجھے ہر بار آزمائش میں ڈالا جاتا ہے اس نے کیوں کہا کہ مجھے سے محبت کرتا ہے کیوں یقین ڈالایا کیوں نکاح کیا اس نے کیوں دھوکہ دیا مجھے ہمیشہ ورثہ ہی کیوں سمجھے کوئی ورثہ کو نہیں سمجھتا کسی کو ورثہ کی ضرورت نہیں کیوں! کیا مجھے سزا کی لیے زندہ رکھا ہے اس بار مجھے سے صبر نہیں ہو رہا ازحان میں نہیں رہ پارہی تم تم کہو نا اللہ سے وہ تو تمہاری سنتا ہے نا وہ سب کی سنتا ہے پھر

Posted On Kitab Nagri

میری کیوں نہیں ازحان پیلرز مجھے نہیں جینا اس تکلیف سے نجات چاہتی ہوں میں ازحانن نجات!
ورثہ ازحان کی باہوں میں ہوش و حواس سے بیگانا ہو چکی تھی
کھانے کی میز پر ورثہ رحمت بی اور ازحان ہی تھے رحمت بی نے ورثہ کو متوجہ کیا ورثہ بیٹا کھا کیوں نہیں
رہی

ورثہ ایسا ہی کرتی تھی جب اس کا دماغ ساتھ نادے رہا ہوتا تھا بیٹھے بیٹھے کسی کی بات پر چونک جاتی
ازحان اسے اس حال میں دیکھتا اندر ہی اندر مر رہا تھا ہزاروں کوشش کے باوجود اس کی چپ نہیں ٹوٹی
--

جرمنی میں انتہا کی ٹھنڈ تھی ورثہ اسپتال سے پیدل ہی نکل آئی تھی راستہ میں کسی کا آکسیڈنٹ ہوا تھا
ہم سمجھتے ہیں پاکستان میں لوگ مدد کرنے کی جگہ تماشہ دیکھتے ہیں جبکہ باہر کے ممالک میں پولیس کیس
کا نام دے کر لوگ متاثر لوگوں کو وہی مرنے کے چھوڑ دیتے ورثہ نے آگے بھڑ کر بڑی عمر کی خاتون کی
مدد کی اسے لیے اپنے ہی اسپتال لے آئی تھی ۲ دن مسلسل خاتون کا خیال رکھا ورثہ ہمہ وقت خاموش
ہی رہتی آخر عورت نے پوچھ ہی لیا

پر دیسی ہونے کا دکھ ہے یا دل کا روگ ہے؟ ورثہ خاموش ہی رہی
خاموشی ایک آگ ہے مسائل ختم نہیں کرتی انسان کو ختم کر دیتی ہے؟
خود کو تکلیف دینے سے کیا ہو گا بچہ؟ بتاؤ مجھے کیا چیز تمہیں تکلیف دے رہی

Posted On Kitab Nagri

زندگی! ورثہ نے لفظی جواب دیا تھا

ایسا نہیں ہے میری جان زندگی تو بہت خوبصورت ہے

مجھے سزا کے لیے دی گئی ہے ورثہ آج بول رہی تھی پتا نہیں کیا کشش تھی جسے ورثہ کو بولنے پر مجبور کیا تھا

کیسے سزا؟ خاتون سے سوال کیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں کس چیز کی سزا کاٹ رہی لیکن زندگی مجھے سزا کے لیے ہی ملی ہے میں شاید حقدار ہوں !

مایوس ناہو اللہ تم سے بہت محبت کرتا بھلا وہ تمہیں سزا دے کر کیا کرئیے گا
مجھے سے محبت نہیں کرتے اگر کرتے ہوتے تو ہمیشہ میرا یقین میرا دل ناٹوٹتا !
اس سے رحم مانگو بیٹی وہ سب کی سنتا ہے

میری نہیں سنتے ورثہ نے اذیت کی انتہا پر پہنچ کر کہا تھا

ایسا نہیں ہے وہ سب کی سنتا ہے بس کسی کسی کے پکار اسے پسند آتی ہے اس لیے وہ چاہتا ہے کہ ہم اسے پکارے ہم جب دنیا کی بھیڑ میں گم ہونے لگتے ہیں وہ ہمیں ان ہی لوگوں کے ہاتھوں سے توڑتا ہے جن کو ہم وہ مقام دینے لگتے ہیں جہاں سب اللہ کی محبت ہوتا کہ ہم جان سکے کہ اللہ کی محبت کی سواہر محبت کو زوال ہے

ورثہ ان کو سن رہی تھی ان کی باتیں اس کے پتھر ہو چکے دل پر دستک کا کام کر رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

اور عنقریب تمہیں تمہارا رب اتنا عطا کرے گا جس پر تم راضی ہو جاؤ گے "

بیٹی اللہ آپ کو تکلیف اس لیے نہیں دیتا کہ آپ کمزور پڑ جاؤ بلکہ اس لیے دیتا ہے کہ آپ اس کے قریب ہو جاؤ وہ آپ کو اپنے خاص لوگوں میں شامل کر لیں تاکہ جب اس سے ملو تو کوئی ی گناہ پیچھے نا صبر کرنے والوں کے لیے راضی ہونے کا وعدہ ہے کیا تمہیں اللہ کے وعدوں پر یقین نہیں ورثہ کی آنکھوں سے آنسو بھر رہے تھے اسے نہیں معلوم تھا کہ کسی کے سامنے نہ رونے والی کسی اجنبی کے سامنے رو رہی تھی

اگلے دن ورثہ نے ان کو ان کے گھر چھوڑا تھا

میں آپ سے پھر ملنے آسکتی ہوں؟

کیوں نہیں میری جان جب بھی تمہارا دل کڑیے

وہ جنت تھی ورثہ کو سچ میں اپنے نام کی طرح ہی جنت لگی ورثہ اگلے دن پھر ان سے ملنے گئی تھی

لڑکیاں ان کے پاس تفسیر پڑھنے آتی تھی

ورثہ انتظار کرتے اس کو سن رہی تھی

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

Posted On Kitab Nagri

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَحْسِبِ النَّاسُ اَنْ يُّتَرَكَوْا ۚ اَنْ يَّقُوْا لَوْ ۚ اَمَّا وَهُمْ لَا يُفَتَّوْنَ-نُؤَنَّ



ترجمہ:

کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہی چھوڑ دیں گے؟ 1

تفسیر:

1-2 یعنی یہ گمان کہ صرف زبان سے ایمان لانے کے بعد، بغیر امتحان لئے، انہیں دیا جائے گا، صحیح نہیں۔ بلکہ انہیں جان و مال کی تکالیف اور دیگر آزمائشوں کے ذریعہ سے جانچا، پرکھا جائے گا تاکہ کھرے کھوٹے کا اور مومن و منافق کا پتہ چل جائے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

احسن البیان

مفسر: حافظ صلاح الدین یوسف

سورۃ نمبر 29 العنکبوت

آیت نمبر 2

جنت نبی ورثہ کے پاس آئی تھی جنت بی ایک سوال پوچھوں؟ ایمان کیا ہوتا ہے؟

Posted On Kitab Nagri

ایمان باللہ، یعنی اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے، اس کے خالق و مالک ہونے، اس کے پروردگار اور حاجت روا ہونے کا زبان سے اقرار اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اس کی تصدیق کی جائے تو اس اقرار و تصدیق کے مجموعے کا نام ایمان باللہ ہے، جو اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل ہے۔

ورثہ ہم اللہ پر واحد ہونے پر غیب پر فریشتوں پر بنی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں لیکن کیا ہمارا دل بھی اللہ کے ہر چیز پر قادر ہونے کا یقین رکھتے ہے لگر ہم یقین رکھتے ہے پھر مایوس کیوں ہو جاتے ہے جب کوئی مسلسل آزمائش یاد دلا دے کہ تو ہم یہ کیوں سمجھتے ہے کہ یہی زندگی ہے اگے بس ختم ہے جب کہ ہر آزمائش کے بعد آسانی کا وعدہ ہے کیا ہم اس کے وعدہ پر ایمان لاتے ہیں۔

ورثہ کے دل نے جیسے ڈھڑکنا چھوڑ دیا تھا وہ بھی تو مایوس تھی اسے بھی تو لگتا تھا کہ اس کے لیے کچھ نہیں اس نے بھی تو یہی کہا تھا غازیان پر زندگی ختم ہوگئی تھی۔

غازیان سیاہ ٹراؤز پر سیاہ ہی شیٹ پہنے بال بے ترتیب پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے اپنے کمرے کی کھڑکی کے سامنے کھڑا تیز برستی بارش کو دیکھ رہا تھا آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے اس کی راتوں کو جاگنے کے گواہ تھے سوچوں کا مرکز آج بھی وہی دشمن جان تھی سامنے تیز بارش میں بھگتی پانی کو ہاتھوں میں جمع کرتی پھر آسمان کے طرف پھینک دیتی اور خود ہی اپنی حرکت میں خوش ہو کر بچوں کی طرح ہنس پڑتی غازیان کو وہ آج بھی وہی نظر آرہی تھی غازیان کے چہرے پر تکلیف بھری مسکان ابھر کر مدہم ہوئی تھی ہر طرف اس کی یادیں تھی غازیان کو وہ ہر طرف نظر آتی تھی اس کمرے کی ایک ایک

Posted On Kitab Nagri

چیز میں اس کا احساس تھا بس وہ ہی نہیں تھی غازیان کے لیے اس کی غیر موجودگی میں اس کمرے میں

رہنا اذیت کا باعث تھا

راہ یار تیری بارشیں

مجھے یوں ستار ہی ہیں

کہہ رہی ہیں یہ

تیرا یار تجھ سے

خفا خفا

تیری عدتوں سے جدا جدا

تجھے دیکھنا نہیں چاہتا

تجھے موڑنا نہیں چاہتا

دل اپنا ایک بار کو پھر

وہ توڑنا نہیں چاہتا

میرے یار تیرے فراق میں

میری جان نکل رہی ہے

میرے یار تیری تلاش میں



Posted On Kitab Nagri

میری زلیست تڑپ رہی ہے
آواز دے ہم کو
وہ پھر بلارہی ہیں
راہ یار تیری بارشیں
مجھے یوں ستارہی ہیں
دروازہ کھلنے کے آواز میں غازیان اپنی سوچوں سے نکلتا روک موڑ کر دیکھتا ہے جہاں حرمت بیگم اس کا
کھانا لے کر آرہی تھی
ماما آپ نے کیوں تکلیف دی مجھے بھوک نہیں تھی
میرا بیٹا اتنے دنوں بعد گھر آیا ہے اور بھوک کیسے نہیں ہے حالت دیکھی ہے اپنی کیا کر لی ہے خود کی
غازیان بنا کچھ بولے حرمت بیگم کی گود میں سر رکھے زمین پر بیٹھ گیا تھا حرمت بیگم جو بستر پر بیٹھے
غازیان کے بالوں میں انگلیاں پھر رہی تھی مزید بے چین ہوئی
غازیان! ماما وہ چلی گئی وہ چلی گئی مام مجھے چھوڑ کے دیکھے وہ کیسے جاسکتی ہے ماما مجھے سانس
نہیں آتی اس کے بنا یہاں یہاں بہت درد ہوتا ہے ماما! ماں کی گود میں ان کا لمس پا کر غازیان کا ضبط ٹوٹا
تھا ساتھ حرمت بیگم کا دل بھی توڑ گیا

Posted On Kitab Nagri

ماما میں نے اسے تکلیف دی بہت تکلیف میری وجہ سے روئی تھی وہ آپ! آپ جانتی ہے نا وہ کبھی نہیں روتی اسے رولایا میں نے وہ میری وجہ سے اس رات تکلیف میں تھی ماما وہ چھوڑ گئی مجھے میں میں کیسے زندہ رہوں گا اس کے بنا آپ جانتی ہے اس نے کیا کہا ہے اس نے کہا کہ میں اس کے پیچھے کبھی نا جاؤں ماں میں مر رہا ہوں مر رہا ہوں۔۔

غازیان! غازیان میری جان میری طرف دیکھو یوں مت کرو تمہاری ماں مر جائی گی مجھے سے تمہاری یہ حالت نہیں دیکھی جا رہی، صبر کرو میرا بیٹا، ہمت کرو وہ لوٹ آئی گی ایک دن ضرور آئی گی ورثہ صرف میرے غازیان کی ہے صرف غازیان کی حرمت بیگم غازیان کی حالت دیکھتے خود بھی رو پڑی تھی کتنی تکلیف ہوئی تھی ان کو یوں جو ان بیٹے کو تڑپتا دیکھتے جس بیٹے کو ہمیشہ مضبوط دیکھا جو ہر مشکل میں ڈٹ کر کھڑا ہوتا تھا آج یوں ان کے سامنے رو پڑا تھا۔

مررد جب روتے ہیں تو وہ کرب کی اس انتہا پر ہوتے جہاں تکلیف دل کو چیر کر روح کو لہو لہان کرتی ہے

ورثہ اب جنت بی کے پاس باقاعدگی سے آنے لگی تھی اسے اپنے سوالوں کے جواب ملنے لگے تھے ورثہ پھر سے بولنے لگی تھی یا یوں کہہ لے ورثہ اب جینے لگی تھی

Posted On Kitab Nagri

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن بنایا تو اس کے سو حصے کئے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے رکھے۔ اس کے بعد تمام مخلوق کے لیے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا۔ پس اگر کافر کو وہ تمام رحم معلوم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ جنت سے ناامید نہ ہو اور اگر مومن کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو دوزخ سے کبھی بے خوف نہ ہو جنت بی نے حدیث کا مفہوم بیان کیا تھا

روثہ خاموشی سے سنتے گھر لوٹ آئی رات کے ۳ بج رہے تھے آج ورثہ بستر پر نہیں جائے نماز پر روئی تھی آج اس کے آنسو میں غازیان کی محبت نہیں اللہ کی محبت تھی دنیا کے تمام طرح کے رحم محبتیں تمام انسان حیوان جانور پرندے جن سب پر رحم صرف ایک رحم کے حصہ کی بدولت تھا تو جس کے پاس ۹۹ حصہ تھے وہ کتنا رحمان ہو گا ورثہ آج اس کے رحمان ہونے پر رو رہی تھی اسے بیک وقت اللہ سے محبت اور خوف محسوس ہو رہا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

زندگی بدل گئی تھی ورثہ بھی بدل گئی اب وہ پہلے سے زیادہ پرسکون ہو گئی تھی آج 6 سال بعد جہاں اس کے خواب پورے ہوئے تھے شاہ میر نے سہل کو اس مکان پر پہنچایا تھا جہاں ورثہ چاہتی تھی سہل کو آج بھی وہی لیڈ کرتی تھی اللہ نے اسے آزمایا تھا بہت مشکل راستوں گزارہ تھا لیکن آج وہ جس مقام پر تھی وہاں ہر تکلیف میں بھی سکون تھا غازیان کی محبت اب بھی دل میں موجود

Posted On Kitab Nagri

تھی لیکن اللہ کی محبت نے اسے راضی کر دیا تھا جہاں کوئی ی شکواہ کوئی ی گلہ نہ تھا اس نے اللہ کی رضا کے آگے جھک کر اسے راضی کرنے کا سودا کر لیا تھا۔

6 سال بعد ورثہ آج پاکستان واپس آرہی تھی

پنجاب یونیورسٹی میں مہمانِ خاص بن کر آئی ی تھی

شاہ میر خان نم آنکھوں سے ورثہ کو دیکھ رہا تھا آج وہ جس مقام پر تھی وہ سب اس کی اپنی محنت تھی

غازیان خود بھی مہمانِ خاص تھا جس کا خطاب تھوڑی دیر پہلی ہی ختم ہوا تھا

ورثہ کا نام سنتے سن ہو گیا گویا سانس بھی نہیں لے پائیے گا

وہ بنپلکے جھپکائیے سامنے اسٹیج پر فل سیاہ عبا یا پہنے چہرے پر نقاب کے ساتھ شانو پر میرون شال

ڈالے غازیان کے دل کو ساکن کر گئی ی یہ تو کوئی ی اور ہی ورثہ تھی لیکن اس کی آنکھیں جسے

غازیان لاکھوں میں بھی پہچان سکتا تھی وہ اسی کی ورثہ تھی وہ سراپہ بدل گئی ی تھی ہدایت کے راستے

نے اسے روشن کر دیا تھا

www.kitabnagri.com

ورثہ نے سہل کو بھی متعارف کروایا تھا کوئی ی نہیں جانتا تھا سہل کو لیڈ کرنے والا کون ہے ورثہ کے

خواب مکمل تھے بس انداز بدل ڈالا تھا

غازیان نہیں جانتا تھا کہ پروگرام کب ختم ہوا وہ کیسے گھر پہنچا

Posted On Kitab Nagri

گھر پہنچتے ہی وہ بس اپنے کمرے میں بند ہونا چاہتا تھا دل درد سے پھٹ رہا تھا کتنے سالوں بعد اسے سامنے دیکھا تھا اتنا گہرہ تعلق ہونے کے باوجود کتنی دور تھی وہ اس سے
غازیان آگئیے تم مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے
ندیم صاحب بے اسے لائن میں ہی روک لیا تھا
میں اس وقت کوئی بات نہیں کرنا چاہتا
لیکن تمہیں سننا ہوا ہم کتنے دنوں سے تم سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا تمہارے تو مزاج ہی نہیں ملتے

ان سالوں میں غازیان نے ان سے ملنا تو دو رو بات کرنا بھی بہت کم کر دیا تھا زیادہ تر تو گھر سے باہر ہی رہتا تھا کئی کئی روز بعد حرمت بیگم کا خیال کرتے ان سے ملنے آجاتا
بولیں! غازیان مجبوراً رک گیا

میں نے تمہاری شادی نورے سے طے کر دی ہے اگلے مہینے کی بارہ کو تمہارا اور نورے کا نکاح ہے
غازیان نے اذیت سے اپنے باپ کو دیکھا وہ آج بھی وہی تھے جہاں 6 سال پہلے تھے اگر اسے شادی کرنی ہی ہوتی تو وہ کیوں اپنی عمریوں ضائع کرتا

Posted On Kitab Nagri

بہت زبردست بابا آپ آج بھی وہی ہے جو 6 سال پہلے تھے آپ کو کیا لگتا ہے آپ مجھے مجبور کر سکتے ہیں شادی پر؟ بلکہ نہیں پتا ہے کیا میں 6 سال پہلے ہی ورثہ غازیان سے شادی کر چکا ہوں مزید کسی کی گنجائش نامیری زندگی میں نکلتی ہے نادل میں

اور آپ کو کیا لگتا ہے میں نے اسے یوں ہی چھوڑ دیا تھا نہیں بابا آپ مزید اسے کوئی نقصان نا پہنچائیے اس لیے خود سے بھی دور کر دیا آپ نے مجھے اس لائی ق بھی نہیں چھوڑ کہ میں آپ پر یقین کر سکو مجھے لگا تھا کہ کم سے کم آپ اسے میری وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچائیے گے لیکن کیا کیا آپ نے اسے قتل کرنے کی کوشش کی

یہ دیکھئیے کیا ہے یہ بابا غازیان نے وہی چین ندیم شاہ کو دیکھائی جو اس رات ورثہ نے اسے دیکھائی تھی

آپ ہی کی ہے نادادانے آپ کو اور مجھے ایک جیسی چین دی تھی آپ کی چین کے لوک پر ن جبکہ میری چین پر غ لکھا تھا یہ بات صرف ہم جانتے تھے اس رات جب ورثہ نے مجھے کہا کہ میں ایک بار اسے کہہ دوں کہ یہ میری نہیں ہے میں کتنی بار مرا تھا اندازہ ہے آپ کو جس سے سب سے زیادہ محبت کی اس ک نظروں میں قاتل بنا دیا آپ نے مجھے بابا اس دن مجھ پر کیا گزری آپ کو کوئی ی پچھتاوا نہیں کیسے کہہ دیتا کہ میرے بابا قاتل ہی جس سے بنا ایک پل نہیں رہ سکتا تھا اس سے ساری زندگی کے لیے

Posted On Kitab Nagri

جدا ہو گیا لیکن آپ کو آج بھی اپنا نام اپنی دولت اپنی شہرت سے محبت ہے غازیان چاہے مرتا ہے تو مر جائے

ندیم شاہ سانس رو کے کھڑے تھے غازیان آج صرف بولا نہیں تھا اس کی آنکھوں سے نکلتے آنسو نے ندیم شاہ کو بہت کچھ غلط ہونے کا احساس دلایا تھا

غازیان تیز رفتاری سے نکل چکا تھا

صبح کے 4 بج رہے تھے ندیم شاہ کو غازیان کے ایکسیڈنٹ کی اطلاع ملی

ورثہ جو آج ہی ہسپتال جوائن کر چکی تھی ایمر جنسی کی بنا پر اسے رات وہی روکنا پڑا

داکٹر جلدی چلے ایکسیڈنٹ کیس ہے پشینٹ کی حالت کی بہت نازک ہے

ایمر جنسی میں غازیان کو دیکھتے ورثہ کی دنیا ہی الٹ گئی تھی ابھی صبح ہی تو دیکھا تھا اسے اور اس

وقت وہ موت کے منہ میں تھا ورثہ نے دیوار کو تھام کر سہارا لیا تھا داکٹر پیلرز جلدی آئی ورثہ نے

دھندلاتی آنکھوں سے اس کی ٹریٹ مینٹ شروع کی ندیم شاہ اور حرمت بیگم بھی موجود تھے جب

داکٹر باہر آیا

دیکھیں ندیم صاحب ہم اپنی طرف سے کوشش کر رہے ہیں لیکن غازیان سر کی حالت بہت نازک ہے

ہمیں فوراً آپریشن کرنا ہو گا

Posted On Kitab Nagri

ورثہ نے از لان اور از حان کو اطلاع کر دی تھی ساری صورت حال سے واقف ہوتے از لان ورثہ کی طرف آیا تھا

آج پھر رو رہی تھی

دیدم! از لان اس کی حالت بہت نازک ہے
شششش بس رونا بعد کریں اللہ پر یقین رکھے

میں میں نہیں کر سکو گی مجھے سے یہ آپریشن نہیں ہوگا
ازحان اس کے پاس آیا تھا دیدم یہ سب آپ کر سکتی ہے یقین کریں اگر آپ نے نہیں کیا تو کوئی
نہیں کر سکے گا لالا کو صرف آپ بچا سکتی ہیں
ورثہ اٹھ گئی تھی آپریشن کی تیاری مکمل تھی

ورثہ جائے نماز پر نفل ادا کرتے آج ایک بار پھر اس کے لیے روئی تھی اللہ میں واقعی تھگ گئی ہوں میرا وجود اور آزامی ش سہنے کی سکت نہیں رکھتا میں اس سے جدائی پر راضی ہوں لیکن اسے مرتا نہیں دیکھ سکوں گی اسے بچالے اس بچالیں

ورثہ آپریشن کھینچنے کے اندر جا رہی تھی اس کی نظر حرمت بیگم پر پڑھی

ورثہ ان کے پاس آئی ان کے قدموں میں بیٹھی ان کو حیران کر گئی

ورثہ! حرمت بیگم نے تڑپ سے اسے پکارا! میں اسے کچھ بھی نہیں ہونے دوں گی آپ بس دعا کریں

Posted On Kitab Nagri

حرمت بیگم کے ساتھ ساتھ خود ندیم شاہ بھی حیران تھے
5 گھنٹوں کی طویل سرجری کے بعد انھیں آپریشن کامیاب ہونے کی نوید سنائی گئی تھی
آپریشن ختم ہوتے ہی سب باہر نکلے تھے جب کہ ازحان ازلان اور ورثہ ابھی اندر تھے ورثہ
ازحان سے سینے سے لگتی شدت سے رودی تھی
غازیان سے ملنے کی اجازت کسی کو نہیں تھی صرف ورثہ ہی اس کے بیڈ کے قریب بیٹھی مسلسل اسے
دیکھ رہی تھی جیسے ایک پل نظریں ہٹائی تو اسے کھودینا کا خوف آگے آجاتا دن ۱۱ بجے اسے ہوش آیا
تھا ورثہ اس کے دیکھنے سے پہلے ہی نکل گئی تھی
غازیان اب بہت بہتر تھا ورثہ اس کے بعد سے اسکے سامنے نہیں آئی لیکن حرمت بیگم سے وہ جان
چکا تھا کہ اس کی سرجری ورثہ نے ہی کی تھی
ازحان اور ازلان اپنی ڈیوٹی پوری کرتے اس کا پورا خیال کر رہے تھے لیکن ان کا فارمل رویہ غازیان کو
تکلیف دیتا تھا
ازحان اس کے روم میں داخل ہوا
غازیان اسے آج بھی امید سے دیکھ رہا تھا کہ وہ کچھ تو بولے گا
لیکن ازحان نے اس کی طبیعت اور دوا وغیرہ کے علاوہ کچھ نہیں کہا
ازلان بھی آیا تھا غازیان سے جب صبر نہیں ہوا تو پوچھ ہی لیا

Posted On Kitab Nagri

تمہاری بہن کہا ہے؟ جب بچا ہی لیا تھا تو دیکھنے بھی آ جاتی غازیان نے آمستہ آواز میں از لان سے کہا تھا کیوں آتی آپ نے روکا تھا انہیں؟ وہ کبھی جانا ہی نہیں چاہتی تھی وہ تو ہمیشہ کے لیے لوٹ آئی تھی آپ نے ان سے ان کے اپنے اپنا ملک تک چھین لیا میری بہن کے 6 سال چھین لیے آپ نے آپ روک کر تو دیکھتے یقین کریں لا لا آپ ایک بار روک لیتے دیدم بنا کسی سوال جواب رک جاتی لیکن آپ نے بھی انھیں سب کی طرح جانے دیا

از لان آج پھٹ پڑا تھا جب کہ غازیان ہونٹ پیچتا رہ گیا
غازیان اب بہت بہتر تھا آج اسے گھر جانا تھا گاڑی میں ندیم شاہ غازیان اور حرمت بیگم ساتھ ہی تھے
گاڑی شاہ میر ہی طرف موڑ دو
ندیم شاہ کی بات پر غازیان نے شک ڈھو کر انھے دیکھا تھا
گاڑی شاہ میر خان کے گھر رک چکی تھی ندیم شاہ اور حرمت بیگم غازیان کے ساتھ اس کے گھر داخل ہوئی

www.kitabnagri.com

سامنے ہی شاہ میر اور سارہ بیگم بیٹھی تھی
جب کہ ان کے پیروں کے قریب زمین پر بیٹھی ورثہ سالاد کھاتے مسلسل انہیں کچھ دیکھ بھی رہی تھی
ان کی نظر سامنے سے آتے ندیم شاہ پر پڑھی
دونوں آگے بھڑک کر ایک دوسرے سے ملے تھے گھر آئی دشمن کی عزت بھی ان پر فرض تھی

Posted On Kitab Nagri

ورثہ حرمت بیگم اور ندیم شاہ سے ملی تھی پر غازیان کو اک نظر بھی نہیں دیکھا تھا وہ دیوانہ وار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

شاہ میر آج میں یہاں ہمارے بچے موجود تمام رنجشوں کو ختم کر کے اپنی امانت لینے آیا ہوں مجھے امید ہے تم مجھے مایوس نہیں کرو گے

ندیم شاہ کی بات پر شاہ میر اور سارہ تو راضی تھے کوئی ی بھی ماں باپ نہیں چاہتے کہ ان کی اولاد کا گھر برباد ہو وہ ورثہ کو خوش دیکھنا چاہتے تھے

ندیم شاہ ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہماری بیٹی خوش رہے اپنی زندگی کا آغاز کرے لیکن جو کچھ وہ سہہ چکی ہے ہم اس پر کسی قسم کی زبردستی نہیں کریں گے اگر ورثہ غازیان کے ساتھ جانا چاہتی ہے تو میں خوشی خوشی اسے رخصت کر دوں گا اگر وہ جانا چاہے تو اس کے ہر فیصلہ میں ساتھ ہوں میں

انکل اگر آپ کی اجازت ہو تو میں ایک بار ورثہ سے ملنا چاہتا ہوں

غازیان نے اتنی دیر میں پہلی بار مداخلت کی تھی

شاہ میر سے اجازت لیتے غازیان ورثہ کے کمرے کی طرف بڑھا تھا

ورثہ اپنے کمرے میں کھڑکی کے قریب کھڑی تھی غازیان اس کے کمرے میں داخل ہو اور ورثہ ویسے ہی کھڑی رہی ورثہ! غازیان نے اسے پکارا تھا وہ اب بھی نہیں پلٹی تھی دیکھو گی تک نہیں؟ غازیان نے ہاتھ

Posted On Kitab Nagri

بڑھا کے اس کا روخ اپنی طرف موڑا تھا ورثہ کا چہرہ آنسو سے تر تھا غازیان کا دل مٹی میں آیا ششششش
پیلز رو تو نہیں وہ مسلسل بس اسے دیکھئیے جارہی تھی کتنا روئی تھی وہ اس شخص کے لیے از حان
از لان شاہ میر سب نے کہا تھا کہ زندگی میں آگے بھڑ جاؤ لیکن اس نے اپنا نام الگ نہیں کیا، ایک بار تم
نے کہا تھا کہ تم میرے ساتھ چلنے کو تیار ہو آج اگر میں کہوں کہ میری ہر سانس تم سے محبت کرتی ہے
ہماری ہر دھڑکن تم سے عہد وفا کرتی ہے غازیان کی محبت کی اکلوتی وارث تم ہو میری آنکھوں کا نور ہو
تم تو کیا میرے ساتھ چلو گی ورثہ میں جانتا ہوں میں تمہارا گناہ گار ہی نہیں قرض دار بھی ہو تمہارا قرض
اپنی محبت سے اتارنا چاہتا ہوں تمہارے بنا غازیان نے زندگی تو گزار لی لیکن یقین کرو میں زندہ نہیں رہا
کوئی دن کوئی لمحہ نہیں تھا جب میں نے تمہیں یاد نہ رکھا ہو پیلز ورثہ واپس آ جاؤ میری زندگی تم
سے آباد ہے۔ ورثہ نے بنا کچھ کہہ سراس کے سینے سے لگا دیا تھا ورثہ نے غازیان کی زندگی کو نئی
امید دی تھی اور خود اپنے تمام دکھ اس کے سینے پر رو کر بہا دیئے تھے
غازیان کی پسند کا سفید بھاری لہنگا زیب تن کیے سارہ بیگم کے زیورات میں سے گلے میں بھاری کٹمالہ اور
سر پر میرون کام والا دوپٹہ لیے غازیان کو وہ بس اپنی لگی اس کا دل چاہا کہ اسے اپنے دل میں چھپالے
گھر والوں کی خواہش پر ان کا نکاح سب کی موجودگی میں ہو رہا تھا ورثہ کی ضد کی وجہ سے سادگی سے ہو
رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

ورثہ شاہ میر خان آپ کا نکاح غازیان ندیم شاہ سے 5 کروڑ حق مہر کے عوض ان گواہوں کی موجودگی میں کیا آپ کو قبول ہے

شاہ میر ورثہ کے قریب کھڑا اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے حوصلہ دیا قبول ہے

ورثہ نے دل سے سارے خدشات سارے وہم نکال کر اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتے اسے پورے دل سے قبول کیا

غازیان ندیم شاہ آپ کا نکاح ورثہ شاہ میر خان سے 5 کروڑ کے عوض ان گواہوں کی موجودگی میں کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے

غازیان نے گھونگھٹ لیے ورثہ کو دیکھا میری ہر سانس تم سے محبت کا عہد کرتی ہے قبول ہے

غازیان ندیم شاہ آپ کا نکاح ورثہ شاہ میر خان سے 5 کروڑ کے عوض ان گواہوں کی موجودگی میں کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے

میرے دل کی آخری ڈھڑکن تک اس میں صرف تمہاری حکمرانی رہے گی

Posted On Kitab Nagri

قبول ہے

غازیان ندیم شاہ آپ کا نکاح ورثہ شاہ میر خان سے 5 کروڑ کے عوض ان گواہوں کی موجودگی میں کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے

ہر اچھے اور برے وقت میں مجھے اپنے ساتھ پاؤگی کبھی تمہیں تنہا نہیں ہونے دوں گا قبول ہے

غازیان کی آواز جذبات کی شدت سے بھری ہوئی تھی آسمان کی طرف چہرا اٹھائے نم آنکھوں سے شکر ادا کیا تھا

اس نے تو غازیان کو سجدہ کرنا سکھایا تھا اس کی ہی محبت میں تو وہ بے چین ہو کر سجدہ تک پہنچا تھا اور آج اللہ نے اسے نواز دیا تھا

ورثہ کا گھونٹ اٹھا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتے دعا پڑھی
انت الاجمل فی عینی

میری نظر میں سب سے زیادہ خوبصورت تم ہو

غازیان نے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا تھا

از لان اور از حان ورثہ کو سینے سے لگائی ہوئی تھے

از حان اب بھی غازیان کو دیکھتا منہ بن رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

غازیان خود ہی اٹھ کے اس کی طرف بڑھا

سالے صاحب اب بھی ناراضگی ہے کیا اب تومان جاؤ

غازیان ازحان کے گلے لگا تھا کوئی ی ناراضگی نہیں لیکن اگر دیدم آئندہ آپ کی وجہ سے روئی تو پھر
کوئی امید مت رکھیے گا ہم سے ہم اپنی بہن واپس لے لیں گے آپ سے
تمہاری تو ایسی کی تیسری اپنی بات سے وہ غازیان کے دل میں آگ ہی لگا گیا

3 سال بعد

ازحان کے پیچھے بھاگتے ہوئے سارے ہسپتال کو سر پر اٹھائیے دو جوڑا بچے ورثہ اور غازیان کے ہی
تھے

غازیان نے یہ ہسپتال ورثہ کو منہ دیکھائی میں دیا تھا ورثہ کا خواب اس ہسپتال کے ساتھ پورہ ہو چکا تھا
اللہ نے ان کو رحمت اور نعمت دونوں سے نوازا تھے غازیان کی وفا اور ورثہ کے توکل نے مل کے ان کے
زندگی جنت بنا دی تھی

www.kitabnagri.com

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

جو شخص اللہ پر توکل کرے گا پس اللہ اسے کافی ہے۔

کچھ لوگ تمہیں سمجھائیں گے

Posted On Kitab Nagri

وہ تم کو خوف دلائیں گے
جو ہے وہ بھی کھو سکتا ہے
اس راہ میں رہن ہیں اتنے
کچھ اور یہاں ہو سکتا ہے
کچھ اور تو اکثر ہوتا ہے
پت تم جس لمحے میں زندہ ہو
یہ لمحہ تم سے زندہ ہے
یہ وقت نہیں پھر آئے گا
تم اپنی کرنی کر گزرو
جو ہو گا دیکھا جائے گا
فہیدہ ریاض
ختم شد



امید کرتی ہوں کہ میں نے اپنا پیغام مکمل تو نہ سہی کسی حد تک ضرور پہنچایا ہو اسلئے کہ یہ سفر تو آخری سانس تک باقی رہے گا کوشش کرے کہ کسی کی زندگی آپ کی وجہ سے آسان ہو سکے نا جانے کس کی

Posted On Kitab Nagri

دعا اثر کر جائے اور دل کی گہرائی سے بہت شکر گزار ہوں میری آپ (مینہ آپ) کا جنھوں نے میرا بہت ساتھ دیا اور میری غلطیوں کو صحیح کرنے میں میری مدد کی
اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595